تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

نُورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

عالیہ 1

سوالیہ پرچہ کے ساتھ

مفتی محمد احمد نُورانی دامت برکاتہم عالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

ترتیب

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2015ء

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2017ء

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2019ء

عرضِ ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ!

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

ہمارے ادارہ کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ بھی تھا کہ قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر' کتب احادیث نبوی کے تراجم وشروحات' کتبِ فقہ کے تراجم وشروحات' کتبِ درس نظامی کے تراجم وشروحات اور بالخصوص نصابِ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے تراجم وشروحات کو معیاری طباعت اور مناسب داموں میں خواص وعوام اور طلباء وطالبات کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ مختصر عرصہ کی مخلصانہ سعی سے اس مقصد میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟ یہ بات ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ تاہم بطور فخر نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ہم اس حقیقت کا اظہار ضرور کریں گے کہ وطن عزیز پاکستان کا کوئی جامعہ' کوئی لائبریری' کوئی مدرسہ اور کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جہاں ہماری مطبوعات موجود نہ ہوں۔ فالحمد للہ علٰی ذٰلک

علوم وفنون کی اشاعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ طلباء وطالبات کی آسانی اور امتحان میں کامیابی کے لیے تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے سابقہ پرچہ جات حل کر کے پیش کیے جائیں۔ اس وقت ہم ''نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات)'' کے نام سے تمام درجات کی طالبات کے لیے علمی تحفہ پیش کر رہے ہیں' جو ہمارے قلمی معاون جناب مفتی محمد احمد نورانی صاحب کے قلم کا شاہکار ہے۔ نصابی کتب کا درس لینے کے بعد اس حل شدہ پرچہ جات کا مطالعہ سونے پر سہاگہ کے مترادف ہے اور یقینی کامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک طرف تنظیم المدارس کے پرچہ جات کا خاکہ سامنے آئے گا اور دوسری طرف ان کے حل کرنے کی عملی مشق حاصل ہوگی۔ اگر آپ ہماری اس کاوش کے حوالے سے اپنی قیمتی آراء دینا پسند کریں' تو ہم ان آراء کا احترام کریں گے۔

آپ کا مخلص: شبیر حسین

﴿درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن

القسم الاوّل: تفسیر

درج ذیل کا ترجمہ وتشریح کریں؟

والذین یرمون ازواجھم بالزنا ولم یکن لھم اشھداء علیه الاانفسھم وقع ذالك لجماعة من الصحابة فشھادة احدھم مبتدأ اربع شھدات نصب علی المصدریة باللہ انه لمن الصادقین فیما رمی به زوجته من الزنا ۔

جواب: (الف) ترجمہ: اور وہ لوگ جو الزام لگاتے ہیں اپنی عورتوں پر زنا کا اور نہیں ہے ان کے پاس اس بات پر کوئی گواہ مگر انہی کی جانیں۔ (یہ معاملہ) صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ پیش آیا۔ پس شہادت ان میں سے ایک کی (یہ عبارت مبتدا ہے) چار بار گواہی دینا اللہ کے نام کے ساتھ کہ بے شک وہ اس بات میں سچا ہے اس میں جو اس نے اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائی۔

تشریح: یہ آیت مبارکہ ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ تو اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت ہے اور نہ وہ بغیر گواہی کے یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اسے حد قذف کا اندیشہ ہے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حالت زنا میں دیکھے اور اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو ایسے کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اور اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں نے اس عورت کو حالت زنا میں دیکھا ہے اور میں اپنی اس بات میں سچا ہوں۔ بیچ میں علامہ مفسر نے کچھ اس آیت کے

شانِ نزول کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ معاملہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ پیش آیا۔ اور پھر شہادۃ اربع کی ترکیب بیان کر دی کہ یہ مبتدا ہے اور باللہ انہ الخ پورا جملہ ہو کر اس کی خبر اور اربع مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور اس میں عامل شہادۃ مصدر ہے۔

(ب) لعان کی کیفیت لکھیں اور بتائیں کہ اس کی ضرورت کب پڑتی ہے؟

لعان کی کیفیت وطریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو حالت زنا میں دیکھے اور اس کے پاس گواہ موجود نہ ہوں تو پھر چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں۔ اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائے گی۔ عورت پر لعان واجب ہوگا۔ انکار کرنے گی تو قید کی جائے گی۔ یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے۔ اگر تصدیق کی تو حدِ زنا لگائی جائے گی۔ اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو۔ اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی۔ لعان کے بعد قاضی کے کہنے سے تفریق واقع ہوگی۔ اس کے بغیر نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی۔

لعان کی صورت کب؟

جب مرد کے پاس چار گواہ موجود نہ ہوں صرف مرد ہی نے اپنی عورت کو حالت زنا میں دیکھا تو پھر لعان ہوگا۔ اگر مرد اور عورت دونوں اہل شہادت ہوں اور پھر عورت مطالبہ بھی کرے۔ تب مرد پر لعان واجب ہے اور اگر مرد اہل شہادت نہیں مثلاً غلام یا کافر ہے یا محدود فی القذف ہے تو پھر لعان نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر مرد تو اہلِ شہادت ہے مگر عورت نہیں تب بھی لعان نہ ہوگا۔

سوال نمبر 2: درج ذیل عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَهُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ فَيَجُوْزُ نَظْرُهُ لِاَجْنَبِيْ اَنْ لَمْ يَخَفْ فِتْنَةً فِيْ اَحَدِ الْوَجْهَيْنِ وَالثَّانِيْ يُحَرِّمُ

لِاَنَّهٗ مَظَنَّةُ الْفِتْنَةِ وَرُجِّعَ حَسْمًا لِلْبَاب۔

جواب: (الف) ترجمہ: اور ظاہر کریں عورتیں اپنی زینت کو مگر جو خود ہی ظاہر ہے ان سے اور وہ چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں ہیں۔ اجنبی مرد کو ان کی طرف دیکھنا جائز ہے اگر فتنہ کا خوف نہ ہو دو قولوں میں سے ایک میں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ دیکھنا حرام ہے کیونکہ ان کو دیکھنا فتنے سے خالی نہیں۔ دوسرے قول کو ترجیح دی گئی ہے تا کہ فتنے کا دروازہ بند رہے۔

نوٹ: اعراب اوپر سوالیہ حصہ کی عبارت میں لگا دیے گئے ہیں۔

(ب) عورت اپنی زینت کن لوگوں کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے؟ تفصیلاً لکھیں؟

درج ذیل لوگوں کے سامنے عورت اپنا سنگھار وزینت ظاہر کر سکتی ہے:

شوہر، باپ، شوہر کا باپ، بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائی کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنے نوکر جو قابل شہوت نہ ہوں کہ وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں بالکل ان کی شہوت ختم ہو چکی ہے، وہ بچے جو عورتوں کے سپئیر پارٹس سے ناواقف ہوں۔

نوٹ: مسلمہ عورت کو کافرہ اور بے دین عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں۔ عورت اپنے غلام سے بھی پردہ کرے گی۔ غلام کا اپنی مالکہ کے مواضع زینت کو دیکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح فتیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے۔

سوال نمبر 3: **وقالوا مال هذا الرسول ياكل الطعام ويمشي في الاسواق لولا هلا انزل اليه ملك فيكون معه نذيرا يصدقه۔**

(الف) ترجمہ وتشریح کریں؟

(ب) رسول کون سا صیغہ ہے؟ ہفت اقسام میں کیا ہے؟

(ج) سورۂ فرقان کے آخر میں "عبادالرحمٰن" کی جو صفات بیان ہوئی ان میں پانچ لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمۃ العبارۃ:

اور وہ بولے اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے کیوں نہ اتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ ان کے ساتھ ڈر سناتا اور ان کی تصدیق کرتا۔

تشریح: کفار قریش، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت بہت بیہودہ باتیں بکتے تھے۔ ان کی بے ہودہ بکواسات میں سے ایک بکواس یہ بھی تھی کہ وہ یہ کہتے کہ یہ عجیب رسول ہیں کہ کھاتے پیتے بھی ہیں اور بازاروں میں بھی اپنی ضروریات کے لیے چلتے پھرتے ہیں۔ نبی تو ایسا ہونا چاہیے جو ان چیزوں کا محتاج نہ ہو، طلب معاش کے لیے بازار میں ان کو چلنے کی ضرورت نہ ہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ہماری طرح کھاتے ہیں لہٰذا یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اگر نبی ہوتے تو ان کے ساتھ کوئی فرشتہ ہوتا جو ان کی رسالت کی گواہی دیتا۔ اگر یہ نبی ہوتے تو اللہ ان کی طرف کوئی خزانہ ڈال دیتا تاکہ بازاروں کے چکر انہیں نہ لگانا پڑتے۔ اگر نبی ہوتے تو اللہ ان کو کوئی باغ عطا کرتا جس کے پھلوں کو یہ بغیر محنت کے کھاتے اور ہمیں بھی کھلاتے جس وجہ سے ان کو ہم پر فضیلت ہوتی۔ ان کے ساتھ نہ کوئی فرشتہ ہے، نہ کوئی ان پر خزانہ اترا' نہ کوئی ان کا باغ تو پھر ہم میں اور ان میں کیا فرق ہے بلکہ ان کا تعلق تو ایک غریب گھرانے سے ہے۔ اگر اللہ نے نبی بھیجنا ہی تھا تو کسی سردار کا انتخاب کر لیتا۔ لہٰذا یہ نبی نہیں ہے۔ (معاذ اللہ) ان پر جادو ہوا ہے' اس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے اور اس کی عقل مغلوب ہو چکی ہے۔ جس وجہ سے یہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ (معاذ اللہ)

مفسر نے لولا کے بعد ھلا نکال کر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ اس جگہ لولا' ھلا کے معنی میں ہے۔ اپنے حقیقی معنی یعنی انتفائے ثانی بسبب وجود اول کے معنیٰ میں استعمال نہیں ہے۔

(ج) اللہ کے بندوں کی پانچ صفات:

☆- زمین پر اکڑ کر نہ چلنا بلکہ نرمی اور عاجزی کے ساتھ چلنا۔

☆- زنا سے اجتناب کرنا۔

☆- جاہلوں سے جان چھڑانا اور ان سے اعراض کرنا۔

☆- رات کے وقت نماز کے لیے بیدار ہونا۔

☆- فضول خرچی سے پرہیز کرنا۔

القسم الثانی: علوم القرآن

سوال نمبر 4: (الف) شرک کی حقیقت اور اس کی اقسام لکھیں؟

(ب) دم کرنا، پھونک مارنا شرعاً کیسا ہے؟ دلائل دیں۔

(ج) من دون اللہ کی تحقیق کریں۔ کیا اولیاء اللہ کے لیے منت ماننا من دون اللہ میں داخل ہے؟ اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) شرک کی حقیقت:

اللہ کے ساتھ اس کی عبادت میں، اس کے افعال میں کسی کو اس کے برابر ٹھہرانا شرک ہے۔ جب اللہ اور غیر کے درمیان مساوات ثابت نہ ہو گی شرک ثابت نہ ہو گا۔ مالک کو بھول کر کوئی کام کرنا شرک کی حقیقت ہے۔

شرک کی اقسام:

"علوم القرآن" میں شرک کی پانچ قسمیں بیان کی گئی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی قسم: غیر خدا کو خدا کا ہم جنس تسلیم کرنا جسے یہودی حضرت عزیز کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے اور مشرکین عرب فرشتوں کو اللہ کی بنات قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

قالت الیهود عزیز ابن الله وقالت النصاری المسیح ابن الله .

وقال الله تعالیٰ فی مقام اخر .

وجعلوا الملئکة الذین هم عباد الرحمن اناثا .

دوسری قسم: اللہ کی طرح کسی کو خالق تسلیم کرنا جیسا کہ عرب کے کافروں کا عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے اور اللہ خالق نہیں۔ اس کی تردید اللہ نے اس طرح فرمائی:

والله خلقکم وما تعملون . اور: الله خالق کل شئی .

تیسری قسم: خدا کی ہستی کا انکار کر کے خود زمانہ کو موثر ماننا جیسا فرقہ دہریہ کا مذہب ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وقالوا ما هی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یهلکنا الا الدهر .

اس مذہب کی تردید میں بہت سی آیات وارد ہیں۔

چوتھی قسم: ہر شئی کا خالق تو رب ہے مگر وہ ایک بار پیدا کر کے پا تھک کر اب آرام کے لیے بیٹھا ہوا ہے۔ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ نے زمین و آسمان چھ دنوں میں پیدا کر کے ساتویں دن آرام کرنے کے لیے بیٹھ گیا تا کہ تھکاوٹ دور ہو جائے۔ان کی تردید اس طرح کی۔

ولقد خلقنا السموت والارض وما بینهما فی ستة ایام وما مسنا من لغوب .

پانچویں قسم: یہ کہ ہر ذرّے کا خالق و مالک تو اللہ ہے مگر چونکہ اس نے کائنات بہت زیادہ مقدار میں پیدا کر ڈالی ہے اس لیے وہ اب اکیلا اس کو نہیں سنبھال سکتا تھا۔اس لیے امور کائنات چلانے کے لیے اب اس کو بندوں کا سہارا لینا پڑا جو کہ بادشاہوں کی صورت میں اللہ کے معین و مددگار ہیں اور اللہ ان بندوں کی ہر بات مانتا ہے۔اس خوف سے کہ اگر میں نے ان بندوں کی بات نہ مانی تو نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا۔اس قسم میں عرب کے بہت سے لوگ گرفتار تھے۔

(ب) دم کرنے کی شرعی حیثیت:

دم کرنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے بلکہ جائز اور حدیث سے ثابت ہے۔بعض لوگ دم کرنے اور پھونک مارنے سے منع کرتے اور ناجائز قرار دیتے ہیں۔یہ ان کا وہم باطلہ ہے۔کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا کہ اندرونی جراثیم بیماری کا باعث بنتے ہیں اور پیٹ کی ہوا جو گرم ہوتی ہے باعث تعفن اور مرض ہے لیکن ان کا یہ کہنا درست نہیں۔مذکورہ حدیث سے ان کا استدلال درست نہیں ہے۔یہ صریح نص کے خلاف ہے۔قرآن مجید میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پھونک مارنے

کے ساتھ پرندے کو باذن اللہ بنا ڈالتے اور پھونک مارنے سے مادرزاد اندھوں اور برص والوں کو شفایاب کر دیتے تھے۔اسی طرح قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو سارے مردے زندہ ہوں گے۔انسان کی ابتداء بھی پھونک سے ہوئی اور انتہا بھی پھونک سے ہوگے۔خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام پر قرآن مجید پڑھ کر دم فرماتے تھے۔اسی طرح امام مسلم نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دم ہمارے سامنے پیش کرو، اگر دم میں شرک نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(ج) من دون اللہ کی تحقیق:

جب من دون اللہ عبادت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو پھر اس کا معنی ہے "اللہ کے سوا" جیسے: **انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جهنم .** اور: **ومن یدع مع اللہ الٰها اخر .** اور: **ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا .** ان تمام آیتوں میں من دون اللہ کے معنی ہیں اللہ کے سوا، کیونکہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں ہے۔

اگر من دون اللہ مدد، نصرت، ولایت وغیرہ معانی کے ساتھ ہو تو پھر اس کا معانی ہے: اللہ کے سوا وہ لوگ جو اس کے مقابل ہیں جیسے: **وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر :**

☆ - **ام اتخذوا من دون اللہ شفعاء .**

ان جیسی مثالوں میں "من دون اللہ" کے معنی ہیں: "اللہ کے مقابل" یعنی اللہ کے مقابل تمہارا کوئی مددگار، ناصر اور سفارشی وغیرہ نہیں ہوگا جو اللہ کا مقابلہ کر کے تمہیں عذاب سے بچا لے۔اگر ان آیتوں میں مقابل کی بجائے سوا کیے جائیں تو پھر ان آیتوں سے تعارض آئے گا جن میں بندوں کا مددگار ہونا بتایا گیا ہے۔

لہٰذا کوئی بندہ رب کا مدمقابل ہو کر کسی کو نہ بچا سکے گا۔البتہ اللہ کے ارادے سے اس

کے اذن سے بندے ولی بھی ہیں، شفیع بھی ہیں، مددگار بھی اور وکیل بھی۔

سوال نمبر 5: (الف) مردے سنتے ہیں اور پہچانتے ہیں یا نہیں؟ دلائل دیں۔

(ب) اولیاء کون ہیں؟ ان کی پہچان کیا ہے؟

(ج) کیا اولیاء کرام مشکل کشا ہیں؟ دلائل سے ثابت کریں۔

جواب: (الف) مردوں کا سننا اور پہچاننا:

مردے سنتے بھی ہیں، آنے جانے والوں کو پہچانتے بھی ہیں اور زندوں کے حالات دیکھتے ہیں۔ اس بارے میں قرآن وحدیث کی متعدد شہادتیں موجود ہیں جس طرح کہ حضرت صالح اور حضرت شعیب علیہما السلام نے ہلاک شدہ قوم پر کھڑے ہو کر ان سے باتیں کیں جیسا کہ سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۸۷، ۹۷ اور ۳۹ میں مذکور ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اہل قبور وداع کرنے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتے ہیں اور یہ بھی خبر دی کہ بدر کے مقتول کافروں نے آپ کے کلام اور خطاب کو سنا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قبور کو صیغہ خطاب کے ساتھ سلام کہنے کی اجازت دی جیسے مخاطب سنتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی کو سلام کہے وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ ان تمام باتوں سے واضح ہوجاتا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور پہچانتے ہیں۔

(ب) اولیاء کی تعریف:

ولی ولایت سے ہے اور ولایت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک قرب خاص ہے جو اللہ اپنے اطاعت گزار اور برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ جو لوگ اس مقام قرب پر فائز کیے جاتے ہیں ان کو اولیاء اللہ کہتے ہیں۔ لہٰذا اولیاء وہ اہل ایمان ہیں جو اللہ اور رسول کی محبت میں اپنی خواہشات کو فنا کردیتے ہیں اور ہمیشہ خدا اور رسول کی فرمانبرداری میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کی نظروں میں دنیاداری کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ان کی پہچان یہ ہے کہ ان سے عجیب وغریب اور حیرت انگیز کام صادر ہوتے ہیں لیکن ولی کے لیے کرامت کا ہونا ضروری نہیں۔ پس یہ ہے کہ وہ خلاف شرع کوئی کام نہ کرتا ہو۔

اللہ ورسول سے محبت کرتا ہو، امر بالمعروف کا پابند ہو اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہو۔ اوامر کا تارک ہو اور نواہی کا مرتکب نہ ہو۔

(ج) اولیاء وصالحین بطور مشکل کشاء:

جی ہاں، اللہ کے مقبول بندوں سے مدد چاہنا اور ان سے حاجت روائی کرنا، مصائب و الام دور کرنا محبوب اور بزرگان دین کا معمول ہے۔ یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں۔ البتہ ان کو فاعل مستقل نہیں مانتے جس طرح کہ وہابیہ کا فریب ہے، مسلمان کبھی ایسی حرکت نہیں کرتا۔

امداد کرنا اور حاجت پوری کرنا حقیقۃً تو اللہ کی طرف سے ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس نے امداد کے اسباب اور واسطے بھی پیدا نہیں فرمائے۔ قرآن وحدیث کی بے شمار شہادتیں اس پر موجود ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ولقد همّت به وهم بها لولا ان رّٰی برهان ربه ۔ اس برہان سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام ہی ہیں جو اشارے سے حضرت یوسف علیہ السلام کو منع فرما رہے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف میں دوران خطبہ حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ اسی طرح حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی راستہ بھٹک جائے یا امداد کا طلب گار ہو اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں کوئی غمگسار نہ ہو تو کہے: یاعباد الله اعينوني ۔ اے اللہ کے بندو! میری امداد کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے۔

اس حدیث میں صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندوں سے مدد طلب کرنا اور انہیں ندا کرنا جائز ہے جو غائب ہیں۔

☆☆☆

﴿درجہ عالیہ سال اول برائے طالبات سال 2015ء﴾

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

﴿القسم الاوّل: اصول حدیث﴾

سوال نمبر 1: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفیں کریں نیز ضبط کی وضاحت کریں؟

صحیح لذاته وغیره، حسن لذاته ولغیره ۔

جواب: صحیح لذاتہ:

وہ حدیث ہے جو عادل، تام الضبط اور متصل السند راویوں سے منقول ہو اور وہ حدیث شاذ اور معلل نہ ہو۔

صحیح لغیرہ:

اگر مذکورہ صفات بطور کمال نہ پائی جائیں لیکن اس نقصان کو کثرت طرق سے پورا کیا جاتا ہو تو اسے صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

حسن لذاتہ:

اگر صحیح کے راویوں کی صفات بطور کمال نہ ہوں اور وہ کمی کثرت طرق سے پوری نہ ہو تو اسے حسن لذاتہ کہتے ہیں۔

حسن لغیرہ:

اگر ضعیف حدیث کے ضعف کا نقصان کثرت طرق کی وجہ سے پورا ہو چکا ہو تو یہ حدیث حسن لغیرہ کہلاتی ہے۔

ضبط کی وضاحت:

سنی ہوئی چیز کو اس طرح ثابت محفوظ کہ اس میں نہ خلل آئے اور نہ وہ ضائع ہو اور ضرورت پڑنے پر اس کو حاضر کرنے پر قدرت بھی ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضبط صدر یعنی جو دل میں ثابت و محفوظ ہو۔ (۲) ضبط کتاب یعنی جو کتاب میں محفوظ و ثابت ہو اور ادا کرنے تک اس کتاب کو اپنے پاس محفوظ رکھنا۔

سوال نمبر 2: مدلس، مضطرب، موضوع، عنعنہ اور متفق علیہ کی تعریفیں کریں؟

جواب: مدلس:

اگر راوی اپنے شیخ کی بجائے اس سے اوپر والے شیخ کا نام لے اور ایسا لفظ استعمال کرے جس سے سماع کا شبہ پڑتا ہو تو یہ حدیث مدلس ہے۔

مضطرب:

اگر سند یا متن میں کسی راوی کو آگے پیچھے کر دیا، یا کمی پیشی کر دی یا پھر ایک راوی دوسرے کی جگہ یا متن کو دوسرے متن کی جگہ کر دیا یا پھر اقتصار اور حذف کی وجہ سے متن میں اختلاف ہو گیا تو ایسی حدیث مضطرب کہلاتی ہے۔

موضوع:

وہ بات جو نبی علیہ السلام سے منقول نہ ہو ایسی بات پر حدیث کا اطلاق کرنا ہی ناجائز و منع ہے۔ یہ بس گھڑی ہوئی اور خود ساختہ بات ہے۔

عنعنہ:

جس حدیث کو لفظ عن فلان عن فلان کے طریقے سے روایت کیا جائے وہ حدیث معنعن کہلاتی ہے۔

متفق علیہ:

وہ حدیث ہے، جس کو امام بخاری و امام مسلم نے ایک ہی راوی سے روایت کیا ہو وہ

متفق علیہ کہلاتی ہے۔

سوال نمبر 3: صحاح ستہ کون سی کتب ہیں؟ صحاح ستہ کہنے کی وجہ تسمیہ لکھیں، نیز بتائیں کہ امام ترمذی جب "حدیث حسن" صحیح، حدیث غریب حسن، حدیث حسن غریب صحیح" کہتے ہیں تو اس سے کیا مراد ہوتی ہے؟

جواب: کتب صحاح ستہ:

صحاح ستہ سے مراد حدیث کی چھ مشہور کتابیں ہیں، وہ یہ ہیں:

(۱) صحیح بخاری۔ (۲) صحیح مسلم۔ (۳) جامع ترمذی۔ (۴) سنن ابی داؤد۔ (۵) سنن نسائی۔ (۶) سنن ابن ماجہ۔

وجہ تسمیہ:

ان کا نام صحاح ستہ تغلیب کے طور پر رکھا گیا ہے، اگر چہ ان میں صحیح، حسن اور ضعیف تینوں طرح کی حدیثیں موجود ہیں۔

امام ترمذی کا انداز بیان:

امام ترمذی جب "ھذا حدیث حسن غریب" کہتے ہیں تو وہاں حسن کا لفظ جمہور کی اصلاح پر ہوتا ہے یعنی وہ قسم جس میں ن کے نزدیک تعداد طرق کا اعتبار نہیں۔ لہٰذا غرابت اس کے معانی نہیں ہے اور جس جگہ فقط "ھذا حدیث حسن" کہتے ہیں تو وہ ان کی اپنی اصطلاح پر ہے۔

بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ جس جگہ حسن غریب کہتے ہیں وہاں حدیث کی روایت کے اختلاف طرق کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اس قول سے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث بعض اسناد سے غریب اور بعض اسناد سے حسن ہے۔

بعض مشائخ نے کہا: امام ترمذی کے قول "حدیث حسن غریب" میں واؤ مذکور یا محذوف او کے معنی کے ساتھ ہے' تو گویا وہ اپنے شک اور تردد کا اظہار کر دیتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے یا غریب کیونکہ حدیث کے حسن یا غریب ہونے میں یقینی علم نہیں ہے۔

﴿القسم الثانی: حدیث شریف﴾

سوال نمبر 4: صاحب مشکوٰۃ کا تعارف اور اسلوب مشکوٰۃ المصابیح تحریر کریں؟

جواب: تعارف: علامہ محمد حسین بن مسعود البغوی نے حدیث کی مشہور کتب سے ایک انتخاب تیار کیا اور اس مجموعے کا نام انہوں نے "المصابیح" رکھا لیکن اس مجموعے میں بہت سی ایسی احادیث تھیں جن کے رواۃ اور الفاظ حدیث میں فرق نہ تھا......

بعد ازاں اس مجموعے کو صاحب مشکوٰۃ "ولی الدین عراقی" جن کا اسم گرامی "محمد" تھا اور ان کے والد کا نام "عبداللہ" تھا' نے نئے سرے سے ترتیب دیا اور اس کا نام "مشکوٰۃ المصابیح" رکھ دیا۔ علامہ ولی الدین عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ ویسے تو پہلے ہی مشہور تھے بلکہ آٹھویں صدی ہجری کے مشہور ومعروف علماء میں شمار ہوتے تھے مگر جب انہوں نے مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے المصابیح کو نئے سرے سے مرتب کیا تو اس کتاب "مشکوٰۃ المصابیح" نے راتوں رات موصوف کو شہرت کی بلندیوں تک پہنچا دیا اور بہت جلد اس کتاب کو حلقہ محدثین میں مقبولیت حاصل ہوگئی۔

علامہ موصوف کے تفصیلی حالات کے بارے میں تذکرہ نگار خاموش نظر آتے ہیں۔ ان کی تصانیف اور بھی ہیں مگر "مشکوٰۃ المصابیح" سب سے زیادہ مشہور ومقبول ہے اور ان کی شہرت کا دارومدار گویا اسی کتاب پر ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح کا اسلوب نگارش:

جس طرح حضرت محمد حسین بن مسعود البغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتب اور ابواب کو [illegible]ی عمدہ ترتیب سے مرتب کیا اسی طرح صاحب مشکوٰۃ نے بھی اپنی مشکوٰۃ میں کتب اور ابواب کو مسلسل اور ترتیب وار رکھا۔ موصوف کتاب کو ترتیب دینے میں اپنے استاد کے نقش قدم پر ہی چلے، کسی قسم کی تقدیم وتاخیر سے کام نہیں لیا۔

لیکن موصوف تمام مصنفین کے طریقہ کار سے ذرا ہٹ کر چلے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب کے میں ابواب کو فصلوں میں بند کر دیا اور ہر باب کے تحت وہ بیان کیا جو فصلوں میں

بیان ہوتا ہے۔ ہر باب میں تین فصلیں رکھی ہیں۔ پہلی فصل میں ان احادیث کو ذکر جن کو حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے یا دونوں میں سے کسی ایک نے تخریج کیا ہو۔ دوسری فصل میں وہ احادیث درج کیں جن کو شیخین کے علاوہ دوسرے ائمہ نے تخریج کیا ہو۔ جبکہ تیسری فصل میں ان چیزوں کا ذکر کیا جو مقصد باب کے موافق ہوں اور جس غرض کے لیے باب باندھا گیا۔

تیسری فصل مصابیح میں مذکور نہیں تھی اس کو صاحب مشکوٰۃ زائد لائے ہیں۔ مصابیح میں ہر باب میں صرف دو دو فصلیں ہیں۔

صاحب مشکوٰۃ نے اپنے قول میں الفصل الاول اور الفصل الثانی کے عنوان سے معنون کیا۔ علاوہ ازیں صاحب مصابیح نے جن احادیث کے راویوں کے ناموں کو ترک کر دیا، صاحب مشکوٰۃ نے یہ کمی بھی پوری کر دی اور ان راویوں کے نام ذکر کر کے بے نشان حدیثوں کو نشان والی بنا دیا۔

سوال نمبر5: وسالوا عن الاشربہ فامرھم باربع ومنھاھم عن اربع . امرھم بالایمان باللہ وحدہ قال اتدرون مالایمان باللہ وحدہ؟ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصیام رمضان وان تعطوا من الغنم الخمس ونھاھم عن اربع عن الحفتم والدباوالنقیر والمزفت .

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں؟

(ب) تشریح کریں اور حج کا ذکر نہ کرنے کی وجہ لکھیں؟

جواب: اور انہوں نے پینے کے برتنوں کے بارے میں سوال کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا چار باتوں کا اور منع فرمایا چار چیزوں سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایمان باللہ کا حکم دیا اور فرمایا: تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا

کرنا اور رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ اور یہ کہ تم مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار باتوں سے منع فرمایا: (۱) حفتم سے (۲) دبا سے (۳) نقیر سے (۴) مزفت سے۔

(ب) تشریح الحدیث:

وفد عبدالقیس جن کا تعلق قبیلہ ربیعہ سے تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور انہوں نے قلیل آنے کا عذر پیش کرتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم لوگ چونکہ جنگ وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں، صرف حرمت والے مہینوں میں ہمیں حضور کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہونے کی فرصت ملتی ہے۔ اس لیے ہمیں آپ سے مسائل وغیرہ پوچھنے کا زیادہ موقع نہیں ملتا۔ لہٰذا حق و باطل میں فرق کرنے والے ارشادات سے نوازیں تاکہ ہم اپنی پچھلی قوم کی رہنمائی کریں۔ چنانچہ انہوں نے مخصوص برتنوں کے استعمال کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار طرح کے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

(۱) حفتم کے استعمال سے منع فرمایا۔ حفتم سبز کوزے کو کہتے ہیں۔

(۲) دبا کے استعمال سے منع فرمایا۔ اس سے مراد کدو یا کدو نما صراحی ہے جس میں لوگ شراب نوش کرتے تھے۔

(۳) نقیر سے۔ یہ بھی شراب پینے کا ایک برتن ہے جو درخت کی جڑ سے بناتے تھے۔

(۴) مزفت کے استعمال سے یہ ایک برتن ہے جس پر سیال چیز جس کو زفت کہتے ہیں، ملی ہوتی ہے جیسے: لک وغیرہ ملتے ہیں۔

حج کا ذکر نہ کرنے کی وجہ:

حدیث مذکورہ میں حج کا ذکر اس لیے نہیں کیا کیونکہ اس وقت حج فرض ہی نہیں ہوا تھا۔ یہ واقع ۸ ہجری کا ہے اور حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔

سوال نمبر6: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ حصے کی تشریح کریں؟

جواب: (الف) اعراب اوپر سوالیہ والے حصہ میں لگا دیے گئے ہیں اب ترجمۃ الحدیث ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ گزرا۔ پس آپ نے فرمایا: یہ (میت) آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام پایا گیا ہے۔ پس صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا کیا مطلب ہے کہ یہ آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام پایا گیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بندہ مومن (جب فوت ہو جاتا ہے تو وہ) دنیا کی مصیبتوں اور تکلیفوں سے آرام میں آجاتا ہے اللہ کی رحمت کی وجہ سے۔ فاجر بندہ (جب فوت ہو جاتا ہے) بندے، شہر، درخت اور چارپائے اس سے آرام پاتے ہیں۔

(ب) خط کشیدہ عبارت کی تشریح: فاسق وفاجر اور گناہگار بندے کی موت سے صرف انسان ہی نہیں بلکہ دوسری مخلوق خواہ جاندار ہو یا بے جان، سب کو راحت مل جاتی ہے، وہ سکون میں آجاتے ہیں اور اس کے شر سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ بندوں کا اس کے شر سے خلاصی حاصل کرنا تو ظاہر ہے کہ وہ ان سے لڑتا جھگڑتا ہوگا۔ اب وہ نہ رہا لہٰذا بندوں کو سکون مل گیا۔

فاجر وفاسق انسان اللہ تعالیٰ کو بھی پسند نہیں ہے۔ اللہ بھی اس سے بغض رکھتا ہے اس لیے زمین والے بھی اس کی طرف سے اذیت میں رہتے ہیں۔ یہ لوگوں پر جبر وستم کرتا رہتا ہے۔ پھر اللہ کو چونکہ فاسق وفاجر انسان پسند نہیں ہے تو اس کی نحوست اور بدکاری کی وجہ سے

بارش بند ہو جاتی ہے۔ بارش بند ہو جانے کی وجہ سے زمین کھیتی نہیں اگے گی، جس وجہ سے شہر والے پریشان ہوں گے۔ پھر بارش نہ ہونے کی وجہ سے سبزہ وگھاس وغیرہ بھی نہ ہوگا جس وجہ سے جانوروں کو تکلیف ہوگی اور درخت خشک ہونا شروع ہو جائیں گے۔ تو یہ شہروں، درختوں اور چارپایوں کو تکلیف وایذا ہے لیکن جب یہ مر جاتا ہے تو اس کے باعث رکی ہوئی بارش برسنا شروع ہو جائے گی تو سب کی تکالیف دور ہو جائیں گی، تمام کو از سرنو زندگی مل جائے گی اور تمام کو راحت وسکون حاصل ہو جائے گا۔

سوال نمبر 7: عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها.

(الف) زیارا قبور کے جواز وعدم جواز پر اپنا موقف مع الدلائل تحریر کریں؟

(ب) ایصال ثواب پر نوٹ لکھیں اور دلائل بھی دیں؟

جواب: (الف) زیارت قبور کا جواز:

قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل اور صبح کا وقت۔ اولیاء کرام کے مزارات پر سفر کر کے جانا جائز ہے۔ زیارت کا مقصد دکھلاوا نہ ہو اور لوگوں کی باتوں سے بچنے کے لیے رسمی کارروائی کرتے ہوئے قبرستان جانا اور وہاں ہنسی مذاق اور گپ شپ لگانا نہ ہو بلکہ زیارت میں عمدہ چیز یہ ہے کہ اہل قبور کے لیے استغفار کرے۔ قبرستان میں جانے اور قبروں کی زیارت کرنے کے بے شمار فوائد ہیں کہ اس سے دل نرم ہوتا ہے، موت یاد آتی ہے، تکبر زائل ہوتا ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس جنت البقیع میں تشریف لے جاتے اور اہل بقیع کو سلام کہتے اور ان کے لیے استغفار کرتے۔

مرد حضرات کا قبرستان میں جانا تو بالاتفاق سنت ہے البتہ عورتوں کے جانے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء نے عورتوں کے لیے زیارت قبور کے لیے جانا جائز بتایا اور درمختار میں یہی قول اختیار کیا گیا ہے۔

مگر بعض کا کہنا ہے کہ عزیزوں کی قبر پر جائیں گی تو جزع فزع کریں گی لہٰذا ممنوع ہے۔ صالحین کی قبور پر برکت حاصل کرنے کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لیے تو حرج نہیں ہے البتہ جوان اور قابل شہوت عورتیں مثلاً ''انیاں'' وغیرہ (نہ جوان اور نہ بوڑھی) کے لیے ممنوع ہے۔ زیادہ سلامتی اس میں ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: البتہ حاضری وخاک بوسی آستان عرش نشان سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم مندوبات بلکہ قریب واجبات ہے۔ اس سے نہ روکیں گے اور تعدیل ادب سکھائیں گے۔

(ب) ایصالِ ثواب:

میت کے لیے ہر قسم کی عبادات اور عمل کا ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ، صدقہ اور قرآن کریم کی تلاوت۔ ہر قسم کی عبادات اور ہر نیک عمل فرض اور نفل کا ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ ان سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کمی نہ ہوگی بلکہ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے گا یہ نہیں کہ اسی ثواب کی تقسیم ہو کر تھوڑا تھوڑا ملے گا تو گویا اصحاب قبور کے لیے زندہ آدمیوں کا دعا کرنا اور نیک عمل کا ثواب ان کو پہنچانا جائز ومستحب ہے۔ اسی طرح میت کی طرف سے اگر صدقہ وخیرات کیا جائے تو میت کو فائدہ ہوگا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سعد کی ماں فوت ہوگئی تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ (تو چونکہ ان دنوں میں پانی کی قلت اور ضرورت تھی اس لیے) آپ نے فرمایا: پانی۔ چنانچہ انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا: یہ اُمّ سعد کے لیے ہے یعنی اس کا ثواب سعد کی ماں کے لیے ہے۔

لہٰذا ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔ اس میں بہت سے آثار وارد ہیں۔

☆☆☆

﴿درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات 2015ء﴾

تیسرا پرچہ: عقائد

سوال نمبر 1: (الف) علامات قیامت لکھیں، نیز بتائیں کہ کس دن اور کس ماہ قیامت قائم ہوگی؟

(ب) عذاب قبر حق ہے؟ یہ عقیدہ دلائل سے ثابت کریں

(ج) مٹی کن جسموں کو نہیں کھاتی؟ وضاحت کریں

جواب: (الف) علاماتِ قیامت:

ساری کائنات کی ایک میعاد ہے جو اللہ کے علم میں مقرر ہے۔ ایک دن آئے گا کہ سب کی سب فنا ہو جائے گی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات باقی رہے گی، اسی کا نام قیامت ہے۔ قیامت سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی جن کو علامات قیامت کہتے ہیں۔ چند ایک علامات قیامت درج ذیل ہیں:

☆- تین خسف ہوں گے یعنی تین آدمی زمین میں دھنس جائیں گے۔ ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔

☆- دین پر قائم رہنا اتنا مشکل ہوگا جیسے مٹھی میں انگارہ۔ (موجود)

☆- وقت میں برکت نہ ہوگی یعنی بہت جلدی سے گزرے گا۔ (موجود)

☆- مال کی کثرت ہوگی اور زمین اپنے خزانے نکال دے گی۔ (موجود)

☆- شراب خوری، زنا کاری اور بے حیائی کی زیادتی ہوگی۔ (موجود)

☆- مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔ (قریب الموجود)

☆- علمائے حقانی اٹھا لیے جائیں گے اور ان کی جگہ لوگ جاہلوں کو اپنا امام بنائیں گے۔ (موجود)

☆- بوقت ملاقات لوگ سلام کے بجائے گالی گلوچ سے گفتگو شروع کریں گے۔ (موجود)

☆- گانے بجانے کی کثرت ہوگی۔ (موجود)

☆- عورتیں مردانہ وضع اختیار کریں گی اور مرد زنانی وضع۔ (موجود)

☆- زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا اور تاوان سمجھیں گے۔ (موجود)

☆- لوگ علم دنیا کمانے کے لیے علم دین پڑھیں گے۔ (موجود)

☆- شرائط وارکان کا لحاظ کیے بغیر نماز پڑھیں گے۔ (موجود)

☆- مسجد کے اندر شور وغل ہوگا۔ (موجود)

☆- ذلیل آدمی جنہیں تن کا کپڑا نصیب نہ تھا بڑے بڑے محلوں اور عالی شان کوٹھیوں میں فخر کریں گے۔ (موجود)

یہ وہ علامات ہیں جو ظہور میں آچکی ہیں۔

دوسری قسم کی وہ علامتیں ہیں جو ظہور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ظاہر ہوں گی۔

قیامت آنے والی ہے ذرا ہوشیار ہو جاؤ
مسلمانوں نمازوں کے لیے تیار ہو جاؤ

(ب) عذاب قبر پر دلائل:

عذاب قبر حق ہے اور اس کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج۔

اہل بدعت جو اکثر معتزلہ اور کچھ شیعہ پر مشتمل ہیں، نے عذاب قبر کا انکار کیا ہے حالانکہ مشہور احادیث اس کے ثبوت پر اور عذاب قبر کے حق ہونے پر وارد ہو چکی ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

دلیل نمبر 1: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندے کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے پشت پھیر کر چلے جاتے ہیں تو بے شک وہ ان کے جوتوں کی کھنکھناہٹ کی آواز سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں تو اسے بٹھا دیتے ہیں اور کہتے ہیں تو اس مرد کے

متعلق یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ پس مومن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں دیکھ لے جس کے بدلے تجھے اللہ نے جنت میں ٹھکانہ عطا کیا ہے۔ تو وہ ان دونوں ٹھکانوں کو بیک وقت دیکھتا ہے لیکن منافق اور کافر سے کہا جاتا ہے کہ تو اس مرد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا' میں وہی کچھ کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے تو اسے کہا جاتا ہے خدا کرے تجھے معلوم نہ ہو سکے اور تو کچھ بھی نہ پڑھ سکے۔ اسے لوہے کے گرزوں سے مارا جاتا ہے تو وہ اس طرح زور سے چیختا ہے کہ جنوں اور انسانوں کے سوا اس کے آس پاس کی ہر چیز سنتی ہے۔

اس حدیث پاک سے صاف صاف عذاب قبر ثابت ہوتا ہے۔

دلیل نمبر 2: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی تو اس عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عذاب قبر کا ذکر کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اللہ تجھے عذاب قبر سے پناہ میں رکھے۔ (یہ سن کر) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عذاب قبر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں عذاب قبر حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

دلیل نمبر 3: ایک مشہور حدیث ہے جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے دو سبز شاخیں ان کی قبروں پر گاڑ دیں اور فرمایا: شاخوں کے سبز رہنے تک ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

اب دیکھیں قبر میں عذاب ہو رہا تھا تو آپ نے تخفیف عذاب کے لیے سبز شاخیں گاڑ دیں۔

بے شمار آثار وارد ہیں جو عذاب قبر کے حق اور ثابت ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ ہمیں قبر کے عذاب سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین!)

(ج) درج ذیل ہستیوں کے اجسام کو مٹی نہیں کھاتی:

نبی، ولی، عالم دین، شہید، حافظ قرآن جو قرآن پر عامل بھی ہو اور جو منصب محبت پر فائز ہو۔ وہ جس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو اور وہ شخص جو ہر وقت درود پڑھتا ہو۔

سوال نمبر 2: (الف) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں، دلائل کے ساتھ واضح کریں؟

(ب) رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ خصوصیات لکھیں؟

(ج) رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل ہیں؟ اس پر دلائل دیں۔

جواب: (الف) حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

الحمد للہ! ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حضور صلی اللہ علیہ وسلم حیات حقیقی اور جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ گوناگوں لذتیں حاصل کرتے ہیں، سنتے ہیں، دیکھتے ہیں، جانتے ہیں، کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کا جواب دیتے ہیں۔ چلتے پھرتے آتے جاتے ہیں، جس طرح چاہیں تصرفات فرماتے ہیں، اپنی امتوں کے احوال کا مشاہدہ کرتے ہیں اور مستفیضین کو فیوض و برکات پہنچاتے ہیں۔ اس عالم دنیا میں ان کے ظہور کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ آنکھ والوں نے ان کے جمال جہاں آرا کی بارہا زیارت کی اور ان کے انوار سے مستفیض ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ قرآن کی متعدد آیات سے ثابت ہے:

آیت نمبر 1: **وما ارسلنك الا رحمة للعلمين ۔**

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں، جمیع ممکنات پر ان کی قابلیت کے موافق فیض الٰہی ہیں، جملہ موجودات عالم کے لیے اصل الاصول ہیں اور ہر فرد ممکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرع اور شاخ کا حکم رکھتا ہے۔ فیض وہی دیتا ہے جو زندہ ہو، اصل ہوگا تو فرع ہوگی اور فرع کا وجود اصل کے بغیر ناممکن ہے۔

تو یہ آیت مبارکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر روشن دلیل ہے۔

آیت نمبر 2: **ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات، بل احياء ولا**

لكن لا تشعرون ۔

آیت نمبر 3: **ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون ۔**

4- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔" (بیہقی)

5- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج کروائی گئی تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ نے دیکھا کہ وہ سرخ ٹیلے پر نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری)

ان تمام دلائل سے یہ بات روز روشن سے زیادہ عیاں ہو جاتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی ذات بابرکات زندہ ہیں۔

(ب) خصوصیاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سی ایسی خصوصیات سے نوازا جو دیگر انبیاء علیہم السلام کو نہ ملیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

☆- سب سے پہلے نبوت آپ کو ملی جیسا کہ حدیث شریف ہے: **كنت نبيا و آدم بين الماء والجسد ۔ (او كما قال عليه السلام)**

☆- قیامت کے دن سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اپنی قبر انور سے اٹھیں گے۔

☆- شفاعت کا جھنڈا اور سب سے پہلے اجازت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ملے گی۔

☆- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا کیا جائے گا۔

☆- حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کے لیے مبعوث ہوئے بخلاف دیگر انبیاء کے کہ وہ صرف اپنی خاص امتوں کے لیے مبعوث ہوئے۔

☆- معراج شریف آپ کا خاصۂ ممتاز ہے۔

☆- حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے منصب پر فائز ہیں۔

(ج) افضلیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل واعلیٰ وارفع ہیں۔ اس پر بے شمار آثار

دلالت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت متعدد آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

آیت نمبر 1: ارشاد ربانی ہے:

اولئك الذين هدى الله فبهدهم اقتده ۔

علماء کرام اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ خصائل کمال اور اوصاف مشرف جو جدا جدا انبیاء علیہم السلام کو عطا کیے گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب کو جمع فرما دیا گیا۔ تو جب آپ تمام انبیاء علیہم السلام کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے۔

آیت نمبر 2: **ماكان محمد ابا احدمن رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النّبيين ۔**

جب نبوت کا دروازہ آپ پر بند ہو گیا تو پھر آپ سب نبیوں سے افضل ہوئے۔

آیت نمبر 3: **وما ارسلنك الا رحمة للعلمين ۔**

عالم میں جمیع ماسوی جو بھی ہو، آ جاتا ہے۔ تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں تو پھر یقیناً افضل بھی ہیں۔

حدیث شریف: **قال علیه السلام: "انا سید ولد ادم ولا فخرلی ۔"**

میں اولاد آدم کا سردار ہوں لیکن مجھے غرور وفخر نہیں ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ خصائص عطا فرمائے جو دیگر انبیاء کو نہیں ملے تو یہ چیز بھی آپ کی افضلیت پر دلالت کرتی ہے۔

ان تمام دلائل سے آپ کا تمام مخلوق حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی افضل ہونا ثابت ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اظہر من الشمس ہو گئی۔

سوال نمبر 3: (الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے۔ مسئلہ واضح کریں؟

(ب) خلفائے راشدین عشرہ مبشرہ کے اسماء گرامی لکھیں، خلفاء راشدین اور عشرہ

مبشرہ کی وجہ تسمیہ لکھیں؟

جواب: (الف) شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

خصائص حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ شفاعت کبریٰ کا جھنڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ید اقدس میں ہوگا۔ جب تک شفاعت کا دروازہ آپ نہ کھولیں گے کسی کو کوئی مجال نہ ہوگی کہ وہ شفاعت کر جائے۔

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی اقسام ہیں۔ ایک قسم یہ ہے کہ جس کو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں، یہ شفاعت تمام کے لیے ہوگی خواہ مومن ہو یا کافر، مطیع یا عاصی، موافق ہو یا مخالف۔ انتظار حساب کی گھڑی جو سخت جانگزا ہوگی جس کے لیے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ہم جہنم میں ڈال دیے جائیں تا کہ اس انتظار سے نجات پا جائیں، اس مصیبت سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ہوگا جس پر سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے، اسی کو مقام محمود کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ شفاعت کی اور اقسام بھی ہیں مثلاً:

☆ - کچھ کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

☆ - کچھ وہ ہوں گے جو عذاب کے حق دار ہو چکے ہوں بعد از حساب آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کر کے ان کو جہنم سے نجات دلائیں گے۔

☆ - کچھ کے درجات بلند فرمائیں گے۔

☆ - اور کچھ کے عذاب میں تخفیف کروائیں گے۔

ہر قسم کی شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔ شفاعت کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔ منصب شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جا چکا ہے۔ جیسا کہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "اعطیت الشفاعة"۔ اللہ کا فرمان ہے: "واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنت" "مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مؤمنین ومؤمنات کے گناہوں کی۔ شفاعت اور کس کا نام ہے؟ (اللهم ارزقنا شفاعة الحبيب الكريم)

(ب) خلفاءِ راشدین کے نام:

☆- حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆- حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆- حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
☆- حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پھر چھ مہینے کے لیے حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خلفاءِ راشدین کی وجہ تسمیہ:

مذکورہ حضرات کو خلفاءِ راشدین کہتے اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں۔ وہ اس لیے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نیابت کا پورا پورا حق ادا کردیا۔

عشرہ مبشرہ کے اسماءِ گرامی:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق — حضرت سیدنا عمر فاروق
حضرت سیدنا عثمان غنی — حضرت سیدنا علی المرتضیٰ
حضرت سیدنا طلحہ — حضرت سیدنا زبیر بن عوام
حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف — حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص
حضرت سیدنا سعید بن زید — حضرت سیدنا ابوعبیدہ عامر الجراح (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

وجہ تسمیہ:

عشرہ دس کے عدد کو کہتے ہیں اور مبشرہ جس کو خوشخبری دی گئی ہو تو چونکہ مذکورہ حضرات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی اس لیے ان کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر 4: (الف) چند غلط عقائد بیان کرکے ان کی خیانت بیان کریں؟
(ب) حق پر کون سی جماعت ہے؟ دلائل سے واضح کریں؟
(ج) ایمان وکفر کی تعریف کریں اور بتائیں کہ مسلمان کو مشرک کہنے والا کتنا بڑا

گناہگار ہے؟

جواب: (الف) غلط عقائد:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بہتر فرقے ہوں گے، ایک ناجی ہوگا باقی سب ناری۔ گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہوکر ختم ہوگئے لیکن امت کو فتنے میں ڈال گئے۔ ان گمراہ فرقوں کے ملے جلے چند عقائد باطلہ درج ذیل ہیں:

☆- کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی نبی اور رسول ہے اور اس کا کلام کلام الٰہی ہے۔ (یہ عقیدہ سراسر قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔)

☆- بعض لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تسلیم نہیں کرتے اور ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں ہیں جیسا کہ مرزا قادیانی کا مذہب۔

☆- بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ہر نماز دو ہی رکعت ہیں۔ جیسا کہ چکڑالوی۔

☆- بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن ناقص کتاب ہے۔ (معاذ اللہ)

☆- بعض یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرات خلفاء ثلاثہ کی خلافت غاصبانہ ہے اور صحابہ کرام کی شان میں نہایت ہی بے ادب وگستاخ ہیں۔

☆- کچھ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔

☆- بعض کہتے ہیں کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (معاذ اللہ)

☆- بعض کا عقیدہ یہ ہے: "جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل اور جانور کو بھی ہوتا ہے۔" (معاذ اللہ)

☆- کچھ لوگ کہتے ہیں نبی کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ (معاذ اللہ)

☆- بعض کا عقیدہ ہے کہ جس چیز پر کلام پاک پڑھا جائے یعنی ختم وغیرہ تو وہ حرام ہوجاتی ہے۔

ایسے ہزاروں کی تعداد میں غلط عقائد رکھنے والے لوگ ہیں اور ان کے عقائد کا بطلان اور ان کی خباثت ادنیٰ تامل سے ظاہر ہوجاتی ہے کہ وہ صریح نصوص وآثار کے خلاف ہیں۔

اللہ ہمیں بدمذہب اور بددین لوگوں سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین!

(ب) حق پر کون؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امت تہتر (73) فرقے ہو جائے گی جس میں صرف ایک فرقہ جنتی اور ناجی ہوگا باقی سب جہنمی اور ناری ہوں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ''من هم یا رسول اللہ؟'' وہ ناجی اور جنتی فرقہ کون ہے؟ فرمایا: ''ما انا علیه واصحابی۔'' وہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہیں یعنی سنت کے پیرو۔ دوسری روایت میں ہے۔ فرمایا: ''هم الجماعة'' وہ جماعت ہے یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سواد اعظم۔ فرمایا جو اس سے الگ ہوا جہنم میں گر پڑا۔ اسی وجہ سے اس ناجی فرقے کا نام اہل سنت وجماعت ہے۔

ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے لہٰذا حق پر اہل سنت وجماعت ہی ہیں۔ باقی تمام مثلاً وہابی، قادیانی، چکڑالوی وغیرہ ناری فرقے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حشر ونشر اہلسنّت وجماعت کے ساتھ فرمائے۔ آمین

(ج) ایمان اور کفر کی تعریف:

سچے دل سے ان تمام باتوں کی تصدیق کرنا جو ضروریات دین سے ہیں، اسے ایمان کہتے ہیں۔ یوں سمجھو کہ جو حکم یا خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے پاس سے لائے ان سب کو حق جاننا اور ان پر ایسا یقین رکھنا کہ ذرہ برابر اس میں شک نہ رہے' ایمان کہلاتا ہے اور ان میں سے کسی ایک بات کو نہ ماننا کفر ہے۔

جو شخص کسی مسلمان کو مشرک کہے اس نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا کہ اس نے افتراء باندھا ہے۔ مسلمان کو مسلمان جاننا ضروریات دین میں سے ہے۔

☆☆☆

﴿درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

القسم الاوّل: القدوری

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیں؟

(1) کیا ہوا میں اڑتے پرندے کی بیع جائز ہے؟

جواب: جی نہیں، ہوا میں اڑتے پرندے کی بیع جائز نہیں ہے۔

(2) ولدالزنا ہونا عیب ہے یا نہیں؟

جواب: اگر باندی ہے تو ولدالزنا ہونا عیب ہوگا اگر غلام ہے تو نہیں۔

(3) اذان جمعہ کے وقت کی گئی بیع جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: اس میں کراہت ہے، البتہ بیع منعقد ہو جائے گی۔

(4) خریدی گئی زمین قبضہ سے پہلے فروخت کرنا کیسا ہے؟

جواب: امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ جائز ہے جبکہ امام محمد کے نزدیک ناجائز ہے۔

(5) مبیعہ یا ثمن ہلاک ہونے کی صورت میں اقامہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ثمن ہلاک ہونے کی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ مبیعہ ہلاک ہونے کی صورت میں نہیں ہو سکتا۔

(6) قدوری کا صحیح تلفظ اور وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب: لفظ قدوری میں قاف پر ضمہ پڑھا جائے گا اور دال پر بھی یعنی ''قدوری'' یہ قدور کی طرف منسوب ہے۔ قدور یا تو کسی بستی کا نام ہے یا پھر قدر کی جمع ہے۔ بصورت ثانی مصنف چونکہ ہانڈیوں کا کاروبار کرتے تھے اس لیے ان کو قدوری کہتے ہیں۔

سوال نمبر 2: درج ذیل عبارت کا ترجمہ وتشریح کریں، نیز حتی یکون الخ قید کی وجہ لکھیں؟

ویجوز بیع اللحم بالحیون عند ابی حنیفة وابی یوسف وقال محمد لایجوز حتی یکون اللحم اکثر مما فی الحیوان۔

جواب: ترجمۃ العبارت: گوشت کو حیوان کے بدلے بیچنا امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جائز نہیں یہاں تک کہ گوشت زیادہ ہو حیوان میں موجود چیزوں سے۔

تشریح: اگر کسی آدمی نے تیار شدہ گوشت کو سالم وزندہ حیوان کے بدلے فروخت کیا تو یہ سودا کرنا، شیخین کے نزدیک جائز ہے کیونکہ ایک طرف عددی چیز ہے تو دوسری طرف وزنی چیز ہے لہٰذا جنس مختلف ہوگئی جس وجہ سے اس میں کمی زیادتی جائز ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا اس مسئلہ میں مؤقف یہ ہے کہ ایسی بیع ایک صورت میں جائز ہے کہ جب گوشت حیوان سے زیادہ ہو اور اتنا زائد ہو کہ حیوان کے اندر جو چیزیں ہوتی ہیں مثلاً پھیپھڑے، تلی، کلیجی وغیرہ۔ ان کے برابر ہو، کیونکہ دونوں طرف جنس ایک ہے لہٰذا اس میں زیادتی جائز نہیں۔

حتی یکون الخ کی وجہ:

اس قید کی وجہ اوپر بیان کردی گئی ہے کہ گوشت کی زیادتی اس لیے ضروری ہے تاکہ یہ زائد گوشت پھیپھڑوں، جگر، تلی کا مقابل ہو جائے کیونکہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گوشت اور حیوان گویا ایک ہی جنس ہے لہٰذا اس میں برابری کی بنیاد بیع ہونی چاہیے۔

(ب) ملامسہ، منابذہ، بیع الحاضر للبادی، نجش کی تعریفات بمعہ احکام لکھیں؟

جواب: ملامسہ کی تعریف: بائع کہے کہ میں یہ چیز تم کو اتنے پیسوں میں دیتا ہوں جب تم اس کو ہاتھ لگا لو گے تو بیع واجب ہو جائے گی یا خریدار اس طرح کہے تو بھی ملامسہ ہے۔
حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ یہ بیع فاسد ہے اور منع ہے۔

منابذہ کی تعریف: بائع اور مشتری ایک چیز کی قیمت پر راضی ہوجائیں اور بائع کہے کہ جب میں یہ چیز تمہاری طرف پھینک دوں گا تو بیع لازم ہو جائے گی اور تجھے واپس کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔
حکم: یہ بیع باطل ہے زمانہ جاہلیت میں ایسا ہوتا تھا مگر شرع شریف نے اس سے منع فرمادیا کہ اس میں دھوکہ ہے اور جوئے کے مترادف ہے۔
بیع الحاضر للبادی: اس کی صورت یہ بنے گی کہ کوئی دیہاتی آدمی شہر میں کوئی چیز بیچنے کے لیے آتا ہے، اب اس آدمی کو شہری ملتا ہے اور کہتا ہے کہ اس وقت تو ریٹ تیز نہیں ہے، جب تیز ہوگا تو میں بیچ دوں گا، اپنا مال میرے حوالے کردو اور تم اپنے گاؤں چلے جاؤ۔
حکم: یہ بیع مکروہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا مگر بیع فاسد نہیں ہوگی۔
نجش کی تعریف: لغوی معنی ہے ابھارنا جبکہ اصطلاح شرع میں یہ ہے کہ مبیعہ چیز خریدنے کا ارادہ تو نہیں ہے مگر دوسروں کو ابھارنے اور پھنسانے کے لیے قیمت زیادہ کردینا۔
حکم: یہ بیع بھی مکروہ ہے اس سے بیع فاسد نہیں ہوگی۔

سوال نمبر 3: خیار عیب، سلم، مرابحہ، اقالہ، ربوٰ کی تعریفات بمعہ احکام لکھیں؟

جواب: خیار عیب کی تعریف:

خرید کردہ چیز کو کسی عیب نکلنے کی وجہ سے واپس کرنے کا اختیار رکھنا۔ اگر مشتری کو بیع ہوجانے کے بعد مبیعہ چیز میں کوئی عیب معلوم ہو تو اسے اختیار ہے کہ چاہے تو ساری قیمت دے کر رکھ لے چاہے تو واپس کردے۔ اور یہ اس کے لیے جائز نہیں کہ مبیعہ کو رکھ لے اور نقصان کو برداشت نہ کرے۔

سلم کی تعریف: فقہاء کی اصطلاح میں "بیع الدین بالعین" کو سلم کہتے ہیں یعنی قیمت پہلے ادا کرنا اور مبیع بعد میں لینا۔
حکم: یہ بیع مکیلی چیزوں، موزونی چیزوں اور گز کے ساتھ ماپ کر بیچی جانے والی چیزوں اور عددی چیزوں میں جائز ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کے

جواز کی سات شرائط ہیں۔

مرابحہ کی تعریف: بازار کی قیمت سے کچھ زیادہ نفع پر بیچنا مرابحہ کہلاتا ہے۔

حکم: یہ بیع جائز ہے۔

اقالہ کی تعریف: لغوی معنی پہلے قول کو غلط کر دینا جبکہ فقہاء کی اصطلاح میں خرید وفروخت کے معاملے کو فسخ کر دینا اقالہ کہلاتا ہے۔

حکم: بیع میں عاقدین میں سے دونوں کو پہلی قیمت کے ساتھ اقالہ کرنا جائز ہے اور اگر کسی نے پہلی قیمت سے زیادہ یا کمی کی شرط لگائی تو شرط لگانا باطل ہے۔

ربٰو کی تعریف: ربا کا لغوی معنی ہے زیادتی۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) ادھار کی میعاد پر معین شرح کے ساتھ اصل رقم سے زیادہ وصول کرنا۔

(۲) ایک جنس کی چیزوں میں دست بدست زیادتی کے عوض بیع ہو مثلاً ایک کلو چینی کو نقد ڈیڑھ کلو چینی کے عوض بیچنا۔

حکم: ربا حرام ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"احل اللہ البیع وحرم الربو"۔

القسم الثانی: اصول فقہ

سوال نمبر 4: عام، حقیقت مہجورہ، محکم، دلالۃ النص، مجاز متعارف، خفی کی تعریفیں بمعہ امثلہ لکھیں؟

جواب: عام کی تعریف:

عام وہ لفظ ہے جو لفظاً یا معناً غیر محصور مجموعے کو شامل ہو۔ لفظی کی مثال جیسے مسلمون، مشرکون، معنوی کی مثال جیسے ما، من۔

حقیقت مہجورہ کی تعریف:

وہ حقیقت کہلاتی ہے جس پر عمل کرنا لوگوں نے ترک کر دیا ہو اگرچہ اس کی رسائی آسان ہو، جیسے: وضع قدم فی الدار۔ گھر میں قدم رکھنے کے حقیقی معنی پاؤں رکھنے کی

بجائے شخص مراد لینا۔

محکم:

جس میں ظہور معنی اس قدر واضح ہو کہ اس میں تاویل کی گنجائش ہو اور نہ نسخ کی جیسے:

ان اللہ بکل شیئ علیم۔

دلالۃ النص کی تعریف:

دلالۃ النص وہ ہے کہ اس سے حکم کی علت معلوم ہو جائے جو شارع کا مقصد ہے لیکن اس میں صرف لغوی اعتبار پیش نظر ہوگا اجتہادی نہیں اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا استنباط کیا جائے گا جیسے: ولاتقل لھما اف ولا تنھر ھما۔

مجاز متعارف کی تعریف:

لفظ کو غیر ماوضع لہ میں استعمال کرنا مجاز کہلاتا ہے، جیسے: اسد کا استعمال رجل شجاع کے لیے۔

خفی کی تعریف:

خفی وہ ہے جس کا مفہوم کسی صیغہ کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی اور مانع کی وجہ سے ظاہر نہ ہو، جیسے: السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما۔ اس آیت میں چور کا حکم تو مذکور ہے لیکن جیب کترے کا حکم مخفی ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل حروف کے معانی بمعہ مثال تحریر کریں؟

ثم، واؤ، فاء، بل۔

جواب: ثم کا معنی:

ثم تراخی کے لیے آتا ہے یعنی یہ بتانے کے لیے کہ متبوع اور تابع میں کچھ وقفہ ہوتا ہے جیسے: جاء نی زید ثم عمرو۔ مطلب یہ ہے کہ زید آیا پھر کچھ دیر بعد عمرو آیا۔

واؤ کا معنی: عند الاحناف مطلق جمع کے لیے جبکہ عند الشوافع ترتیب کے لیے آتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شوافع کے ہاں وضو میں ترتیب فرض ہے جیسے: جاء نی زید و عمرو ۔ احناف کے نزدیک اس کا معنی ہے کہ واؤ نے زید اور عمرو کو آنے کے حکم میں جمع کر دیا، یہ نہیں بتایا کہ پہلے کون آیا، بعد میں کون آیا جبکہ شوافع کے نزدیک معنی یہ ہوگا کہ زید آنے میں مقدم ہے اور عمرو مؤخر۔

فاء کا معنی:

فاء تعقیب مع الوصل کے لیے آتی ہے یعنی فاء سے پتہ چلتا ہے کہ معطوف علیہ کے ساتھ حکم میں متصل ہے اور اس کے بعد ہے جیسے: ضربت زیدا فعمرا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فعل ضرب پہلے زید پر واقع ہوا اور اس کے بعد متصل طور پر عمرو پر واقع ہوا۔

بل کا معنی:

غلط بات کی تلافی کے لیے آتا ہے جیسے: جاء زید بل عمرو ۔ متکلم کا ارادہ تو عمرو کے آنے کی خبر دینا تھا مگر غلطی سے زید کے آنے کی خبر دے دی پھر اس غلطی کو دور کرنے کے لیے بل کا استعمال کیا۔

سوال نمبر 6: درج ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور تشریح کریں؟

اعراب: وَمِثَالُ الْعَرْضِ عَلَى الْخَبَرِ الْمَشْهُوْرِ رِوَايَةَ الْقَضَاءِ بِشَاهِدٍ وَيَمِيْنٍ فَإِنَّهُ خَرَجَ مُخَالِفًا بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ ۔

جواب: تشریح: ایک خبر مشہور ہوتی ہے اور ایک خبر واحد ہوتی ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب خبر واحد کے مقابلہ میں خبر مشہور آ جائے تو خبر واحد کو چھوڑ دیا جائے اور خبر مشہور پر عمل کیا جاتا ہے۔

یہاں صاحب کتاب خبر واحد کو خبر مشہور پر پیش کرنے کی مثال ہی دے رہے ہیں۔

خبر واحد یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ فرمایا اور خبر مشہور یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دلیل مدعی (دعویٰ کرنے والے پر ہے) کے ذمہ ہے اور قسم انکار کرنے والے پر ہے۔"

اب اگر کوئی شخص کسی کا دعویٰ کرے اور ایک گواہ پیش کرے تو اس میں بعض علماء فرماتے ہیں کہ مدعی سے ایک گواہ اور قسم لے کر اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت اس پر دلالت کرتی ہے جبکہ جمہور فرماتے ہیں کہ مدعی کے حق میں فیصلہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ گواہی کا نصاب دو گواہ ہیں جو اس کے بعد نہیں اور خبر مشہور سے دلیل پکڑتے ہیں۔

جمہور کا طرز استدلال یہ ہے کہ یہ بینہ اور یمین کو مدعی اور منکر کے درمیان تقسیم کرتے ہیں کہ بینہ مدعی کے ذمے ہے اور قسم منکر کے ذمے۔ اب اگر مدعی سے ایک گواہ اور قسم لی جائے تو قسم چونکہ منکر کے ذمے اور حصے میں ہے تو پھر یہ مدعی اس میں شریک ہو جائے گا جو دوسرے کے ذمے اور حصے میں ہے حالانکہ ہم پہلے تقسیم کر چکے ہیں کہ یمین منکر پر اور بینہ مدعی پر ہے۔ تو خرابی اسی وجہ سے آئی کہ خبر واحد پر عمل کیا حالانکہ خبر مشہور موجود ہے۔ لہٰذا خبر مشہور پر عمل کریں گے اور خبر واحد کو چھوڑ دیں گے تا کہ مذکورہ خرابی لازم نہ آئے۔

نوٹ: اعراب اوپر سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

☆☆☆

﴿درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

پانچواں پرچہ: عربی ادب

درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَیْلاً اِلٰی حَرَمٍ ۔۔۔ كَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

وَالنَّارُ خَامِدَۃُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ ۔۔۔ عَلَیْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِی الْعَیْنِ مِنْ سَدَمٍ

جواب: ترجمہ اشعار:

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے تھوڑے حصے میں ایک حرم سے دوسرے حرم کی طرف سیر فرمائی جیسے چودھویں کا چاند سخت تاریکیوں والی رات میں سیر کرتا ہے۔

(۲) اور آگ افسوس سے ٹھنڈی سانس لینے لگی اور نہر فرات ندامت سے اپنا سرچشمہ بھول گئی۔

نوٹ: اعراب اوپر سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل شعر کا ترجمہ اور تشریح کریں؟

فانه شمس فضل هم كواكبها ۔۔۔ يظهرن انوارها للناس فی الظلم

جواب: ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فضل الٰہی کے آفتاب اور انبیاء کرام اس آفتاب کے ستارے ہیں۔ جو لوگوں کے لیے اپنی روشنیاں تاریکیوں میں ظاہر فرماتے ہیں۔

تشریح: علامہ ناظم فاہم نے اس شعر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقی انبیاء علیہم السلام کے تعلق کی وجہ بیان فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل وکمال کے آفتاب ہیں اور انبیاء علیہم السلام اس آفتاب کے ستارے ہیں۔ تو جس طرح سورج اور ستارے عالم کو روشنی بخشتے ہیں اسی طرح حضرات انبیاء کرام بھی نور ہدایت کے ساتھ لوگوں کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ جس طرح جب سورج غائب ہوتا ہے تو تب ستارے ظاہر ہو کر روشنی دیتے ہیں اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے حضرات انبیاء علیہم السلام نے لوگوں

کی رہنمائی کی ان کو جہالت کے اندھیروں سے نکالا اور ان کو نور ہدایت سے ہمکنار کیا۔ تو جس طرح چاند سورج نکلنے کے بعد چھپ جاتا ہے اسی طرح باقی انبیاء علیہم السلام بھی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

(ب) درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

الفاظ	معانی
طیف	خیال
ارق	ماضی کا صیغہ اس نے چھین لیا
قصیدة	سات یا دس اشعار سے زائد نظم کے قصیدہ کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا تین سے زائد اشعار کی نظم کو کہا جاتا ہے۔
منشی	اسم فاعل کا صیغہ، پیدا کرنے والا
هول	اس کی جمع اہوال آتی ہے بمعنی سخت، ہولناک، مصیبت
کونین	دونوں جہاں، کون کی تثنیہ ہے۔
اعیی	اس نے بے بس اور عاجز کر دیا، باب افعال سے ماضی کا صیغہ۔

سوال نمبر 3: درج ذیل شعر کا ترجمہ وتشریح کریں؟

دع ما ادعته النصاری فی نبیهم ۔۔۔ واحکم بما شئت مدحا فیه واحتکم

جواب: ترجمہ: جو کچھ عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارے میں دعویٰ کیا تو اسے چھوڑ دے، اس کے علاوہ بحالت مدح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتوں کو بیان کر اور خوب فیصلہ کر کے بیان کر۔

تشریح: علامہ ناظم فاہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے انسان بلاشبہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات تمام انبیاء کرام سے زیادہ ہیں مگر اس قدر غلو نہ جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا تھا کہ انہیں خدا کا بیٹا ہی بنا ڈالا۔ پس اس کے علاوہ آپ کی شان جس طرح چاہو بیان کرو مگر جزو

خدا نہ بناڈالو۔

(ب) خط کشیدہ صیغے مع ہفت اقسام وشش اقسام لکھیں؟

جواب: ادعت: باب افتعال سے واحد مؤنث غائب فعل ماضی کا صیغہ ہے۔ شش اقسام سے ثلاثی مزید فیہ جبکہ ہفت اقسام سے ناقص واوی ہے۔ بعد از تعلیل ناقص یائی۔

شنت: باب فتح یفتح سے واحد مذکر حاضر فعل ماضی کا صیغہ ہے، شش اقسام سے ثلاثی مجرد ہے جبکہ ہفت اقسام سے مہموز العین وناقص یائی ہے۔

القسم الثانی: مقامات حریری

سوال نمبر1: درج ذیل عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ الفاظ کے مفردات لکھیں، نیز دنیا ہفت اقسام سے کیا ہے؟

"وصحاف الالوان اشهى عندك من صحائف الادیان وتحمی عن النكر ولاتتحاماه تباً لطالب الدنيا لنی اليها الصابه ۔

جواب: ترجمۃ العبارۃ: اور رنگا رنگ کھانوں کے پیالے تجھے دینی کتابوں سے زیادہ پسند ہیں، اور تو دوسروں کو برائی سے روکتا ہے اور خود اس سے دور نہیں ہوتا۔ ہلاک ہو دنیا کو طلب کرنے والا کہ اس نے اپنی توجہ اس دنیا کی طرف پھیری۔

خط کشیدہ الفاظ کے مفردات:

صحاف: صفحة کی جمع (پیالے) الوان: لون کی جمع (رنگ)

صحائف: صحيفة کی جمع (کتاب) ادیان: دین کی جمع (مذہب)

دنیا: دنو سے مشتق ہے اور ہفت اقسام سے ناقص واوی ہے (مردود، قریب)

سوال نمبر2: درج ذیل عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغوں کی تحقیق کریں؟

فكان الجماعة ارتابت بعزوته وابت تصديق دعوته فتوجس ماهجس فی افكارهم وفطن لما بطن من استنكارهم وحاذر ان يفرط اليه زم ثم قال يارواة القريض ۔

جواب: ترجمۃ العبارت: پس گویا جماعت اس کے اپنے شعر بتانے میں شک کرنے لگی اور اس کے دعویٰ کی تصدیق سے انکار کرنے لگی، پس وہ سمجھ گیا جو کچھ ان کی سوچوں میں گزرا اور ان کے پوشیدہ انکار کو سمجھ گیا۔ اس نے خوف محسوس کیا کہ اس کی طرف برائی پیش قدمی نہ کر بیٹھے۔ پھر اس نے کہا: اے شعر کے راویو!

ارتابت: باب افتعال سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ اور ہفت اقسام سے اجوف یائی ہے۔

ابت: باب فتح یفتح سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اور ہفت اقسام سے ناقص یائی ہے۔

توجس: باب تفعل سے واحد مذکر غائب فعل ماضی کا صیغہ اور ہفت اقسام سے صحیح ہے۔

رواۃ: راوی کی جمع۔ ہفت اقسام سے لفیف مقرون ہے بروزن فعال ۔

سوال نمبر3: درج ذیل کا اردو ترجمہ کریں؟

لولاه لم تقطع يمين سارق ولابدت مظلمة من فاسق

ولا اشماز باخل من طارق ولا شكا الممطول مطل العائق

استسنى القوم قيمة واستغفروا ديمته واجملوا عشرته وجملوا قشرته احتذينا الوجى واغتذينا الشجى واستبطنا الجوى وطوينا الاحشاء على الطوى ۔

جواب: ترجمہ: اور اگر وہ (اشرفی) نہ ہوتی تو چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاتا، فاسق سے گناہ سرزد نہ ہوتے، بخیل ترش نہ ہوتا مہمان سے۔ اور قرض خواہ قرضدار کے دیر کرنے کی شکایت نہ کرتا۔

(تو اس وقت) لوگ اس کو بیش قیمت خیال کرنے لگے، اس کی بارش کو زیادہ سمجھنے لگے اور اس کے میل جول کو اچھا جاننے لگے۔ انہوں نے اس کو خوبصورت کپڑے پہنا دیے...... ہم نے فرسودگی اور پاؤں کے گھسنے کا جوتا پہنا اور غم وغصہ کو اپنی غذا بنا لیا...... اندرونی سوزش کو ہم نے اپنے پیٹ میں جگہ دی اور ہم نے آنتوں کو آپس میں بھوک کی وجہ سے لپیٹ لیا۔

☆☆☆

﴿درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1: (الف) بلاغت متکلم کی تعریف کریں؟

(ب) بلاغت متکلم کے لیے کن امور کا ہونا ضروری ہے؟

(ج) بلاغت کلام اور مقتضی الحال کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) بلاغت کلام کی تعریف:

بلاغت فی الکلام وہ ہے جو کلام اور متکلم کی صفت ہے۔

(ب) امور ضروریہ کا بیان:

جو شخص علم بلاغت حاصل کرنے کا خواہاں ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ علم لغت، علم صرف، علم نحو، علم معانی اور علم بیان حاصل کرے۔ علاوہ ازیں سلیم ذوق کا ہونا بھی ضروری ہے اور عربی کلام پر واقفیت بھی ضروری ہے۔

(ج) بلاغت کلام کی تعریف:

فصیح کلام کا مقتضی الحال کے مطابق ہونا بلاغت فی الکلام کہلاتا ہے۔

مقتضی الحال کی تعریف:

مخصوص طریقہ وصورت جس کے موافق کلام کو لایا جاتا ہے مثلاً مخاطب جب حکم کا منکر ہو تو کلام کو تاکید کے ساتھ لانا ضروری ہے۔ اگر خالی الذہن ہو تو تاکید خالی لایا جائے گا۔

سوال نمبر 2: (الف) خبر کے تاکید سے خالی ہونے اور مشتمل ہونے کے اعتبار سے کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟ نام لکھیں۔

(ب) امر کے صیغے دوسرے معانی کے لیے بھی آتے ہیں، ان میں سے کوئی چھ معانی

بمعہ امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) خبر کی اقسام:

تاکید پر مشتمل ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے خبر کی تین قسمیں ہیں:

(1) ابتدائی: جب مخاطب کا ذہن خالی ہو۔

(2) طلبی جب مخاطب تردد میں ہو۔

(3) انکاری: جب مخاطب کا حکم منکر ہو۔

(ب) امر کے معانی:

کبھی کبھی امر کا صیغہ اپنے اصل معنی کو چھوڑ کر دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے ان میں سے چھ معانی درج ذیل ہیں:

(1) دعا کے لیے ہو جیسے: رَبِّ زدنی علمًا ۔

(2) التماس کے لیے ہو جیسے دوسرے آدمی کو اپنے ہم پلہ سمجھتے ہوئے کہنا "اعطنی الکتاب"۔

(3) دوسرے کو جھڑکنے کے لیے ہو جیسے: اعملوا ما شئتم ۔

(4) کسی کی اہانت وتذلیل کے لیے ہو جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: کونوا حجارۃ او حدیدا ۔

(5) اختیار دینے کے لیے ہو جیسے: خذ ھذا او ذاک ۔

(6) اباحت یعنی مباح کرنے کے لیے ہو جیسے: کلوا واشربوا ۔

سوال نمبر 3: (الف) علم بیان کی تعریف کریں؟

(ب) العلم کالنور فی الھدایۃ کی علم بیان کے اعتبار سے ترکیب کریں؟

(ج) مشبہ ومشبہ بہ دونوں حسی ہوں، ان کی مثال دیں؟

جواب: (الف) علم بیان کی تعریف:

علم بیان وہ علم ہے جس میں تشبیہ، مجاز اور کنایہ کے بارے میں بحث ہو۔

(ب) العلم کالنور فی الھدایۃ کی ترکیب:

اس مثال میں علم مشبہ ہے اور کاف حرف جار حرف تشبیہ ہے اور نور مشبہ بہ ہے اور فی الھدایۃ وجہ شبہ ہے۔

(ج) جب مشبہ اور مشبہ بہ حسی ہوں یعنی محسوس ہوتے ہوئے ہوں تو ان کی مثال یہ ہے: الورق کالحریر فی النعومۃ (نرم پن میں ورق ریشم کی طرح ہے)

سوال نمبر 4: (الف) الجھل کالموت اور ھو بحر فی الجود کس کس کی مثال ہے؟

(ب) تشبیہ بلیغ، تشبیہ مرسل اور تشبیہ تمثیل کی تعریفیں بمعہ مثالیں لکھیں؟

جواب: (الف) ممثل لہ کی وجہ تعیین:

الجھل کالموت کا ممثل لہ "مشبہ اور مشبہ بہ عقلی ہوں" ہے جبکہ ھو بحر فی الجود کا ممثل لہ تشبیہ مؤکد ہے۔

(ب) تشبیہ بلیغ:

وہ تشبیہ ہے جس میں حرف تشبیہ اور وجہ شبہ دونوں محذوف ہوں جیسے وجعلنا اللیل لباسا۔

تشبیہ مرسل:

وہ تشبیہ ہے جس میں حرف تشبیہ ذکر کیا گیا ہو جیسے: زید کالاسد۔

تشبیہ تمثیل:

جب وجہ شبہ متعدد سے ماخوذ ہو تو اس کو تشبیہ تمثیل کہا جاتا ہے، اس کا دوسرا نام تشبیہ مرکب بھی ہے مثلاً چمکتے ہوئے انگور کے گچھے کے ساتھ جب کسی کو تشبیہ دی جائے تو یہ تشبیہ تمثیل ہوگی کیونکہ اس میں وجہ شبہ یعنی انگور متعدد ہیں۔

سوال نمبر 5: (الف) انشاء طلبی کی کل کتنی قسمیں ہیں؟ نام لکھیں۔

(ب) ان میں سے کسی دو کی تفصیل لکھیں؟

جواب: (الف) انشاء طلبی کی اقسام:

اس کی پانچ اقسام ہیں:

امر، نہی، استفہام، تمنی، ندا۔

(ب) دو قسموں کی وضاحت:

نہی:

اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر کسی دوسرے کو فعل سے رکنے کو کہنا نہی کہلاتا ہے۔

صیغۂ نہی:

نہی کا حرف ایک ہی صیغہ آتا ہے اور وہ یہ کہ فعل مضارع پر لائے نہی داخل کر دینا جیسے لایضرب۔

دوسرے معانی:

کبھی صیغہ نہی اپنے اصلی معنی کو چھوڑ کر دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے وہ چار ہیں:

(1) دعا کے لیے ہو جیسے: ولا تشمت بی الاعداء۔

(2) التماس کے لیے ہو جیسے: لاتبرح من مکانك حتی ارجع الیك۔

(3) آرزو کے اظہار کے لیے ہو جیسے: یالیل طل یانوم زل یاصبح قف لاتطلع۔

(4) جھڑکنے کے لیے ہو جیسے اپنے غلام یا خادم سے یوں کہا جائے لاتطع امری۔

تمنی:

کسی ایسی پسندیدہ چیز کو طلب کرنا جس کے محال ہونے کی وجہ سے امید نہ ہو یا بعید الوقوع ہونے کی وجہ سے۔

حروف تمنی:

حروف تمنی چار ہیں جن میں سے ایک اصلی اور دوسرے غیر اصلی ہیں، وہ یہ ہیں:

(1) لیت (اصل)، (2) هل، (3) لو اور (4) لعل ۔

مثالیں:

لیت کی مثال جیسے لیت الشباب یعود ۔

هل کی مثال جیسے هل لنا من شفعاء فیشفعوا لنا ۔

لو کی مثال جیسے فلو ان لنا کرۃ فنکون من المؤمنین ۔

لعل کی مثال جیسے أسرب القطا هل من یعیر جناحه، لعلی الی من هویت اطیر ۔

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی مختصر وضاحت کریں؟

جواب: ضعف تالیف: کلام کا نحوی قانون کے خلاف ہونا جیسے لفظاً و معناً دونوں کے خلاف ہو۔ جیسے: ضرب غلامه زیدا ۔ اس مثال میں غلامہ کی ضمیر زید کی طرف راجع ہے جو لفظاً اور رتبۃً دونوں طرح بعد میں ہے۔

مخالفت قیاس:

کلمے کا صرفی قانون کے خلاف ہونا جیسے بوق کی جمع بوقات لانا اور اجل کو اجلل پڑھنا صرفی قانون کے خلاف ہے۔

تعقید: کلام کا تقدیم و تاخیر یا کسی اجنبی فاصلے کی وجہ سے اپنے مرادی معنی پر ظاہر الدلالت نہ ہونا جیسے درج ذیل شعر میں:

جفخت وهم لا یجفخون بهابهم
شیم علی الحسب الاغر دلائل

اس شعر میں شیم موصوف ہے اور اس کی صفت دلائل کے درمیان اجنبی کا فاصلہ آ گیا اسی طرح بهم جفخت کے متعلق ہے اس کو مؤخر کر دیا گیا۔

اسی طرح مجاز اور کنایہ کے استعمال سے بھی مرادی معنی جلد سمجھ نہ آئے تو بھی تعقید ہے جیسے: نشر الملك السنة فی المدینة ۔ اب السنة سے جاسوس مراد لینا جلد سمجھ نہیں آتا۔

سرقۃ الکلام: دوسرے شخص کے کلام کو اپنی طرف منسوب کر لینا سرقۃ الکلام کہلاتا ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں:

پہلی صورت نسخ ہے یعنی دوسرے شخص کے کلام کے الفاظ بدل کر اس کے مضمون کو اپنے کلام میں لے آئے یا پھر شاعر کے الفاظ مترادف کو دوسرے الفاظ سے بدل کر اس کے کلام کو چرا لے یا پھر دوسرے شخص کے کلام کو اس کی ضد کے ساتھ بدل کر اپنی طرف منسوب کر لے تو گویا دوسرے کے کلام کو چوری کرنے کے تین طریقے ہو گئے۔

جناس قلب: اگر صرف ترتیب حروف میں کچھ فرق ہو تو جناس قلب کہتے ہیں جیسے نیل اور لین میں حروف تو ایک جیسے ہیں مگر ترتیب ایک جیسی نہیں ہے۔

محسنات لفظیہ: جو چیزیں کلام میں حسن اور خوبصورتی پیدا کریں ان کو محسنات لفظیہ کہتے ہیں۔

کلام میں خوبصورتی کئی طریقوں سے پیدا ہو سکتی ہے۔ صاحب کتاب نے نو صورتیں بیان کی ہیں جن سے کلام میں حسن پیدا ہوتا ہے:

☆- تشابه الاطراف ۔ ☆- جناس ۔
☆- متشابهه ۔ ☆- سجع ۔
☆- مالا یستحیل بالانعکاس ۔ ☆- عکس ۔
☆- تشریع ۔ ☆- موازبه ۔
☆- ائتلاف اللفظ مع اللفظ ۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل پرچہ نمبر 1

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

شهادة العالية "السنة الأولى" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الأرقام: ۱۰۰

قسم اوّل سے کوئی دو سوال اور قسم ثانی سے کوئی ایک سوال حل کریں۔

القسم الاول...... تفسیر

سوال نمبر 1: اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُ وْ بِالْاِفْكِ اسوء الكذب على عائشة ام المؤمنين رضى الله عنها عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ط

(۱) واقعہ افک سے متعلقہ آیات کی تعداد بیان کریں، نیز افک کی تفسیر "اسوء الکذب" کے ساتھ کرنے کی وجہ تحریر کریں؟ (۱۵)

(۲) تہمت لگانے والوں میں کون کون سے لوگ شامل تھے؟ نام تحریر کریں، نیز واقعہ افک تفصیلاً سپرد قلم کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2: لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط بان تقولوا یا محمد بل قولوا یا نبی الله یا رسول الله فی لین و تواضع وخفض صوت قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ج

(۱) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ (۱۵)

(۲) یا محمد اور یا ابا القاسم کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اپنا موقف سپرد قلم کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 3: الملك يومئذ الحق للرحمن لايشركه فيه احد وكان

اليوم يوما على الكفرين عسيرا بخلاف المؤمنين و يوم يعض الظالم المشرك عقبة بن ابی معيط كان نطق بالشهادتين ثم رجع رضاء لابی بن خلف على يديه ندما وتحسرا فی يوم القيامة

(۱) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ (۱۵)

(۲) تفسیر میں موجود عقبہ بن ابی معیط کا واقعہ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۲۰)

القسم الثانی...... علوم القرآن

سوال نمبر 4: (۱) مخلوق کو مشکل کشا، فریادرس اور دافع البلاء جاننا کیسا ہے؟ دلائل سے ثابت کریں؟ (۱۵)

(۲) کیا خدا کے علاوہ کسی کے لیے علم غیب ماننا شرک ہے؟ اپنا موقف تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 5: (۱) کیا اللہ کے محبوب بندے دور سے دیکھتے اور سنتے ہیں؟ اپنے موقف پر قرآن مجید سے دلائل پیش کریں؟ (۱۵)

(۲) درج ذیل میں سے تین فرقوں کی عمریں اور ان کے بانیوں کے نام سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

مرزائی، چکڑالوی، اثنا عشری شیعہ، وہابی

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن

القسم الاول......تفسیر

سوال نمبر 1: اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ اسوء الکذب علی عائشة ام المؤمنین رضی اللہ عنہا عُصْبَةٌ مِّنْکُمْ ط

(الف) واقعہ افک سے متعلقہ آیات کی تعداد بیان کریں، نیز افک کی تفسیر "اسوء الکذب" کے ساتھ کرنے کی وجہ تحریر کریں؟

(ب) تہمت لگانے والوں میں کون کون سے لوگ شامل تھے؟ نام تحریر کریں، نیز واقعہ افک تفصیلاً سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) افک کے متعلق آیات کی تعداد: افک کے متعلق آیات دس ۱۰ ہیں۔

افک کی تفسیر اسوء الکذب سے کرنے کی وجہ

افک کی تفسیر اسوء الکذب سے اس لیے کی گئی کہ افک بذات خود حق سے متضاد ہے اور یہ چیز اپنانے والا بھی حق سے کوسوں میل دور ہو جاتا ہے۔ وہ حق کو باطل کے ساتھ تبدیل کر دیتا ہے یعنی حق چھوڑ کر باطل کو اپنا لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا تو مدح وثناء کی مستحق ہیں' کیونکہ اماں جی شرم و حیاء کا پیکر، شرافت، دیانت، عقل میں اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں۔ تو پھر جو شخص حضرت ام المؤمنین پر کسی بری چیز کی تہمت لگاتا ہے گویا وہ حق کو باطل کے ساتھ بدل دیتا ہے یعنی حق کو چھوڑ کر باطل اپنا لیتا ہے۔ اسی وجہ سے افک کو اسوء الکذب کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔

(ب) تہمت لگانے والے لوگ

تفسیر جلالین میں تہمت لگانے والوں کے جو نام درج ہیں' جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی متعین کردہ تعداد کے مطابق ہے:

☆ حضرت حسان بن ثابت ☆ عبداللہ بن ابی (منافق) ☆ مسطح ☆ حمنة بنت جحش

واقعہ افک:

تفسیر جلالین میں واقعہ افک بروایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس طرح بیان ہوا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوئی' یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگ سے فارغ ہوئے اور واپس تشریف لائے تو مدینہ کے قریب پہنچ گئے۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا۔ میں گئی اور اپنی حاجت پوری کی۔ جب میں پڑاؤ کی طرف واپس آ رہی تھی تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ میں واپس آئی تاکہ اسے تلاش کروں۔ اسی دوران میرا ہودج لوگوں نے میرے اونٹ پر رکھ دیا یہ خیال کرتے ہوئے کہ شاید میں اس کے اندر موجود ہوں۔ ان دنوں خواتین دبلی پتلی ہوا کرتی تھیں، کیونکہ کھانا وغیرہ کم استعمال کرتیں۔ سو مجھے اپنا ہار مل گیا۔ جب میں واپس وہاں آئی تو لوگ وہاں سے کوچ کر چکے تھے' میں اسی جگہ ٹھہر گئی۔ میں نے یہ سوچا کہ عنقریب لوگوں کو میری غیر موجودگی کا پتہ چل جائے گا تو وہ میری تلاش میں میرے پاس واپس آئیں گے۔ اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان لشکر کے پیچھے رات کے وقت چلا کرتے تھے' تو وہ رات کے آخری حصے میں وہاں آئے اور پڑاؤ کیا۔ پھر وہ وہاں سے روانہ ہوئے' تو وہ اس جگہ پیچھے تھے' اس جگہ انہوں نے کسی کو سوتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے مجھے دیکھا' کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے۔ انہوں نے جب پہچان کر استرجاع پڑھا تو میں بیدار ہوگئی' میں نے اپنا دوپٹہ اپنے چہرے پر کر لیا۔ اللہ کی قسم انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہ کی اور میں نے بھی ان کی زبان سے کلمہ

استرجاع کے علاوہ کوئی اور کلمہ نہ سنا۔ پھر انہوں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا تو میں اس اونٹنی پر سوار ہوگئی۔ وہ اس اونٹنی پر مجھے لے کر چلے اور لشکر کے ساتھ مل گئے۔ اس وقت لشکر دوپہر کے وقت ایک گرم جگہ پر ٹھہرا ہوا تھا، تو میری وجہ سے جس نے ہلاکت کا شکار ہونا تھا وہ ہوگیا۔ سب سے زیادہ جرم کرنے والا عبداللہ بن ابی سلول (منافق) تھا۔ اس واقعہ کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

سوال نمبر2: لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط بان تقولوا يا محمد بل قولوا يا نبى الله يا رسول الله فى لين و تواضع وخفض صوت قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ج

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟

(ب) یا محمد اور یا ابا القاسم کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اپنا موقف سپرد قلم کریں؟

(الف) ترجمہ: ''تم رسول کو اپنے درمیان اس طرح نہ پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو بایں طور کہ تم یہ کہو 'یا محمد' بلکہ تم اس طرح پکارو یا نبی اللہ! یا رسول اللہ! نرمی، عاجزی اور آواز کو پست کرتے ہوئے۔ اور تحقیق اللہ جانتا ہے ان لوگوں کو جو کسی چیز کی آڑ میں کھسکتے ہیں تم میں سے۔''

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نام اور کنیت سے بلانے کا حکم:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد اور یا ابا القاسم کہنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس طرح پکارنا آداب نبوت کے خلاف ہے۔

سوال نمبر3: الملك يومئذ الحق للرحمن لايشركه فيه احد وكان اليوم يوما على الكفرين عسيرا بخلاف المؤمنين و يوم يعض الظالم المشرك عقبة بن ابى معيط كان نطق بالشهادتين ثم رجع رضاء لابى بن خلف على يديه ندما وتحسرا فى يوم القيامة

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟

(ب) تفسیر میں موجود عقبہ بن ابی معیط کا واقعہ تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: آج کے دن سچی بادشاہت رحمٰن کے لیے ہے، اس میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔ اور وہ دن کافروں پر بہت سخت ہوگا۔ بخلاف مومنوں کے اور اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا یعنی عقبہ بن ابی معیط جس نے شہادتین کا نطق کیا تھا۔ پھر ابی بن خلف کو راضی کرنے کے لیے اسلام سے پھر گیا۔

(ب) واقعہ عقبہ بن ابی معیط:

اس نے ایک دعوت کا اہتمام کیا، جس میں لوگوں کو مدعو کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دعوت دی۔ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کھانا حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس وقت تک تیرا کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک تو یہ نہ کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے دونوں باتوں کی شہادت دی تو حضور نے اس کا کھانا تناول فرمالیا۔ عقبہ بن ابی معیط، ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا۔ جب ابی کو اس بات کی خبر ملی تو اس نے عقبہ سے کہا: اے عقبہ! تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: کچھ نہیں۔ لیکن ایک آدمی میرے پاس آیا تھا۔ اس نے کہا: جب تک تو شہادتین کا نطق نہ کرے گا میں تیرا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مجھے حیاء آئی کہ میرے گھر سے وہ کھانا کھائے بغیر نکل جائیں تو پھر میں نے اللہ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی حقانیت کی شہادت دی تو اس نے کھانا کھالیا۔ ابی نے کہا: اب میں تجھ سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک تو اس شخص کے پاس جائے اور (معاذ اللہ) اس کے چہرے پر تھوک نہ پھینکے۔ عقبہ نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اس کا تھوک واپس اس کے چہرے پر لوٹ آیا، تو اس تھوک نے اس کا چہرہ جلا ڈالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں دیکھ رہا تجھے مکہ کے باہر مگر تیرا سر تلوار کے ساتھ الگ کردیا گیا۔ چنانچہ بدر میں قیدی ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو قتل کردیا۔

القسم الثانی...... علوم القرآن

سوال نمبر 4: (الف) مخلوق کو مشکل کشا، فریادرس اور دافع البلاء جاننا کیسا ہے؟ دلائل سے ثابت کریں۔

(ب) کیا خدا کے علاوہ کسی کے لیے علم غیب ماننا شرک ہے؟ اپنا مؤقف تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) اس جزء کا تفصیلی جواب حل شدہ پرچہ 2015ء میں ملاحظہ کریں۔

(ب) علم غیب کا مسئلہ:

جہاں علم غیب کی تخصیص اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو وہاں علم غیب سے ذاتی، دائمی اور جمیع علوم غیبیہ قدیمہ مراد ہیں۔ جہاں اللہ کے علاوہ بندوں کے لیے علم غیب کا ثبوت ہو وہاں علم غیب سے مراد مجازی وعطائی علم ہے۔ جہاں کہیں علم غیب کی نفی بندوں سے ہو رہی ہے، وہاں ذاتی، قدیمی اور دائمی علم کی مراد ہے۔ اس تمہید کے بعد اب سمجھیں کہ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے علم غیب ذاتی ودائمی وقدیمی کو ثابت کرنا شرک ہے' کیونکہ ذاتی علم صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور دوسرا اس میں کوئی شریک نہیں۔ اگر کوئی دوسروں کے لیے علم غیب عطائی غیر ذاتی ثابت کرتا ہے تو یہ شرک نہیں ہے۔ ہم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم ثابت کرتے ہیں' اس سے مراد علم غیب عطائی ہے ذاتی نہیں ہے۔ لہٰذا شرک نہیں ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) کیا اللہ کے محبوب بندے دور سے دیکھتے اور سنتے ہیں؟ اپنے مؤقف پر قرآن مجید سے دلائل پیش کریں۔

(ب) درج ذیل میں سے تین فرقوں کی عمریں اور انکے بانیوں کے نام سپرد قلم کریں؟

مرزائی، چکڑالوی، اثناعشری شیعہ، وہابی

جواب: (الف) سننے اور دیکھنے کا مسئلہ

جی ہاں: اللہ کے پیارے اور محبوب بندے دور سے چیزوں کو دیکھتے بھی ہیں' ان کا

مشاہدہ بھی کرتے ہیں اور باذن الٰہی دور سے آہستہ آواز کو سنتے بھی ہیں۔ جس طرح کہ سورہ نمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ مذکورہ ہے۔

جب چیونٹیوں کی سردار نے چیونٹیوں کو کہا: اے چیونٹیو! تم اپنے گھروں اور بلوں میں داخل ہو جاؤ کہ کہیں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے۔ حضرت سلیمان نے چھ میل کی مسافت سے چیونٹی کی آواز سنی اور ضحک فرمایا۔ اس واقعہ کو اس آیت مبارکہ میں بیان کیا:

قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا

اسی طرح جب یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا قافلہ مصر سے روانہ ہوا اور ان کے ساتھ قمیص بھی تھی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے قمیص کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے فرمایا:

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ

علاوہ ازیں اور بہت سی آیات ہیں جو مذکورہ مؤقف پر دلالت کرتی ہیں۔

(ب) فرقوں کی عمریں اور بانیوں کے نام:

مرزائی: اس فرقے کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ 1901ء میں اس نے اعلان نبوت کیا اس طرح اس فرقہ کی عمر 114 سال بنتی ہے۔

چکڑالوی: اس فرقہ کا بانی عبداللہ چکڑالوی ہے۔ اس کی عمر ایک سو پندرہ سال ہوئی۔

اثناعشری شیعہ: اس فرقے کی پیدائش بارہ اماموں کے وقت ہوئی۔ جب بارہ امام پیدا ہوئے تو یہ فرقہ ظاہر ہوا۔ اس کی عمر تقریباً گیارہ سو برس ہے۔

وہابی: خواہ دیوبندی ہوں یا غیر مقلد۔ یہ فرقہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے وقت میں وجود میں آیا۔ اس کی عمر ایک سو پچھتر سال ہے۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل

پرچہ نمبر 2

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

شهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات — مجموع الأرقام: ۱۰۰

پہلا اور آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل...... حدیث شریف

سوال نمبر 1: عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذی عن الطریق والحیاء شعبة من الایمان

(۱) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) بضع کا لغوی معنیٰ ذکر کریں نیز بتائیں کہ اس کا اطلاق کون سے عدد پر ہوتا ہے؟ ۲۰

سوال نمبر 2: عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم النائحة والمستمعة

(۱) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) "النائحة والمستمعة" کی تشریح کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3: عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حفظ عشر آیات من اوّل سورة الکهف عصم من الدجال

(۱) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) فتنہ دجال پر ایک نوٹ تحریر کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 4: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

(۱) حدیث پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) دعا کو عبادت کا مغز قرار دینے کی حکمت سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

القسم الثانی...... اصول حدیث

سوال نمبر 5: کوئی سے تین اجزاء کا جواب دیں؟

(۱) حدیث قولی، فعلی اور تقریری کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

(۲) صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سے کسے فوقیت حاصل ہے؟ وجہ ضرور تحریر کریں؟ (۱۰)

(۳) شاذ، منکر اور معلل کی تعریف سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۴) منقطع، مدلس اور متابع کی تعریف تحریر کریں؟ (۱۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

دوسرا پرچہ......حدیث واصول حدیث

القسم الاول......حدیث شریف

سوال نمبر1: عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذی عن الطریق والحیاء شعبة من الایمان

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) بضع کا لغوی معنی ذکر کریں نیز بتائیں کہ اس کا اطلاق کون سے عدد پر ہوتا ہے؟

جواب: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں ان میں افضل لا الہ الا اللہ کا قول کرنا ہے اور ان میں سے ادنیٰ شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(ب) بضع کا معنی واطلاق: شئی کے ٹکڑے اور بعض حصے کو بضع کہتے ہیں اور اس کا اطلاق تین سے نو تک کے درمیان اعداد پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر2: عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم النائحة والمستمعة

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں؟

(ب) "النائحة والمستمعة" کی تشریح کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نائحہ اور مستمعہ پر لعنت فرمائی۔

(ب) نائحہ اور مستمعہ کا مطلب:

نائحہ اس عورت کو کہتے ہیں جو میت پر نوحہ خوانی کرے، اس کے محاسن شمار کر کے اونچی اونچی آواز میں روئے تا کہ لوگ بھی اس کے ساتھ رونے میں شریک ہو جائیں۔ الغرض! میت پر واویلا کرنے والی، بین کرنے والی، میت پر نوحہ کرنے والی عورت کو نائحہ کہتے ہیں۔ وہ عورت جو سماع (سننے) کا ارادہ رکھے اور اس سے تعجب کرے اس کو مستمعہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر3: عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حفظ عشر اٰیات من اوّل سورة الکهف عصم من الدجال

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) فتنہ دجال پر ایک نوٹ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی ابتداء سے دس آیتوں کو حفظ کر لے تو وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

(ب) فتنہ دجال پر نوٹ:

دجال قوم یہود کا ایک مرد ہے، جو اس وقت بحکم الٰہی قید ہے۔ جب وہ آزاد ہوگا تو ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ اطراف زمین میں فتنہ وفتور برپا کرے گا۔ شام وعراق کے میدان سے نکلے گا۔ اس کی ایک آنکھ کانی ہوگی اور ابرو بالکل نہ ہوگی۔ اس کے ساتھ یہودی فوجیں ہوں گی۔ اس کی پیشانی پر ک، ف، ر لکھا ہوگا، جو کافر کو تو نظر نہ آئے گا مگر ہر مسلمان اس کو پڑھے گا۔ اس کا فتنہ بہت شدید ہوگا۔ چالیس دن میں حرمین شریف کے علاوہ تمام روئے زمین کا گشت کرے گا اور بہت تیزی کے ساتھ ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچے گا۔ ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوں گے جن کا نام جنت ودوزخ رکھے گا۔ مگر دیکھنے

میں جو جنت ہوگی حقیقتاً وہ آگ اور جو دیکھنے میں آگ ہوگی وہ آرام کی جگہ ہوگی۔ خدائی کا دعوئی کرے گا، جو اس پر ایمان لائے گا وہ اس کو اپنی جنت میں اور منکر کو اپنی دوزخ میں ڈالے گا۔ بادلوں کو حکم دے گا وہ بارش برسائیں گے، زمین کو حکم دے گا وہ کھیتی اگائے گی اور ویرانے میں جائے گا وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے ہولیں گے۔ الغرض! اس قسم کے بہت شعبدے دکھائے گا جو جادو کے کرشمے ہوں گے۔ اس وقت مسلمانوں کی روٹی پانی کا کام اس کی تسبیح وتہلیل کرے گی۔ وہ ذکر خدا میں مشغول رہیں گے۔ جب وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام میں جائے گا تو اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔

سوال نمبر 4: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔

(الف) حدیث پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) دعا کو عبادت کا مغز قرار دینے کی حکمت سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ الحدیث: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ سطور ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دعا عبادت کا مغز ہے۔''

(ب) دعا کو عبادت کا مغز قرار دینے کی حکمت:

دعا کو عبادت کا مغز قرار دینے میں حکمت یہ ہے کہ عبادت کی حقیقت ہی عاجزی و انکساری ہے اور یہ عاجزی اور انکساری دعا میں زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو مغز قرار دیا گیا ہے۔

القسم الثانی ...... اصول حدیث

سوال نمبر 5: کوئی سے تین اجزاء کا جواب دیں؟

(الف) حدیث قولی، فعلی اور تقریری کی وضاحت کریں؟

(ب) صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سے کسے فوقیت حاصل ہے؟ وجہ ضرور تحریر کریں؟

(ج) شاذ، منکر اور معلل کی تعریف سپرد قلم کریں؟

(د) منقطع، مدلس اور متابع کی تعریف تحریر کریں؟

جواب: (الف) حدیث قولی: حدیث قولی میں رفع صریحی ہوتا ہے، جیسے: صحابی فرمائیں: "سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا" یا صحابی یا غیر صحابی فرمائیں: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال کذا۔

حدیث فعلی: حدیث فعلی میں رفع صریحی ہوتا ہے، جیسے: صحابی فرمائیں: رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا غیر صحابی فرمائیں: "عن الصحابی مرفوعًا انه فعل کذا" یا عن الصحابی رفعه انه فعل کذا یا عن غیر الصحابی مرفوعًا انه فعل کذا۔ یا عن غیر الصحابی رفعه انه فعل کذا۔

حدیث تقریری: حدیث تقریری میں رفع صریحی ہوتا ہے، جیسے: غیر صحابی یا صحابی فرمائیں: "فعل فلان بحضرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا۔" اور اس پر انکار کا ذکر نہ ہو۔

تعریفوں کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حدیث جس کی نسبت قول کے اعتبار سے صراحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو اس کو حدیث قولی اور جس کی نسبت فعل کے اعتبار سے ہو اس کو فعلی اور جس کی نسبت تقریر کے اعتبار سے ہو اس کو تقریری کہتے ہیں۔

(ب) فوقیت

جمہور محدثین اور علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری سے زیادہ کوئی کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے۔ البتہ بعض مغاربہ ترتیب وتدوین کے لحاظ سے صحیح مسلم کو ترجیح دیتے ہیں۔ مگر صحت اور قوت کے لحاظ سے حدیث کی کوئی کتاب صحیح

بخاری کے برابر نہیں ہے۔

(ج) شاذ: وہ حدیث ہے' جو روایت ثقہ کے مخالف ہو۔

منکر: وہ حدیث ہے جس میں زیادہ ضعیف راوی کم ضعیف کی مخالفت کرے اس کا مقابل معروف ہے۔

معلل: وہ حدیث ہے جس کی اسناد میں علل اور ایسے اسباب غامضہ موجود ہوں جو صحت حدیث پر قادح ہوں۔

(د) منقطع: اگر سند میں ایک سے زیادہ راویوں کا ذکر ساقط ہو تو اس کو منقطع کہتے ہیں۔

مدلس: وہ حدیث ہے جس کی سند کے عیب کو مخفی اور ظاہری شکل کو بدل دیا جائے۔

متابع: ایک راوی کا دوسرے راوی کی موافقت میں روایت کرنا' اوّل کی حدیث کو متابع کہتے ہیں۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل پرچہ نمبر 3

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

شهادة العالیة "السنة الأولیٰ" للطالبات الموافق

سنة ١٤٣٧ھ/2016ء

﴿تیسرا پرچہ: عقائد﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الأرقام: ١٠٠

سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (ا) نبی اور رسول کی تعریف کے بعد بتائیں کہ کیا ملائکہ میں بھی رسول ہیں؟ (١٧)

(٢) عصمت انبیاء کا مفہوم بیان کریں نیز ائمہ و اکابر اولیاء کو معصوم سمجھنا کیسا ہے؟ (١٧)

سوال نمبر 2: (ا) ملائکہ کی تعریف کریں اور ان کے بارے میں عقیدہ سپرد قلم کریں؟ (١٧)

(٢) مرنے کے بعد روح کا بدن کے ساتھ تعلق بیان کریں نیز بتائیں کہ مرنے کے بعد مسلمان کی روح کہاں رہتی ہے؟ (١٦)

سوال نمبر 3: (ا) جنت کی تعریف اور اس کی نعمتوں کا بیان احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں؟ (١٧)

(٢) جہنم اور اس کی ہولناکیاں، احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں؟ (١٦)

سوال نمبر 4: (ا) وہابیہ اور غیر مقلدین کے عقائد باطلہ تحریر کریں؟ (١٧)

(٢) خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں؟ اور یہ کب تک رہی نیز خلفائے راشدین میں کون کون سے صحابہ کرام ہیں؟ تمام کے نام لکھیں۔ (١٦)

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

تیسرا پرچہ: عقائد

سوال نمبر 1: (الف) نبی اور رسول کی تعریف کے بعد بتائیں کہ کیا ملائکہ میں بھی رسول ہیں؟

(ب) عصمت انبیاء کا مفہوم بیان کریں نیز ائمہ واکابر اولیاء کو معصوم سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: (الف) نبی کی تعریف: نبی اس بشر کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو۔ نبی کے لیے نئی شریعت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

رسول کی تعریف: وہ بشر ہے جسے اللہ تعالیٰ نئی شریعت دے کر اپنی مخلوق کی طرف مبعوث فرمائے۔

☆ رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ بھی رسول ہوتے ہیں۔

(ب) عصمت انبیاء کا مفہوم:

عصمت انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لیے حفظ الٰہی کا وعدہ ہے؛ جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے۔

اکابر واولیاء کو معصوم سمجھنا کیسا؟

معصوم ہونا نبی اور فرشتوں کا خاصہ ہے۔ نبی اور فرشتہ کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہو سکتا۔ البتہ اکابر واولیاء کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے۔ ان سے گناہ نہیں ہوتا اگر ہو تو شرعاً محال نہیں ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) ملائکہ کی تعریف کریں اور ان کے بارے میں عقیدہ سپرد قلم کریں؟

(ب) مرنے کے بعد روح کا بدن کے ساتھ تعلق بیان کریں نیز بتائیں کہ مرنے کے بعد مسلمان کی روح کہاں رہتی ہے؟

جواب: (الف) ملائکہ کی تعریف: وہ مخلوق ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا اور ان کو یہ طاقت بخشی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، سوائے خنزیر اور کتے کے۔

عقیدہ: فرشتے حکم الٰہی کے پابند ہوتے ہیں اور خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً، نہ خطاءً۔ وہ اللہ کی معصوم مخلوق ہیں اور ہر قسم کے صغائر و کبائر سے پاک ہیں۔

(ب) روح کا بدن سے تعلق:

مرنے کے بعد روح کا تعلق بدن انسان سے باقی رہتا ہے اگرچہ روح بدن سے جدا ہوگئی مگر بدن پر جو گزرے گی روح ضرور اس کو محسوس کرے گی اور اس سے متاثر ہوگی۔ جس طرح کہ حیات دنیا میں ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی زائد۔ دنیا میں ٹھنڈا پانی، سرد ہوا، نرم فرش اور لذیذ کھانے سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مگر راحت روح کو ہوتی ہے۔ اس کے برعکس بھی امور جسم پر وارد ہوتے ہیں اور تکلیف واذیت روح کو ہوتی ہے۔ روح کے لیے خاص اپنی راحت والم کے الگ اسباب ہیں، جن کو سرور یا غم پہنچتا ہے۔ بعینہ سب حالتیں برزخ میں ہیں۔

مسلمان کی روح کا مسکن:

مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسب مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے۔ بعض کی قبر میں، بعض کی چاہ زمزم میں، بعض کی آسمان وزمین کے درمیان، بعض کی پہلے، دوسرے، ساتویں آسمان میں، بعض کی آسمانوں سے بھی بلند، بعض کی روحیں زیر عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں۔ جہاں بھی ہوں اپنے جسم کے ساتھ ان کا تعلق بحال رہتا ہے۔

سوال نمبر 3: (الف) جنت کی تعریف اور اس کی نعمتوں کا بیان احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں؟

(ب) جہنم اور اس کی ہولناکیاں، احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں؟

جواب: (الف) جنت کی تعریف: جنت وہ مکان ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے۔

نعمتوں کا بیان: اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایسی نعمتیں مہیا کی ہیں کہ جن کو آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا۔ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شئی کو بھی جنت کی کسی چیز سے مناسبت نہیں ہے۔ اللہ نے وہاں مؤمنین کے لیے ایسی خوبصورت عورتیں بنائیں کہ اگر وہ زمین کی طرف جھانکیں تو زمین سے آسمان تک روشنی ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے۔ چاند، سورج کی روشنی جاتی رہے اور اس کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اس میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں سو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے، اس کا سایہ ختم نہ ہو۔

اس کے دروازے وسیع، قسم قسم کے جواہر کے محل ہوں گے، اس کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہوئی ہیں۔ جنت میں چار دریا ہیں: ایک پانی کا، دوسرا شہد کا، تیسرا دودھ کا اور چوتھا شراب طہور کا۔ وہ شراب ایسی ہے کہ پینے والے کو لذت دے، نشہ نہ کرے۔ اس سے خوشبو آوے، دنیا کی شراب کی طرح بدبودار نہیں۔ وہاں ہر قسم کے لذیز کھانے ملیں گے۔ جو چاہیں گے وہ فوراً سامنے حاضر ہو جائے گا۔ حسب خواہش ہر چیز سامنے آئے گی نہ کم نہ زیادہ۔ پھر ہر آدمی کو سو آدمیوں کے کھانے پینے اور جماع کی طاقت ملے گی۔ خدمت کے ہزاروں غلام مہیا کر دیے جائیں گے۔ جنتیوں کے کبھی لباس پرانے نہ ہوں گے، نہ جوانی فنا ہوگی۔ جسم صاف شفاف، خوبصورت، چمکتا دمکتا۔ ہر وقت مسرور، نہ نیند نہ اونگھ۔ خوبصورت حوریں ملیں گی کہ ان کی خوبصورتی کی کوئی انتہاء نہیں ہوگی۔ سب سے بڑی نعمت رؤیت باری تعالیٰ ہے کہ وہاں جنتی خدا کا دیدار ایسا صاف کریں گے جیسے: آفتاب اور چودھویں کے چاند کو ہر ایک اپنی جگہ دیکھتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا مسلمان بنائے کہ ہم جنت کے مستحق ہو جائیں)

(ب) جہنم اور اس کی ہولناکیاں

جہنم ایک مکان ہے کہ اس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اس کی رحمت کی کوئی انتہاء نہیں اسی طرح اس کے غضب کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔ قرآن و حدیث

میں کثرت سے وارد ہے کہ جہنم سے بچو، دوزخ سے ڈرو۔

جہنم کے شرارے اونچے اونچے محلوں کے برابر اڑیں گے۔ اس کی آگ ہزار برس دھونکائی گئی حتیٰ کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس دھونکائی گئی یہاں تک کہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس دھونکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی جس میں روشنی کا نام نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا: اگر جہنم کو سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مرجائیں۔ وہ ایسی آگ ہے کہ دنیا کی آگ اس سے پناہ مانگتی ہے۔ وہاں جہنمیوں کو فرشتے لوہے کی ایسی بھاری گرزوں سے ماریں گے کہ اگر وہ زمین پر رکھ دی جائیں تو تمام جن وانس مل کر اٹھا نہ سکیں۔

بختی اونٹ کی گردن کے برابر بچھو، بڑے بڑے سانپ جن کی مقدار کو اللہ جانے اور سخت کھولتا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ جس کی تیزی سے منہ کی کھال جل جائے۔ خاردار تھوہڑ کھانے کو دیا جائے گا۔ وہ ایسا ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش اور بدبو سے تمام اہل دنیا کی معیشت برباد کر دے۔ (اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب سے ہم سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے)

سوال نمبر 4: (الف) وہابیہ اور غیر مقلدین کے عقائد باطلہ تحریر کریں؟

(ب) خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں؟ اور یہ کب تک رہی نیز خلفائے راشدین میں کون کون سے صحابہ کرام ہیں؟ تمام کے نام لکھیں۔

جواب: (الف) وہابیہ اور غیر مقلدین کے عقائد:

وہابیہ کا ایک بہت برا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر ومشرک ہے۔

ان کا عقیدہ ہے کہ نبی (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں مل گیا حالانکہ انبیاء کے اجسام اللہ نے مٹی پر حرام فرما دیے ہیں۔ معاذ اللہ یہ بکتے ہیں کہ نماز میں نبی کا خیال اور تصور آنا گدھے کے خیال سے بدتر ہے۔ (معاذ اللہ) یہ بھی بکتے ہیں کہ انبیاء واولیاء وغیرہ کی یہ شان نہیں کہ وہ حاجت برلائیں، بیمار کو تندرست کر دیں، مشکلات آسان کر دیں جوان سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت ان کو پکارے وہ مشرک ہے، حالانکہ قرآن پاک میں صراحت ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادرزاد اندھوں اور برص کی بیماری والوں کو ٹھیک کرتے تھے۔ ☆ شفاعت کا انکار ہی نہیں بلکہ اس کو شرک مانتے ہیں۔ ☆ آپ کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی نیا نبی بھی آجائے تو آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ☆ تقلید کو بدعت اور حرام سمجھتے ہیں۔ ☆ علاوہ ازیں اور بہت سے عقائد فاسدہ ہیں، جن کو اپنانے سے بندہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

(ب) خلافت راشدہ کا مفہوم، مدت اور خلفاء راشدین کے اسماء گرامی:

خلافت راشدہ سے مراد وہ دور خلافت ہے جس کا طرز حکومت علیٰ منہاج النبوت ہو۔ وہ دور خلافت خلفاء اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا دور ہے۔

خلافت راشدہ کی مدت اور خلفاء راشدین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

۱- حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ: ان کا دور خلافت دو سال، تین مہینے اور دس ایام ہے۔

۲- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ: آپ کا دور خلافت دس سال، چھ مہینے اور چار دن ہے۔

۳- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ: آپ کا دور خلافت گیارہ سال، گیارہ مہینے اور اٹھائیس ایام ہے۔

۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ: دور خلافت چار سال اور نو مہینے ہے۔

۵- حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ: دور خلافت چھ ماہ ہے۔

خلفاء راشدین کی خلافت کو خلافت راشدہ سے تعبیر کیا جاتا ہے، جس کی مجموعی مدت تیس سال ہے۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل — پرچہ نمبر 4

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

شهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات — مجموع الأرقام: ۱۰۰

دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

القسم الاول...... فقه

سوال نمبر 1: البيع ينعقد بالايجاب والقبول اذا كانا بلفظ الماضي واذا اوجب احد المتعاقدين البيع فالآخر بالخيار ان شاء قبل في المجلس وان شاء رده

(۱) عبارت کا ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) بیع کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کرنے کے بعد خط کشیدہ عبارت کی وضاحت کریں اور مذکورہ خیار کا نام قلمبند کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2: خيار الشرط جائز في البيع للبائع والمشتري

(۱) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(۲) خط کشیدہ قید کا فائدہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ اگر صاحب خیار فوت ہو جائے تو خیار اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوگا یا نہیں؟ ۲۰

سوال نمبر 3: الربوا محرم في كل مكيل او موزون اذا بيع بجنسه متفاضلا فالعلة فيه الكيل مع الجنس او الوزن مع الجنس

(۱) عبارت کا ترجمہ کریں اور ربٰو کا لغوی واصطلاحی معنی قلمبند کریں؟ (۱۰)

(۲) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟ (۲۰)

بیع فاسد، اقالہ، تولیہ، بیع صرف

القسم الثانی...... اصول فقہ

سوال نمبر 4: حقیقت اور مجاز کی تعریف کرنے کے بعد بتائیں کہ حقیقت اور مجاز جمع ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ مثال دے کر وضاحت کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 5: صریح اور کنایہ کی تعریفات وامثلہ مع حکم سپرد قلم کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟ (۲۰)

حقیقت متعذرہ، اقتضاء النص، قضائے قاصر، حدیث متواتر

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

چوتھا پرچہ.....فقہ واصول فقہ

القسم الاول......فقہ

سوال نمبر 1: البیع ینعقد بالایجاب والقبول اذا کانا بلفظ الماضی واذا اوجب احد المتعاقدین البیع فالآخر بالخیار ان شاء قبل فی المجلس وان شاء ردہ

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں؟

(ب) بیع کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد خط کشیدہ عبارت کی وضاحت کریں اور مذکورہ خیار کا نام قلمبند کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: بیع ایجاب اور قبول کے ساتھ منعقد ہو جاتی ہے جب یہ دونوں لفظ ماضی کے ساتھ ہوں اور متعاقدین میں سے ایک نے بیع کو واجب کیا تو دوسرا خیار والا ہے اگر چاہے تو اسی مجلس میں قبول کر لے اور اگر چاہے تو رد کر دے۔

(ب) بیع کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

بیع کا لغوی معنیٰ ہے شئی کا شئی کے ساتھ تبادلہ کرنا خواہ وہ شئی مال ہو یا نہ ہو۔ اصطلاح میں آپس کی رضامندی سے ایک مال کو دوسرے مال سے بدل لینا بیع کہلاتا ہے۔ لغوی بیع میں مال کا ہونا شرط نہیں جبکہ اصطلاحی میں مال ہونا شرط ہے۔

خط کشیدہ کی وضاحت

یہاں ماتن رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کر رہے ہیں کہ اگر دو سودا کرنے والوں میں سے ایک نے کہا: میں یہ چیزیں تمہیں اتنے پیسوں کے عوض فروخت کرتا ہوں تو دوسرے آدمی یعنی خریدار کو اختیار ہے چاہے تو وہ چیز اتنے پیسوں میں لے لے چاہے تو نہ لے۔ مشتری پر

اس کا لینا ضروری نہیں ہے۔ اگر مشتری نے بائع کی بات مان لی اور کہا: ٹھیک ہے مجھے قبول ہے۔ تو اب بیع لازم ہوگئی اور ان میں سے کسی کو بھی بیع توڑنے کا اختیار نہیں ہے۔ البتہ خیار رؤیت اور خیار عیب کی وجہ سے یہ بیع توڑی جا سکتی ہے۔

مذکورہ خیار کا نام

مذکورہ خیار کو خیار قبول کہتے ہیں۔

سوال نمبر2: خِيَارُ الشَّرْطِ جَائِزٌ فِي الْبَيْعِ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ

(الف) اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں:

(ب) خط کشیدہ قید کا فائدہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ اگر صاحب خیار فوت ہو جائے تو خیار اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوگا یا نہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ ذیل میں ملاحظہ کریں:

"خیار شرط بیع مشتری اور بائع دونوں کے لیے جائز ہے۔"

(ب) قید کا فائدہ

بالبیع کی قید احترازی ہے، اس سے غیر بیع کو نکالنا مقصود تھا۔ مطلب یہ ہے کہ عقد میں بائع اور مشتری دونوں کو اختیار حاصل ہے، عقد بیع کے علاوہ کسی اور عقد میں نہیں۔

صاحب خیار فوت ہو جاتا ہے تو خیار باطل ہو جائے گا اور ورثاء کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔

سوال نمبر3: الربوٰ محرم فی کل مکیل او موزون اذا بیع بجنسہ متفاضلا فالعلۃ فیہ الکیل مع الجنس او الوزن مع الجنس

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور ربوٰ کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ قلمبند کریں؟

(ب) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

بیع فاسد، اقالہ، تولیہ، بیع صرف

جواب: (الف) ترجمہ: ہر مکیلی اور وزنی چیز میں سود حرام ہے، جب اسی کی جنس کے

ساتھ بیچی جائے زیادتی کے ساتھ۔ پس علت اس میں کیل ہے وزن کے ساتھ یا وزن ہے جنس کے ساتھ۔

ربوٰ کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ:

ربوٰ کا لغوی معنیٰ ہے مطلق زیادتی۔ اصطلاح میں ربوٰ مال کی وہ زیادتی مراد ہے، جو مالی معاوضہ میں بغیر کسی عوض کے ہو یعنی دو ہم جنس چیزوں میں سے ایک کا دوسرے پر زائد ہونا۔

(ب) بیع فاسد:

خرید و فروخت میں جب عوضین میں سے ایک یا دونوں ہی حرام ہوں تو بیع فاسد کہلاتی ہے، جیسے: مردار کی بیع۔

اقالہ: بیع ثابت ہو جانے کے بعد زائل اور فسخ کرنا اقالہ کہلاتا ہے۔

تولیہ: مشتری جس شئی کا عقد اوّل میں پہلی قیمت کے ساتھ مالک ہوا تھا اسی قیمت پر بطور نفع زیادتی کیے بغیر مبیعہ کو نقل کر دینا، تولیہ کہلاتا ہے۔

بیع صرف: وہ بیع ہے جس کے دونوں عوضوں میں سے ہر ایک عوض ثمنوں کی جنس میں سے ہو۔

القسم الثانی ...... اصول فقہ

سوال نمبر4: حقیقت اور مجاز کی تعریف کرنے کے بعد بتائیں کہ حقیقت اور مجاز جمع ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ مثال دے کر وضاحت کریں۔

جواب: حقیقت کی تعریف: وہ لفظ ہے جو اپنے ما وضع لہ میں استعمال ہو، حقیقت کہلاتا ہے۔ جیسے: لفظ اسد کو حیوان مفترس کے لیے استعمال کرنا۔

مجاز کی تعریف: لفظ کو غیر ما وضع لہ میں استعمال کرنا مجاز کہلاتا ہے جیسے: لفظ اسد کو رجل شجاع کے لیے استعمال کرنا۔

دونوں کا جمع ہونا؟

حقیقت اور مجاز ایک ہی لفظ سے ایک ہی حالت میں جمع نہیں ہو سکتے، اس کی مثال

جیسے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے اور ایک صاع کو دو صاع کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا۔ اب اس روایت میں مذکور لفظ صاع کے دو معنیٰ ہیں: ایک حقیقی تو دوسرا مجازی۔

حقیقت کے اعتبار سے لکڑی کے پیمانے کو صاع کہتے جبکہ مجازاً اس پیمانے میں ڈلنے والے غلے کو صاع کہتے ہیں۔ اب سب کا اتفاق ہے کہ اس مثال میں مجازی معنیٰ مراد لے لیا تو حقیقی مراد نہیں لے سکتے۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے: "اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ" اس مثال میں بھی لمس کے دو معنیٰ ہیں: ۱- حقیقی یعنی عورت پر ہاتھ پھیرنا، اس کو چھونا۔ ۲- مجازی یعنی جماع کرنا۔ اب جب اس جگہ مجازی معنیٰ جماع کرنا مراد ہوا تو پھر عورت پر ہاتھ پھیرنے سے، اس کو ٹٹولنے وغیرہ سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

سوال نمبر 5: صریح اور کنایہ کی تعریفات و امثلہ مع حکم سپرد قلم کریں؟

جواب: صریح: وہ لفظ ہے جس کی مراد ظاہر ہو جیسے: بعت و اشتریت وغیرہ۔

کنایہ: وہ لفظ ہے جس کی مراد ظاہر نہ ہو بلکہ اس کا معنیٰ پوشیدہ ہو جیسے: ریشم کے گنبد سے عورت کے پستان مراد لینا کنایہ ہے ان کے معتدل اور غیر مدلاۃ (جو لٹکے ہوئے نہ ہوں) سے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

حقیقت متعذرہ، اقتضاء النص، قضائے قاصر، حدیث متواتر

جواب: حقیقت متعذرہ: وہ حقیقت ہے جس کے حقیقی معنیٰ پر عمل کرنا متعذر ہو۔

اقتضاء النص: کلام کا اپنے مدلول کے باہر (مقدر) کسی ایسے معنیٰ پر دلالت کرنا جس پر شرعاً اس کلام کی صحت یا صدق موقوف ہو۔

حدیث متواتر: وہ حدیث ہے جس کو ہر زمانہ میں اتنے لوگ روایت کریں کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل — پرچہ نمبر 5

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باكستان

شهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پانچواں پرچہ: عربی ادب﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات — مجموع الأرقام: ۱۰۰

دونوں قسموں میں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

القسم الاوّل...... قصيدة بردة شريف

سوال نمبر 1:

فاق النبيين في خلق وفي خلق — ولم يدانوه في علم ولا كرم

وكلهم من رسول الله ملتمس — غرفا من البحر او رشفا من الديم

مذکورہ بالا اشعار کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ (۲۵)

روادته الجبال، بارئ النسم، بارقة الانذار

سوال نمبر 2: ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ (۲۵)

وماحوى الغار من خير ومن كرم — وكل طرف من الكفار عنه عمی

فالصدق في الغار والصديق لم يرما — وهم يقولون ما بالغار من ارم

سوال نمبر 3: مذکورہ اشعار کے علاوہ قصیدہ بردہ شریف کے کوئی دو اشعار جو آپ کو یاد ہوں بمع معنیٰ تحریر کریں؟ (۲۵)

القسم الثانی...... مقامات

سوال نمبر4: وتروی روایتہ غلتی حتی ادتنی خاتمة المطاف وھدتنی فاتحة الالطاف الی ناد رحیب محتو علی زحام ونحیب

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ (۱۵)+۱۰=۲۵

سوال نمبر5: وقال اعرف بیتا لم ینسج علی منوالہ ولا سمحت قریحۃ بمثالہ فان اثرت اختلاب القلوب فانظم علی ھذا الاسلوب

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ مفرد کا جمع اور جمع کا مفرد تحریر کریں؟ (۱۵)+۱۰=۲۵

سوال نمبر6: وقلت لہ اختبارا ان مدحتہ نظما فھو لک حتما فانبری ینشد فی الحال من غیر انتحال اکرم بہ اصفر راقت صفرتہ جواب آفاق ترامت سفرتہ ماثورۃ سمعتہ وشھرتہ قد اودعت سر الغنی اسرتہ

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ (۱۵)+۱۰=۲۵

قزل، مستیشط، الممطول، الاملاق، الرفاق، البرد، البین

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

القسم الاول...... قصیدۂ بردۂ شریف

سوال نمبر1:

فاق النبیین فی خلق وفی خلق ولم یدانوہ فی علم ولا کرم
وکلھم من رسول اللہ ملتمس غرفا من البحر او رشفا من الدیم

مذکورہ بالا اشعار کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

۱- روادتہ الجبال ۔ ۲- باری النسم ۔ ۳- بارقۃ الانذار

جواب: ترجمۃ الاشعار

۱- حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلق (ظاہری صورت) اور خلق (باطنی خوبی) میں تمام انبیاء علیہم السلام سے برتری لے گئے۔ اور انبیاء علیہم السلام علم واکرام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ پہنچے۔

۲- اور سارے انبیاء حضور کی بارگاہ میں التماس کرنے والے ہیں آپ کے دریا کرم سے ایک چلو کا یا آپ کی مسلسل برسنے والی بارانِ رحمت سے ایک قطرے کا۔

الفاظ کے معانی

۱- مائل ہوئے آپ کی طرف پہاڑ ۲- تمام ارواح کو پیدا کرنے والا
۳- ڈرانے والی بجلیاں

سوال نمبر2: ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں۔

وماحوى الغار من خير ومن كرم   وكل طرف من الكفار عنه عمي

فالصدق في الغار والصديق لم يرما   وهم يقولون ما بالغار من ارم

جواب: ترجمۃ الاشعار

۱- اور قسم ہے اس خیر وکرم کے رب کی جس نے غار میں چھپایا کہ کافروں کی ہر آنکھ انہیں دیکھنے سے اندھی ہوگئی۔

۲- پس پیکر صداقت اور صدیق دونوں غار میں (تقدیر الٰہی پر) ناراض نہ ہوئے۔ اور کافر کہتے تھے کہ غار میں تو کوئی بھی نہیں۔

صیغے

وَمَاحَوٰی واؤ قسم کے لیے اور ما زائدہ ہے قسم کی تاکید کے لیے جس طرح کہ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ میں لا زائدہ ہے۔ حوٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف اجوف واوی ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ۔ یَقُوْلُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف اجوف واوی از باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔

سوال نمبر 3: مذکورہ اشعار کے علاوہ قصیدہ بردہ شریف کے کوئی دو اشعار جو آپ کو یاد ہوں بمع معنی تحریر کریں؟

جواب: اشعار

۱- امن تذكر جيران بذي سلم   مزجت دمعًا جرى من مقلة بدم

۲- يا رب بالمصطفٰى بلغ مقاصدنا   واغفرلنا ما مضٰى يا واسع الكرم

ترجمہ:

۱- کیا مقام ذی سلم کے ہمسایوں کی یاد نے بھلا دیا ہے ان آنسوؤں کو جو تیری آنکھ سے جاری ہوئے خون کے ساتھ۔

۲- اے میرے رب مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے تو (ہمیں) ہمارے

مقاصد تک پہنچا اور ہمارے سابقہ گناہ بخش دے اے وسیع بخشش والے۔

القسم الثانی...... مقامات

سوال نمبر 4: وتروی روایته غلتی حتی ادتنی خاتمة المطاف و هدتنی فاتحة الالطاف الی نادٍ رحیب محتو علی زحام ونحیب

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

جواب: ترجمہ: اور سیراب کردیا اس کی روایت نے میری پیاس کو حتیٰ کہ قریب کردیا مجھے آخری چکر نے اور راہنمائی کی میری مہربانیوں کے افتتاح نے ایسی وسیع مجلس کی طرف جو ہجوم اور رونے کی آواز پر مشتمل تھی۔

صیغے

تُرْوِیْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مزید ناقص یائی واجوف واوی از باب افعال۔

اَدْنَتْنِیْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ ناقص یائی از باب تفعیل۔

هَدَتْنِیْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

سوال نمبر 5: وقال اعرف بیتا لم ینسج علی منو اله ولا سمحت قریحة بمثاله فان اثرت اختلاب القلوب فانظم علی هذا الاسلوب

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ مفرد کا جمع اور جمع کا مفرد تحریر کریں؟

جواب: ترجمہ: اس نے کہا: میں ایسے شعر کو پہچانتا ہوں کہ جس کے طریقے وطرز میں کوئی شعر نہیں بنایا گیا اور نہ ہی کسی طبیعت نے اس کی مثل سخاوت کی ہے۔ پس اگر تو دلوں کو مائل کرنے کے لیے ترجیح دیتا ہے (کہ لوگ تیرے دیوانے ہوجائیں) تو پھر اس طریقے پر نظم کہو۔

مفرد و جمع:

بیتاً: اس کی جمع ابیات آتی ہے۔

قلوب: اس کا واحد قَلْبٌ آتا ہے۔

اسلوب: اس کی جمع اسالیب آتی ہے۔

سوال نمبر 6: وقلت له اختبارا ان مدحته نظما فهو لك حتما فانبری ینشد فی الحال من غیر انتحال اکرم به اصفر راقت صفرته جواب آفاق ترامت سفرته ماثورة سمعته وشهرته قد اودعت سر الغنی اسرته

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں۔

۱- قَـزَلٌ ۔ ۲- مُسْتَبِشِطٌ ۔ ۳- اَلْـمَمْطُوْلُ ۔ ۴- اَلْإِمْلَاقُ ۔

۵- اَلرِّفَاقُ ۔ ۶- اَلْبَرْدُ ۔ ۷- اَلْبَیْنُ

جواب: ترجمہ: میں نے اس کو آزمانے کے لیے کہا: اگر تو اس کی نظم میں تعریف کرے گا تو یہ حتمی طور پر تیرا ہے۔ پس وہ آگے بڑھا اور بغیر کسی کا کلام چوری کیے فوراً شعر کہنے لگا۔ کتنا اچھا ہے یہ دینار زرد حالت میں کہ اچھی لگتی ہے اس کی زردی اطراف عالم میں گھومنے والا کتنا لمبا ہے اس کا سفر۔ اس کی شہرت ماثور و منقول ہے، تحقیق امانت رکھا گیا ہے۔ مالداری کا راز اس کے نقش و نگار میں ہے۔

الفاظ کے معانی:

۱- لنگڑا پن۔ ۲- غضبناک، غصہ۔ ۳- ٹال مٹول کیے جانے والا شخص ۴- محتاج، فقر و فاقہ۔ ۵- ساتھی، دوست۔ ۶- اولے، برف ۷- جدائی۔

☆☆☆

عالیہ سال اوّل پرچہ نمبر 6

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس لأهل السنة باکستان

شهادة العالية "اَلسنة الأولٰى" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چھٹا پرچہ: بلاغت﴾

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الأرقام: ۱۰۰

سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (۱) تعقید کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۲۰)

(۲) فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی تعریف کریں نیز خبر کی دوسری اغراض مع امثلہ لکھیں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2: (۱) "هل" کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۱۵)

(۲) حرف "مَا" کے استعمال کی صورتیں مثال دے کر واضح کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3: (۱) مسند الیہ کو ذکر کرنے کی کتنی اور کون کون سی وجوہ ہیں؟ ۱۵

(۲) حذف مسند الیہ کی کوئی پانچ وجوہ مع امثلہ تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4: (۱) اضافت کی اغراض میں سے کسی دو کی مثال دے کر وضاحت کریں؟ (۱۵)

(۲) تفہیم البلاغہ کی روشنی میں اِنْ، اِذَا، اور لَوْ میں فرق بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے پانچ اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۳۰)

قصر، ایجاز، اطناب، مساوات، تجاہل عارفانہ، تغلیب، مجاز، توریہ

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

چھٹا پرچہ...... بلاغت

سوال نمبر 1: (الف) تعقید کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(ب) فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کی تعریف کریں نیز خبر کی دوسری اغراض مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) تعقید کی اقسام: تعقید کی دو اقسام ہیں: ۱-تعقید لفظی ۔۲-تعقید معنوی

تعقید لفظی: تعقید لفظی یہ ہے کہ مرادی معنیٰ پر کلام کی دلالت مخفی ہو اور یہ اخفاء لفظی اعتبار سے ہو مثلاً تقدیم وتاخیر یا فصل کی وجہ سے جیسے: متنبی کا شعر ہے:

جفخت وهم لايجفخون بهابهم شيم على الحسب الاغراء دلائل

اصل میں یوں تھا:

جفخت بهم شيم دلائل على الحسب الاغروهم لايجفخون بها

اس شعر میں بهم کو مؤخر کیا گیا ہے حالانکہ یہ جفخت کا متعلق ہے۔ پھر شیم موصوف اس کی صفت دلائل کے درمیان اجنبی کا فاصلہ آ گیا اور هم کو مقدم کیا گیا ہے۔ یہ سب باتیں تعقید لفظی ہیں۔

تعقید معنوی: اگر مجاز یا کنایہ کے استعمال سے معنی مرادی میں اخفاء ہو تو یہ تعقید معنوی ہے جیسے: نشر الملك السنته فى المدينة اس میں زمانے سے مراد جاسوس ہیں۔

(ب) فائدہ خبر: اگر مخبر کا اپنی خبر سے مقصود مخاطب کو خبر کا فائدہ دینا ہو تو یہ فائدہ خبر ہے۔

لازم فائدہ خبر: اگر مخبر کا اپنی خبر سے مقصود مخاطب کو یہ بتانا ہو کہ میں بھی اس خبر کا عالم ہوں تو یہ لازم فائدہ خبر ہے۔

خبر کی دوسری اغراض: کبھی خبر کو دوسری اغراض کے لیے بھی لایا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں:

☆ رحم طلب کرنے کے لیے جیسے: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقولہ ہے: "رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ"

☆ ضعف اور کمزوری کا اظہار کرنے کے لیے جیسے: حضرت زکریا علیہ السلام کا مقولہ ہے: "رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ"

☆ افسوس [illegible] کے لیے جیسے: حضرت عمران علیہ السلام کی بیوی کا مقولہ ہے: "رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ"

☆ اظہار فرحت کے لیے یعنی اچھی بات کے آنے اور بری بات کے چلے جانے پر جیسے: جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔

☆ ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے جیسے: جھوٹ بولنے کو کہا جائے: الشمس طالعة

☆ اظہار مسرت کے لیے جیسے: اخذت جائزة التقدم۔

سوال نمبر 2: (الف) "هَلْ" کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(ب) حرف "مَا" کے استعمال کی صورتیں مثال دے کر واضح کریں؟

جواب: (الف) هَلْ کی اقسام: هَلْ کی دو اقسام ہیں: ۱-بسیطہ ۔۲-مرکبہ

هَلْ بسیطہ: اگر هَلْ کے ذریعے کسی شئی کے وجود فی نفسہ کو سمجھنا مقصود ہو جیسے: هَلِ الْعُنْقَآءُ مَوْجُوْدٌ (کیا عنقاء موجود ہے؟)

هَلْ مرکبہ: اگر هَلْ کے ذریعے کسی چیز کا دوسری چیز کے لیے وجود معلوم کرنا مقصود

ہو جیسے: هل تبيض العنقاء وتفرخ؟

(ب) ما کے استعمال کی صورتیں

☆ لفظ ما سے کسی شئی کے اسم کی وضاحت طلب کی جاتی ہے، جیسے: مَا الْعَسْجَدُ، ما اللُّجَيْنُ؟ یعنی عسجد اور لجین کیا ہیں؟ تو جواب ایسا لفظ آئے گا جو ان کی وضاحت کر دے یعنی ذَهَبٌ اور فِضَّةٌ۔ (سونا اور چاندی)

☆ کبھی مَا کے ذریعے مسمّٰی کی حقیقت بھی پوچھی جاتی ہے، جیسے: مَا الْإِنْسَانُ؟ تو جواب میں حیوان ناطق کہا جائے گا۔

☆ کبھی ما کا استعمال حقیقت کے بارے میں سوال بھی ہوتا ہے، جیسے: ما انت؟ یعنی انت عالم ام جاهل؟

سوال نمبر 3: (الف) مسند الیہ کو ذکر کرنے کی کتنی اور کون کون سی وجوہ ہیں؟
(ب) حذف مسند الیہ کی کوئی پانچ وجوہ مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ذکر مسند الیہ کی وجوہ

مسند الیہ کو ذکر کرنے کی دروس البلاغۃ میں چھ وجوہ بیان ہوئی ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ تقریر اور وضاحت کے لیے جیسے: أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

۲۔ قرینہ پر اعتماد کمزور یا سامع کی سمجھ کمزور ہونے کی وجہ سے مسند الیہ کو ذکر کر دیا جاتا ہے، جیسے: زید کا ذکر کافی پہلے گزرنے کے بعد ضمیر کے بجائے اس کو اسم ظاہر سے ذکر کرنا، جیسے: زيد نعم الصديق۔

۳۔ سامع کی غباوت اور کند ذہنی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کہ سامع اتنا کمزور دماغ ہے کہ بغیر ذکر کے اس کو پتہ ہی نہیں چلتا جیسے: مَاذَا قَالَ عَمْرٌو؟ تو جواب میں هُوَ قَالَ كَذَا کے بجائے عُمَرُ قَالَ كَذَا کہنا۔

۴۔ سامع کو پختہ کرنے کے لیے تاکہ انکار نہ کر سکے جیسے: قاضی گواہ سے پوچھے: هل

أَقَرَّ زَيْدٌ هٰذَا بِأَنَّ عَلَيْهِ كَذَا۔ یہاں هٰذَا أَقَرَّ سے بھی کام چل سکتا تھا۔

۵۔ تعجب کے موقع پر بھی ذکر کیا جاتا ہے، جیسے: عَلِيٌّ يُقَاوِمُ الْأَسَدَ جبکہ عَلِيٌّ کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

۶۔ تعظیم و اہانت کے لیے جبکہ وہ لفظ تعظیم و اہانت پر دال یعنی کرتے ہوں جیسے: أَجْمَعَ الْمَنْصُوْرُ اس کے جواب میں جس نے کہا: هَلْ رَجَعَ الْقَائِدُ؟ یا اسی سوال کے جواب میں رَجَعَ الْمَهْزُوْمُ کہنا تو یہ توہین کی مثال ہے۔

حذف مسند الیہ کی وجوہ:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 4: (الف) اضافت کی اغراض میں سے کسی دو کی مثال دے کر وضاحت کریں؟
(ب) تفہیم البلاغہ کی روشنی میں إنْ، إذَا، اور لَوْ میں فرق بیان کریں؟

جواب: (الف) اضافت کی دو اغراض:

۱۔ جب کسی چیز کی گنتی کرنا متعذر ہو تو اضافت کر دی جاتی ہے، جیسے: أَجْمَعَ أَهْلُ الْحَقِّ عَلٰى كَذَا۔ اب حق والوں کی گنتی محال ہے، اس لیے أَهْلُ حق کی طرف اضافت کر دی۔

۲۔ تعظیم کے لیے۔ یہ تعظیم مضاف کی بھی ہو سکتی ہے، جیسے: كتاب السلطان حضر میں کتاب کی عظمت ہے۔ یہ تعظیم مضاف الیہ کی بھی ہو سکتی ہے، جیسے: هٰذَا خَادِمِيْ میں متکلم کی تعظیم ہو رہی ہے جو کہ مضاف الیہ ہے۔ دونوں کے غیر کی بھی ہو سکتی ہے: "أَخُو الْوَزِيْرِ عِنْدِيْ"

(ب) إنَّ، إذَا اور لَوْ میں فرق:

إنَّ اور إذَا زمانہ مستقبل میں شرط کے لیے آتے ہیں جبکہ لَوْ زمانہ ماضی میں شرط کے لیے آتا ہے۔

إنْ امور مشکوکہ میں استعمال ہوتا ہے یعنی اس کے ساتھ شرط کا وقوع یقینی نہیں ہوتا

جبکہ اِذَا کا استعمال امور یقینیہ میں ہوتا ہے۔اسی وجہ سے اِنَ کا استعمال اکثر فعل مضارع کے ساتھ ہوتا ہے' جو کہ شک پر دلالت کرتا ہے۔اِذَا کا استعمال اکثر فعل ماضی کے ساتھ ہوتا ہے' جو یقین اور تحقق پر دلالت کرتی ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے پانچ اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

قصر، ایجاز، اطناب، مساوات، تجاہل عارفانہ، تغلیب، مجاز، توریہ

جواب: قصر، ایجاز، اطناب، مساوات اور توریہ کی تعریفات حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ کریں۔

تجاہل عارفانہ:

کسی غرض کی وجہ سے جانتے ہوئے بھی انجان بننا جیسے: لیلیٰ بنت طریف کا شعر ہے:

"ایا شجر الخابور مالك مورقاً

كانك لم تجزع على ابن طريف"

اس میں لیلیٰ جی کو پتہ بھی ہے کہ درخت غیر ذوی العقول میں سے ہے لیکن پھر بھی اس کو خطاب کر رہی ہے۔

تغلیب:

دو چیزوں میں سے ایک کو دوسری پر غلبہ دیتے ہوئے دوسری پر وہی لفظ بولنا جو پہلی چیز پر بولا جاتا ہے' جیسے: "وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ" اس میں مذکر کو مؤنث پر غلبہ دیا گیا۔اسی طرح والدین کو اَبَوَانِ کہنا اس میں والد کو والدہ پر غلبہ دیا گیا۔قَمَرَيْنِ۔اس میں چاند کو سورج پر غلبہ دینے کے لیے سورج پر وہ لفظ بولا گیا جو چاند پر بولا جاتا ہے۔

مجاز:

لفظ کو غیر مَا وُضِعَ لَهٗ میں استعمال کرنا' جیسے: "يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْ اٰذَانِهِمْ" اس میں مجازاً انگلیوں کے پورے مراد ہیں۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالية السنة الاولیٰ للطالبات

الموافق سنة 1438ھ/2017ء

الوقت المحدد: ثلث ساعات پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: حصہ اول سے کوئی دوسوال جبکہ حصہ دوم سے کوئی ایک سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... تفسیر﴾

سوال نمبر۱: الزانی لاینکح یتزوج الازانیة اومشرکة والزانیة لاینکحها الازان اومشرك أی المناسب لکل منهما ماذکر وحرم ذلك ای نکاح الزوانی علی المؤمنین الاخیار۔

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں نیز "الزوانی" صیغہ بتائیں؟ (۱۰+۵=۱۵)

(ب) مذکوہ آیت کا شان نزول بیان کریں نیز بتائیں کہ مذکورہ حکم اس وقت کے لوگوں کے ساتھ خاص ہے یا پھر عام؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

سوال نمبر۲: ولایاتل یحلف اولوا الفضل ای اصحاب الغنی منکم والسعة ان لایؤتوا اولی القربی والمسکین والمهاجرین فی سبیل الله

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کرنے کے بعد تشریح سپرد قلم کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

(ب) مذکورہ آیت کا شان نزول تفصیلاً تحریر کریں نیز بتائیں کہ یہ آیت کسی ایک صحابی کے بارے میں نازل ہوئی یا متعدد صحابہ کے بارے میں؟ (۱۵+۵=۲۰)

سوال نمبر۳: (الف) وهو الذی جعل لکم اللیل لباسا ۔ساترا کاللباس والنوم سباتا راحة للابدان بقطع الاعمال وجعل النهار نشورا منشورا فیه لابتغاء الرزق وغیره وهو الذی ارسل الریح وفی قراءة الریح بشرا بین یدی رحمة ای متفرقة قدام المطر ۔

کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ (۱۵)

(ب) وتوکل علی الحی الذی لایموت وسبح متلبسا بحمده ای قل سبحان الله والحمد لله و کفی به بذنوب عباده خبیرا عالما تعلق به بذنوب ۔

نشان لگا کر کلام باری تعالی وکلام مفسر الگ الگ کریں اور حرکات وسکنات لگائیں؟

(۱۰+۱۰=۲۰)

﴿حصہ دوم...... علم القرآن﴾

سوال نمبر۴: (الف) ایمان واسلام کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ قرآن کریم میں یہ کس خاص معنی کے لیے استعمال ہوئے ہیں؟ (۸+۷=۱۵)

(ب) عبادت کا لغوی واصطلاحی معنی اور اس کی اقسام مع تعریفاتِ وامثلہ سپردقلم کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

سوال نمبر۵: (الف) ''محبوبانِ خدا دور سے سنتے دیکھتے ہیں'' کم از کم تین آیاتِ قرآنیہ سے ثابت کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

(ب) کرامت کی تعریف کریں نیز اولیاء اللہ کی کراماتِ کے حق ہونے کو قرآن سے ثابت کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن

سوال نمبر۱: الزانی لاینکح یتزوج الازانیة اومشرکة والزانیة لاینکحها الازان اومشرك أی المناسب لکل منهما ماذکر وحرم ذلك ای نکاح الزوانی علی المؤمنین الاخیار .

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں نیز ''الزوانی'' صیغہ بتائیں؟

(ب) مذکوہ آیت کا شان نزول بیان کریں نیز بتائیں کہ مذکورہ حکم اس وقت کے لوگوں کے ساتھ خاص ہے یا پھر عام؟

جواب: ترجمہ: عبارت: (الف) ترجمہ: زنا کرنے والا مرد نکاح نہ کرے یا شادی نہ کرے مگر صرف زنا کرنے والی عورت کے ساتھ یا مشرک عورت کے ساتھ، اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ شادی کرے صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک مرد یعنی ان دونوں میں سے ہرایک دوسرے کے لائق ہے جن کا ذکر کیا گیا ہے اوراسے حرام کیا گیا ہے یعنی زنا کرنے والوں کے ساتھ شادی کرنے کو مومنین کے لیے یعنی نیک لوگوں کے لیے۔

الزوانی صیغہ: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ۔الزوانی اس کی جمع ہے۔

(ب) آیت کا شانِ نزول: یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب بعض غریب مہاجرین نے یہ ارادہ کیا کہ وہ بدکردار مشرک عورتوں کے ساتھ شادی کرلیں تا کہ وہ عورتیں انہیں خرچ دیں۔

مذکورہ حکم خاص ہے یا عام: ایک قول کے مطابق یہ حرمت خاص ہے ان خواتین کے ساتھ اور ایک قول کے مطابق یہ عام ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ذریعے منسوخ کیا گیا۔ ''اور تم اپنوں میں سے غیر شادی شدہ کنیزوں کی شادی کرواؤ۔''

سوال نمبر۲: **ولا یاتل یحلف اولوا الفضل ای اصحاب الغنی منکم والسعة ان لایؤتوا اولی القربی والمسکین والمهاجرین فی سبیل اللہ**۔

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کرنے کے بعد تشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) مذکورہ آیت کا شان نزول تفصیلاً تحریر کریں نیز بتائیں کہ یہ آیت کسی ایک صحابی کے بارے میں نازل ہوئی یا متعدد صحابہ کے بارے میں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت: اور نہ قسم اٹھائیں یعنی حلف نہ اٹھائیں فضیلت رکھنے والے یعنی صاحب حیثیت لوگ تم میں سے اور گنجائش والے یہ کہ وہ قریبی رشتہ داروں، غریبوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہیں دیں گے۔

تشریح: لایاتل: باب افتعال سے فعل نہیں کا صیغہ ہے الیۃ سے مشتق ہے جس کا معنی قسم ہے۔ اولوالفضل سے مراد مالدار اصحاب ہیں۔ مشہور اس جگہ تو یہ ہے کہ فضل کی تفسیر فضل کے ساتھ کی گئی ہے تا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر استدلال کیا جاسکے مگر مفسر نے علامہ بغوی کی پیروی کرتے ہوئے فضل کی تفسیر غنی سے کی ہے۔ مفسر نے ان کے بعد لا نکال کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس جگہ لا محذوف ہے۔ اَلسَّعَۃُ کا عطف فضل پر ہے۔

(ب) شانِ نزول: یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہوں نے حلف اٹھایا تھا کہ وہ مسطح پر خرچ نہیں کریں گے جو ان کے خالہ زاد بھائی تھے اور غریب مہاجر تھے جنہوں نے غزوۂ بدر میں حصہ لیا تھا اس وقت جب وہ بھی واقعہ افک میں شامل ہوگئے تھے حالانکہ وہ پہلے ان پر خرچ کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ چند صحابہ کرام نے بھی قسم اٹھائی تھی جس کسی نے افک میں حصہ لیا تھا وہ اس پر خرچ نہیں کریں گے۔ اس طرح یہ آیت متعدد صحابہ کے حق میں نازل ہوئی۔

سوال نمبر۳: (الف) **وهو الذی جعل لکم اللیل لباسا ۔ ساترا کاللباس والنوم سباتا راحة للابدان بقطع الاعمال وجعل النهار نشورا منشورا فیه لابتغاء الرزق وغیره وهو الذی ارسل الریح وفی قراءة الریح بشرا بین یدی رحمة ای متفرقة قدام المطر** ۔

کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟

(ب) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ متلبسا بحمده ای قل سبحان الله والحمد لله و کفی به بذنوب عباده خبیرًا عالما تعلق به بذنوب ۔

نشان لگا کر کلام باری تعالی وکلام مفسر الگ الگ کریں اور حرکات وسکنات لگائیں۔

جواب: (الف) ترجمہ عبارت: وہی ہے وہ ذات جس نے رات کو تمہارے لیے لباس بنایا ہے یعنی لباس کی طرح پردہ رکھنے والی چیز بنایا ہے اور نیند کو تمہارے لیے سبات یعنی جسم کو راحت پہنچانے والی چیز بنایا ہے، اس دوران ہر قسم کا کام منقطع ہو جاتا ہے اور دن کو نشور بنایا ہے یعنی اس میں لوگ پھیل جاتے ہیں رزق کی تلاش کے لیے یا دوسرے کاموں وغیرہ کے لیے وہی ذات جس نے ہواؤں کو بھیجا ہے۔ ایک قرأت کے مطابق بیان پر لفظ الریح استعمال ہوا ہے، جو اس کی رحمت سے پہلے خوشخبری ہوتی ہے یعنی متفرق ہوتی ہیں اور باش سے پہلے ہوتی ہیں۔

(ب) کلام باری: وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۔

(مُتَلَبِّسًا) اَیْ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ (عَالِمًا تَعَلَّقَ بِهٖ بِذُنُوْبِ)

﴿حصہ دوم ...... علم القرآن﴾

سوال نمبر۴: (الف) ایمان واسلام کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں نیز بتائیں کہ قرآن کریم میں یہ کس خاص معنی کے لیے استعمال ہوئے ہیں؟

(ب) عبادت کا لغوی واصطلاحی معنی اور اس کی اقسام مع تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: ایمان کا لغوی اور اصطلاحی معنی: (الف) ایمان امن سے بنا ہے جس کے لغوی معنی امن دینا ہے، اصطلاح شریعت میں ایمان عقائد کا نام ہے اس کو اختیار کرنے سے انسان دائمی عذاب سے بچ جائے جیسے توحید، رسالت، حشر، نشر، فرشتے، جنت اور دوزخ وغیرہ۔

(ب) اسلام کا لغوی اور اصطلاحی معنی: اسلام سلم سے بنا جس کے معنی ہیں صلح مگر عرب میں اسلام کے معنی اطاعت وفرمانبرداری کے ہیں۔ قرآن شریف میں یہ لفظ کبھی تو ایمان کے معنی میں آتا ہے اور کبھی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کے لیے۔

ایمان کا استعمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور ان کو حاکم مطلق ماننے میں ہوا ہے اور اسلام قرآن پاک میں کبھی ایمان کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی اطاعت وفرمانبرداری کے معنی میں۔

جز (ب): عبادت کا لغوی اور اصطلاحی معنی: عبادت کا لغوی معنی ہے بندہ بننا یا اپنی بندگی کا اظہار کرنا جس سے لازم آتا ہے الوہیت کا اقرار کرنا۔ مفسرین نے اس کی تعریف "انتہائی تعظیم" سے بھی کی

ہے۔انتہائی عاجزی بھی انتہائی تعظیم ہے کہ معبود کی تعظیم کی جائے جس سے زیادہ تعظیم ناممکن ہو، اپنی ایسی عاجزی کی جائے جس سے نیچے کوئی درجہ متصور نہ ہو،اس لیے عبادت کی شرط یہ ہے کہ بندگی کرنے والا معبود کو الہ اور اپنے کو اس کا بندہ سمجھے، یہ سمجھ کر جو تعظیم بھی اس کی کرے گا عبادت ہوگی۔اگرا سے الہ نہیں سمجھتا بلکہ نبی، ولی، باپ، استاذ، پیر، حاکم اور بادشاہ سمجھ کر تعظیم کرے تو اس کا نام اطاعت ہوگا۔

عبادت کی قسمیں: عبادت کئی طرح کی ہے جانی ومالی، بدنی، وقتی وغیرہ۔اس کی دو قسمیں ہیں۔
ایک وہ جس کا تعلق براہ راست رب تعالیٰ سے ہو کسی بندے سے نہ ہو جیسے نماز، روزہ، حج، جہاد وغیرہ۔
دوسری وہ ہیں جن کا تعلق بندے سے بھی ہے اور رب تعالیٰ سے بھی جیسے زکوٰۃ وصدقات وغیرہ۔

سوال نمبر۵: (الف) ''محبوبانِ خدا دور سے سنتے دیکھتے ہیں'' کم از کم تین آیاتِ قرآنیہ سے ثابت کریں؟
(ب) کرامت کی تعریف کریں نیز اولیاء اللہ کی کرامات کے حق ہونے کو قرآن سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) جواب حل شدہ پرچہ 2016ء میں دیکھیں۔

(ب) کرامت کی تعریف: جو عجیب وغریب اور حیرت انگیز کام ولی سے صادر ہو اُسے کرامت کہتے ہیں۔

کرامت کا قرآن سے ثبوت: (۱) اللہ تعالیٰ کا قول ہے: كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔
(۲) وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۔
(۳) وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولیٰ للطالبات

الموافق سنة 1438ھ/2017ء

الوقت المحدد: ثلث ساعات دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر ۴ لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... حدیث﴾

سوال نمبر ۱: عن ابی موسی الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثة لهم اجران رجل من اهل الکتب امن بنبیه وامن بمحمد والعبد المملوك اذا اَدّی حق الله وحق موالیه ورجل کانت عنده امة یطاها فادبها فاحسن تادیبها وعلمها فاحسن تعلیمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ قیود کے فوائد سپرد قلم کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) مذکورہ تین قسم کے لوگوں کے لیے دوگنا اجر ہونے کی وجوہات قلمبند کریں؟ (۳+۵=۱۵)

سوال نمبر ۲: عن انس رضی الله عنه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طلب العلم فریضة علی کل مسلم وواضع العلم عند غیر اهله کمقلد الخنازیر الجوهر واللؤلؤ والذهب۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ یہاں کون سا علم طلب کرنا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) حدیث پاک پر اعراب لگائیں اور خط کشیدہ صیغہ بتائیں؟ (۱۰+۵=۱۵)

سوال نمبر ۳: درج ذیل سورتوں کے فضائل میں ایک ایک حدیث شریف (صرف ترجمہ یا مفہوم) بیان کریں؟ (۵+۷=۳۵)

(۱) سورۂ فاتحہ (۲) سورۂ یٰسین (۳) سورۃ الملک (۴) سورۃ الکافرون (۵) سورۃ الاخلاص۔

﴿حصہ دوم...... اصول حدیث﴾

سوال نمبر ۴: درج ذیل میں سے کسی دو اجزاء کا جواب قلمبند کریں؟

(الف) جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کا اطلاق کس پر ہوتا ہے؟ تفصیلات تحریر کریں؟ (۱۵)

(ب) مرفوع کی تعریف کرنے کے بعد بتائیں کہ رفع کی کل کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں؟

(۵+۱+۹=۱۵)

(ج) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات سپرد قلم کریں؟ (۳+۵=۱۵)
منقطع، مضطرب، موضوع۔

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول

﴿حصہ اوّل...... حدیث﴾

سوال نمبرا: عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لھم اجران رجل من اھل الکتب امن بنبیہ وامن بمحمد والعبد المملوک اذا ردّٰی حق اللہ وحق موالیہ ورجل کانت عندہ امۃ یطاھا فادبھا فاحسن تادیبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا فتزوجھا فلہ اجران۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ قیود کے فوائد سپرد قلم کریں؟

(ب) مذکورہ تین قسم کے لوگوں کے لیے دوگنا اجر ہونے کی وجوہات قلمبند کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں کے لیے دوگنا اجر ہے وہ شخص جو اہل کتاب سے ہے وہ اپنے نبی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا۔ غلام کہ وہ اللہ اور اپنے مولا کا حق ادا کرتا ہے اور وہ مرد کہ اس کے پاس لونڈی تھی اس نے اس سے جماع کیا، اسے اچھا ادب سکھایا، اچھی تعلیم دلوائی پھر آزاد کیا اور پھر نکاح کر لیا۔ اس بندے کے لیے دوگنا اجر ہے۔

قیود کے فوائد: یطاؤھا کی قید کا فائدہ: وفائدۃ ھذا القید انہ مع ھذا ایضًا یحصل لہ الثواب فی تربیتھا۔

فادبھا کی قید کا فائدہ: علمھا الخصال الحمیدۃ مما یتعلق بآداب الخدمۃ۔

(ب) دوگنا اجر ہونے کی وجہ: پہلے شخص کے لیے دوگنا اجر اس لیے ہے کہ وہ دو انبیاء پر ایمان لایا، دوسرے شخص کے لیے دوگنا اجر اس لیے ہے کہ غلام ہونے کے باوجود وہ اللہ اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا رہا اور تیسرے شخص کے لیے دوگنا اجر اس لیے کہ اس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا پھر اس سے نکاح کر لیا۔

سوال نمبر۲: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ

فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ لَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ ۔

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ یہاں کون سا علم طلب کرنا مراد ہے؟ وضاحت کریں؟

(ب) حدیث پاک پر اعراب لگائیں اور خط کشیدہ صیغہ بتائیں؟

جواب: (الف) حدیث شریف کا ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم کو اس کے نااہل پر پیش کرنا خنزیر کے گلے میں ہیرے اور جواہرات کے ہار لٹکانے کی طرح ہے۔

اس جگہ علم سے مراد: اس جگہ علم سے مراد صانع (اللہ تعالیٰ) کی معرفت، اس کی وحدانیت کا علم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا علم اور نماز کا طریقہ ہے۔

اعراب: اوپر لگادیے گئے ہیں۔

خط کشیدہ صیغہ: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ثلاثی مزید فیہ از باب تفعیل۔

سوال نمبر۳: درج ذیل سورتوں کے فضائل میں ایک ایک حدیث شریف (صرف ترجمہ یا مفہوم) بیان کریں؟

(۱) سورۂ فاتحہ (۲) سورۂ یٰسین (۳) سورۂ الملک (۴) سورۂ الکافرون (۵) سورۂ الاخلاص۔

جواب: سورۂ فاتحہ کی فضیلت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: توراۃ، زبور اور انجیل میں اس کی مثل سورہ نہیں نازل ہوئی۔

سورۂ فاتحہ میں ہر مرض کی شفاء ہے۔ (دارمی)

سورۂ یٰسین کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کے لیے قلب ہوتا ہے اور قرآن کا قلب سورۂ یٰسین ہے، جس نے سورۂ یٰسین پڑھی اللہ اس کو دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب عطا کرتا ہے۔

سورۂ ملک کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ ملک قبر میں شفاعت کرتی ہے۔

سورۂ اخلاص کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورۂ اخلاص کی تین بار تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورے قرآن پاک پڑھنے کا ثواب عطا کرتا ہے۔

سورۂ کافرون کی فضیلت: فروہ بن نوفل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وہ شئی سکھائیں کہ جب میں بستر پر سونے کے لیے جاؤں تو پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: سورۂ کافرون پڑھ، کیونکہ یہ جہنم سے براٗۃ (بری ہونا) ہے۔

﴿حصہ دوم...... اصول حدیث﴾

سوال نمبر ۴: درج ذیل اجزاء کا جواب قلمبند کریں؟

(الف) جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کا اطلاق کس پر ہوتا ہے؟ تفصیلات تحریر کریں؟

(ب) مرفوع کی تعریف کرنے کے بعد بتائیں کہ رفع کی کل کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں؟

(ج) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

منقطع، مضطرب، موضوع۔

جواب: (الف) جمہور محدثین کی اصطلاح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول رحمہ اللہ تعالیٰ، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

(ب) مرفوع کی تعریف: حدیث مرفوع وہ حدیث ہے جس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو۔

حدیث مرفوع کی صورتیں: حدیث مرفوع کی کل چھ صورتیں ہیں:

اولاً حدیث مرفوع کی دو صورتیں ہیں: (۱) مرفوع صریحی (۲) مرفوع حکمی۔

اگر حدیث مرفوع کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صراحتاً ہو تو صریحی اور ضمناً ہو تو مرفوع حکمی۔

حدیث مرفوع کی تین قسمیں ہیں:

(۱) قولی (۲) فعلی (۳) تقریری۔

(ج) منقطع کی تعریف: جواب حل شدہ پرچہ 2016ء میں دیکھیں۔

مضطرب کی تعریف: حل شدہ پرچہ 2015ء میں مذکور ہے۔

موضوع کی تعریف: حل شدہ پرچہ 2015ء میں مذکور ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰی للطالبات

الموافق سنة 1438ھ/2017ء

الوقت المحدد: ثلث ساعات　　**تیسرا پرچہ: عقائد**　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر ا لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر ا: (الف) معجزہ، ارہاص، استدراج اور اہانت میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟ (۴×۵=۲۰)

(ب) انبیاء کرام کے علم غیب کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ مع الدلائل وضاحت کریں؟ (۱۴)

سوال نمبر ۲: (الف) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں؟ اس بارے میں اپنا عقیدہ تحریر کریں؟ (۱۶)

(ب) میت کی تدفین کے بعد اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں ان کی شکل وصورت قلمبند کریں نیز بتائیں کہ وہ کیا سوالات کرتے ہیں؟ (۱۰+۷=۱۷)

سوال نمبر ۳: (الف) پل صراط کے حق ہونے پر دلائل دیں نیز اس بارے احادیث مبارکہ میں جو تفصیلات بہار شریعت کے اندر موجود ہیں وہ تحریر کریں؟ (۸+۸=۱۶)

(ب) ایمان میں کمی زیادتی ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں اپنا عقیدہ تفصیلاً بیان کریں؟ (۱۷)

سوال نمبر ۴: (الف) رافضیوں کے عقائد وکفریات بہار شریعت کی روشنی میں سپرد قلم کریں؟ (۱۶)

(ب) امامت کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ (۱۷)

☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

﴿تیسرا پرچہ: عقائد﴾

سوال نمبر ا: (الف) معجزہ، ارہاص، استدراج اور اہانت میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟

(ب) انبیاء کرام کے علم غیب کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ مع الدلائل وضاحت کریں؟

جواب: (الف)

معجزہ: نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا دعویٰ فرما کر اعلانیہ

دعویٰ محالات عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور منکروں کو اس کی مثل کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دعوے کے مطابق امر محال عادی ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں، اس کو معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ، موسیٰ علیہ السلام کا عصا جو سانپ بن گیا، ید بیضا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو جلا دینا اور مادرزاد اندھے کو بینا کر دینا۔ علمائے کرام نے ہمارے آقا و مولیٰ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد ایک ہزار ایک سو (۱۱۰۰) لکھی ہے۔ بعض نے اس سے بھی زیادہ مثلاً چاند کو دو ٹکڑے کرنا، سورج کو عصر کے وقت پر واپس لوٹانا۔

ارہاص: نبی علیہ السلام سے جو بات خلاف عادت قبل نبوت ظاہر ہو اس کو ارہاص کہتے ہیں۔

استدراج: بے باک، فجار یا کفار سے وہ بات جو ان کے موافق ظاہر ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

اہانت: اگر ان کے خلاف ظاہر ہو تو اسے اہانت کہتے ہیں۔

(ب) انبیاء کرام کے علم غیب کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو غیوب پر اطلاع دی اور زمین و آسمان ہر ہر ذرہ نبی کے سامنے ہے مگر یہ علم غیب ان کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاصل ہے، ان کا علم عطائی ہے اور علم عطائی اللہ تعالیٰ کے لیے محال ہے۔ جو لوگ سید الانبیاء آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی مطلقاً نفی کرتے ہیں وہ قرآن پاک کی اس آیت کے مصداق ہیں: اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۔ ان آیتوں کا انکار کرتے ہیں جن میں انبیاء کو علوم غیب دیا جانا بیان کیا گیا ہے۔ انبیاء کرام غیب کی خبریں ہی دینے کے لیے آتے ہیں۔ جنت، دوزخ، حشر ونشر، عذاب وثواب یہ غیب نہیں تو اور کیا ہے؟ ان کا منصب بھی یہی ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل وحواس کو رسائی نہ ہو، اسی کا نام علم غیب ہے۔ جو اولیاء کو علم غیب ہوتا ہے وہ عطائی ہوتا ہے اور وہ بھی نبی کے واسطے سے ہوتا ہے۔

سوال نمبر۲: (الف) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں؟ اس بارے میں اپنا عقیدہ تحریر کریں؟

(ب) میت کی تدفین کے بعد اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں ان کی شکل وصورت قلمبند کریں نیز بتائیں کہ وہ کیا سوالات کرتے ہیں؟

جواب: (الف) حضور علیہ السلام کا اللہ کے نائب مطلق ہونے کا عقیدہ: حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں، تمام جہان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں، جو چاہیں جسے دیں، جس سے چاہیں واپس لیں ان کے حکم کا کوئی پھیرنے والا نہیں۔ تمام جہان ان کا محکوم ہے۔ وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں۔ جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنت سے محروم ہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے، تمام جنت ان کی جاگیر ہے، ملکوت السموت

والارض حضور کے زیر فرمان ہے۔ جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں۔ رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور کے دربار ہی سے ہوتی ہیں۔ دنیا و آخرت حضور کی عطاء کا ایک حصہ ہے۔ احکام تشریعیہ حضور کے قبضہ میں کر دیے گئے ہیں جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔

(ب) تدفین کے بعد میت کے پاس فرشتوں کے آنے کی کیفیت: جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلے جاتے ہیں تو میت ان کے جوتوں کی آواز سنتی ہے۔ اس وقت اس کے پاس دو فرشتے زمین کو چیر کر آتے ہیں، ان کی شکلیں بہت ڈراؤنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں، ان کے بدن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں سیاہ اور نیلی اور دیگ کے برابر شعلہ زن ہوتی ہیں۔ ان کے بال جیسے لوہے کے گرز اور دانت کئی ہاتھ کے جن سے وہ زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں، ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ مردے کو جھنجھوڑتے ہیں اور نہایت ہی کرخت آواز کے ساتھ سوال کرتے ہیں۔ پہلا سوال مَنْ رَّبُّكَ، دوسرا سوال مَا دِيْنُكَ؟ تیسرا سوال مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟

سوال نمبر۳: (الف) پل صراط کے حق ہونے پر دلائل دیں نیز اس بارے احادیث مبارکہ میں جو تفصیلات بہار شریعت کے اندر موجود ہیں وہ تحریر کریں؟

(ب) ایمان میں کمی زیادتی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں اپنا عقیدہ تفصیلاً بیان کریں؟

جواب: پل صراط کے حق ہونے پر دلائل: پل صراط حق ہے، سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم گزر فرمائیں گے، پھر دوسرے انبیاء علیہم السلام اور پھر امتیں۔ کچھ تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی، کچھ تیز ہوا کی طرح، کچھ پرندے کی طرح، کچھ جیسے گھوڑا دوڑتا ہو، کچھ سرین کے بل تو کچھ گھسیٹ کر۔ تمام اہل حشر تو پل پر گزرنے میں مصروف ہوں گے مگر شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گناہگار امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں گے: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ ۔ جس کی نیکیاں کم ہوں گی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے۔ پیاسے کو حوض کوثر سے پانی پلائیں گے۔

(ب) ایمان میں کمی و زیادتی کے بارے میں عقیدہ: ایمان میں کمی و نقصان نہیں ہو سکتی، کیونکہ زیادتی اس چیز میں ہوتی ہے، جو قابل ابعاد ثلاثہ ہو جبکہ ایمان تو تصدیق قلبی کا نام ہے، جس کا تعلق کیف سے ہے اور تقسیم کے قابل نہیں۔

سوال نمبر۴: (الف) رافضیوں کے عقائد و کفریات بہار شریعت کی روشنی میں سپرد قلم کریں؟

(ب) امامت کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف): رافضیوں کے عقائد و کفریات بہار شریعت کی روشنی میں: ان کے مذہب کی تفصیل ان کی کتب میں ہے، جن میں سے ایک اثنا عشر ہے، جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں

گستاخیاں ہیں۔ یہاں تک شب وستم ان پر یعنی صحابہ پر ان کا عام شیوہ ہے بلکہ استثنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر ومنافق قرار دیا گیا ہے۔ خلفائے ثلاثہ کی خلافت راشدہ کو غاصبہ کہا گیا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے جو ان کی خلافتیں تسلیم کیں اور ان کے مدائح وفضائل بیان کیے، ان کو تقیہ اور بزدلی پر محمول کرتا ہے، حالانکہ قرآن پاک صحابہ کو جلیل ومقدس خطاب سے یاد فرماتا ہے۔ تو وہ ان کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ کیا کافروں اور منافقوں کے بارے میں اللہ کے ارشادات ہو سکتے ہیں پھر نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی فاروق اعظم سرکار رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں اور یہ فرقہ کہے کہ تقیۃً ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کافر کو دے سکتا ہے؟ پھر خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دو صاحبزادیاں حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں۔ اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ اصلاح اللہ پر واجب ہے یعنی جو کام بندے کے لیے نفع مند ہے وہ اللہ پر واجب ہے کہ اس سے وہ کام کرائے گا۔ ایک یہ عقیدہ ہے کہ آئمہ اطہار انبیاء سے افضل ہیں، یہ بالاجماع کفر ہے، کیونکہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا کفر ہے۔

(ب) امامت کی اقسام مع تعریفات؟: امامت کی دو قسمیں ہیں: (۱) صغریٰ (۲) کبریٰ۔ امامت صغریٰ امامت نماز ہے اس کا بیان ان شاء اللہ کتاب الصلوٰۃ میں آئے گا۔ امامت کبریٰ: نبی علیہ السلام کی نیابت مطلقہ ہے کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی ودنیوی میں حسب شرع تصرف کا عام اختیار رکھتا ہو اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہے۔ اس امام کے لیے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر اور قریشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی علوی معصوم ہونا ان کی شرط نہیں، ان کا یہ شرط ہونا روافض کا مذہب اور ان کا عقیدہ ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ برحق خلفائے ثلاثہ کو خلافت سے جدا کر کریں، حالانکہ ان کی خلافتوں پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ مولیٰ علی، حضرت حسنین نے بھی ان کی خلافت تسلیم کی اور علویت کی شرط نے مولا علی کو خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا۔ مولا علی علوی کیسے ہو سکتے ہیں؟ رہی عصمت یہ انبیاء اور ملائکہ کا خاص ہے جن کو ہم بیان کر آئے ہیں۔ امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار المستوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولیٰ للطالبات

الموافق سنة 1438ھ/2017ء

الوقت المحدد: ثلث ساعات چوتھا پرچہ: فقہ واصولِ فقہ مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں میں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... فقہ﴾

سوال نمبر ۱: وخيار البائع يمنع خروج المبيع من ملكه فان قبضه المشتري فهلك بيده فی مدة الخيار ضمنه بالقيمة وخيار المشترى لايمنع خروج المبيع من ملك البائع الا ان المشترى لايملكه۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور عبارت میں مذکور مسئلہ کی تشریح وتوضیح قلمبند کریں؟ (۷+۸=۱۵)

(ب) عبارت میں موجود خیار سے مراد کون سا خیار ہے؟ نیز خط کشیدہ مسئلہ میں اگر اختلاف آئمہ ہو تو تحریر کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

سوال نمبر ۲: اذا كان احد العوضين او كلاهما محرماً

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور بتائیں مذکورہ تعریف کس کی ہے؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) بیع ضربة القانص، بیع السمك فی الماء قبل الاصطیاد اور بیع الطائر فی الهواء کی تعریف اور حکم بیان کریں؟ (۳×۵=۱۵)

سوال نمبر ۳: ولایجوز بیع الحنطة بالدقیق ولابالسویق وکذلك الدقیق بالسویق ولایجوز بیع اللحم بالحیوان۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور مذکورہ بیوع میں سے کسی میں اختلاف آئمہ ہو تو اس بیع کی نشاندہی کریں؟ (۱۰+۵=۱۵)

(ب) بیع مزابنہ، بیع صرف اور ربٰو میں سے ہر ایک کی تعریف سپردقلم کریں؟ (۳×۵=۱۵)

﴿حصہ دوم...... اصول فقہ﴾

سوال نمبر ۴: کل لفظ وضعه واضع اللغة بازاء شیء فهو حقيقة له ولو استعمل فی غيره يكون مجازا لاحقيقة۔

(الف) عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ تحریر کریں؟ (۸)

(ب) حقیقت مجاز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف مثال دے کر واضح کریں؟ (۱۲)

سوال نمبر۵: متعلقات نصوص سے کیا مراد ہے؟ آپ ان میں سے کسی تین کی تعریف کریں؟ (۵+۱۵=۲۰)

سوال نمبر۶: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟ (۴×۵=۲۰)

(۱) مقید (۲) مشترک (۳) مؤول (۴) حدیث مشہور۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

﴿چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ﴾

﴿حصہ اوّل...... فقہ﴾

سوال نمبر۱: وخيار البائع يمنع خروج المبيع من ملكه فان قبضه المشترى فهلك بيده فى مدة الخيار ضمنه بالقيمة وخيار المشترى لايمنع خروج المبيع من ملك البائع الا ان المشترى لايملكه

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور عبارت میں مذکور مسئلہ کی تشریح وتوضیح قلمبند کریں؟

(ب) عبارت میں موجود خیار سے مراد کون سا خیار ہے؟ نیز خط کشیدہ مسئلہ میں اگر اختلاف آئمہ ہو تو تحریر کریں؟

جواب: (الف):

ترجمہ عبارت: بائع کا اختیار مبیع کو اس کی ملک سے خارج ہونے سے مانع ہوتا ہے اور اگر مشتری نے مبیع پر قبضہ کر لیا ہو پھر اس کے ہاتھ سے مبیع ضائع ہوگئی تو وہ قیمت کے ساتھ اس کا تاوان بھی دے گا جبکہ مشتری کا خیار بائع کو اس کی ملکیت سے نکلنے میں رکاوٹ نہیں ہے۔

مسئلہ: بائع اگر بیع کرتے وقت مبیع میں کسی قسم کی شرط لگاتا ہے تو بائع کی ملکیت زائل نہیں ہوتی اور مشتری مبیع پر قبضہ کرتا ہے اور مبیع اس کے ہاتھوں مدت اختیار کے دوران ہلاک ہو جائے تو مشتری قیمت کے ساتھ تاوان دے گا جبکہ مشتری کا مبیع میں شرط لگانا بائع کی ملکیت کو زائل نہیں کرتا۔

(ب) عبارت میں مذکور خیار سے خیارِ شرط مراد ہے۔

اختلاف آئمہ: امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشتری بھی اس مبیع کا مالک نہیں ہوگا اور

صاحبین کے نزدیک مالک ہو جائے گا۔

سوال نمبر۲: اذا کان احد العوضین او کلاھما محرماً۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور بتائیں مذکورہ تعریف کس کی ہے؟

(ب) بیع ضربة القانص، بیع السمك فی الماء قبل الاصطیاد اور بیع الطائر فی الھواء کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب: (الف)

ترجمہ عبارت: جب عوضین کی ایک جانب یا دونوں حرام ہوں یہ تعریف بیع فاسد کی ہے۔

(ب) بیع ضربة القانص:

وہ بیع ہے جو پتھر پھینک کر کی مار کر کی جاتی ہے یعنی جس چیز کو پتھر لگ جائے اس کی بیع کرنا واجب ہو۔

بیع السمك:

وہ بیع ہے کہ مچھلی کی پانی کے اندر اور پرندے کی ہوا میں بیع کرنا۔

(ج) بیع الطائر فی الھواء:

جواب: حل شدہ پرچہ 2015ء میں دیکھیں۔

سوال نمبر۳: ولایجوز بیع الحنطة بالدقیق ولا بالسویق وکذلك الدقیق بالسویق ولایجوز بیع اللحم بالحیوان۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور مذکورہ بیوع میں سے کسی میں اختلاف آئمہ ہو تو اس بیع کی نشاندہی کریں؟

(ب) بیع مزابنہ، بیع صرف اور ربو میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف)

ترجمہ عبارت: گندم کی آٹے کے بدلے اور گندم کی ستو کے بدلے اور اسی طرح آٹے کی ستو کے بدلے بیع کرنا جائز نہیں۔ گوشت کی حیوان کے بدلے بھی بیع کرنا جائز نہیں ہے۔

اختلاف آئمہ: جواب حل شدہ پرچہ 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) بیع مزابنہ وربوا کی تعریفیں حل شدہ پرچہ 2015ء جبکہ بیع صرف کی تعریف 2016ء کے پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿حصہ دوم...... اصول فقہ﴾

سوال نمبر۴: کل لفظ وضعه واضع اللغة بازاء شیء فھو حقیقة له ولو استعمل فی غیرہ یکون مجازا لاحقیقة۔

(الف) عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) حقیقت مجاز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اپنا موقف مثال دے کر واضح کریں۔

جواب: (الف)

جواب: جواب حل شدہ پرچہ 2016ء میں دیکھیں۔

(ب) حقیق اور مجاز کبھی بھی ایک جملہ میں ایک جگہ پر جمع نہیں ہو سکتے۔

سوال نمبر۵: متعلقات نصوص سے کیا مراد ہے؟ آپ ان میں سے کسی تین کی تعریف کریں۔

جواب: متعلقات نصوص: وہ اشیاء جو نصوص کے ساتھ متعلق ہوں' ان کو متعلقات النصوص کہتے ہیں۔ نص کا تعلق چار چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے: عبارت النص، اشارۃ النص اور دلالت النص، اقتضاء النص۔

(۱) عبارۃ النص: وہ حکم ہے' جو اس کے لیے ثابت ہو جس کے لیے کلام کو چلایا گیا ہو اور اس کا قصد کیا گیا ہو۔

(۲) دلالت النص: وہ حکم ثابت ہے' جو منصوص علیہ کے حکم کی علت کے طور پر از روئے لغت معلوم ہوتا ہے۔ اجتھاد اور استنباط کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

(۳) اشارۃ النص: اشارۃ النص سے ثابت ہونے والا حکم نظم نص سے ہی ثابت ہوتا ہے اور مقدر عبارت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی لیکن من کل الوجوہ ظاہر نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے لیے عبارت کو چلایا جاتا ہے۔

سوال نمبر۶: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

(۱) مقید (۲) مشترک (۳) مؤول (۴) حدیث مشہور۔

جواب: اصطلاحات کی تعریف: (۱) مقید: وہ حکم ہے جس کو کسی قید سے مقید کیا گیا ہو۔

(۲) مشترک: وہ لفظ ہے' جو دو یا دو سے زیادہ معنوں کے لیے وضع کیا گیا ہو جن کی حقیقتیں بھی مختلف ہوں۔

(۳) مؤول: مشترک کے کسی معنی کو غالب رائے کے ساتھ ترجیح دینا، مؤول کہلاتا ہے۔

(۴) حدیث مشہور: وہ حدیث ہے' جو صحابہ کے دور میں خبر واحد اور دوسرے (تابعین) اور تیسرے زمانے میں مشہور کی طرح ہو جائے حتیٰ کہ درجہ متواتر کو پہنچ جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولىٰ للطالبات

الموافق سنة 1438ھ/2017ء

الوقت المحدد: ثلث ساعات **پانچواں پرچہ: عربی** مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... قصیدہ بردہ شریف﴾

سوال نمبرا:

امن تذكر جيران بذى سلم مزجت دمعا جرى من مقلة بدم

فكيف تنكر حبا بعدما شهدت به عليك عدول الدمع والسقم

هو الحبيب الذى ترجى شفاعته لكل هول من الاهوال مقتحم

مذکورہ بالا اشعار کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ (۱۵+۱۰=۲۵)

(۱) المحارم (۲) الشبيب (۳) الظلام (۴) الديم (۵) عسكر۔

سوال نمبر۲: درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے بیان کریں؟ (۱۵+۱۰=۲۵)

فاق النبيين فى خلق وفى خلق ولم يدانوه فى علم ولا كرم

منزه عن شريك فى محاسنه فجوهر الحسن فيه غير منقسم

فان فضل رسول الله ليس له حد فيعرب عنه ناطق بفم

سوال نمبر۳: درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ (۱۵+۱۰=۲۵)

فمبلغ العلم فيه انه بشر وانه خير خلق الله كلهم

جاءت لدعوته الاشجار ساجدة تمشى اليه على ساق بلا قدم

﴿حصہ دوم...... مقامات﴾

سوال نمبر۴: قال لما اقتعدت غارب الاغتراب وانأتنى المتربة عن الاتراب طوحت بى طوائح الزمن الى صنعاء اليمن فدخلتها خاوى الوفاض بادى الانفاض لااملك بلغة ولا اجد فى جرابى مضغة فطفقت أجوب طرقتها مثال الهائم۔

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ (۱۵+۱۰=۲۵)

سوال نمبر۵: فلما حللت حلوان وقد بلوت الاخوان وسبرت الاوزان وخبرت

ماشان وزان الفيت بها ابا زيد السروجي يتقل في قوالب الانتساب ويخبط في اساليب الاكتساب فيدعى تارة انه من ال ساسان ويعتزى مرة الى اقيال غسان۔۔

عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفرد اور مفرد کے جموع تحریر کریں؟ (۱۵+۱۰=۲۵)

سوال نمبر۶: فقال يا اخا الذخائر وبشائر العشائر عموا صباحا وانعموا اصطباحا وانظروا الى من كان ذاندى وندى وجدة وجدى وعقار وقرى ومقار وقرى فما زال به قطوب الخطوب وحروب الكروب وشرر شرالحسود۔

عبارت کا ترجمہ کریں اور درج ذیل میں کسی پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ (۱۵+۱۰=۲۵)

(۱) اَرُوْدُ (۲) اَلسَّارِدُ (۳) اَلْحِمَامُ (۴) اَلْعِبَرُ (۵) اَلصَّدَقَاتِ (۶) اَلْاَلْوَانُ (۷) اَلْعَرَقُ (۸) مُغْضِبًا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

﴿حصہ اوّل: قصیدہ بردہ شریف﴾

سوال نمبر۱:

۱-امن تذكر جيران بذى سلم مزجت دمعا جرى من مقلة بدم

۲-فكيف تنكر حبا بعدما شهدت به عليك عدول الدمع والسقم

۳-هو الحبيب الذى ترجى شفاعته لكل هول من الاهوال مقتحم

مذکورہ بالا اشعار کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

جواب: اشعار کا ترجمہ: (۱) کیا ذی سلم مقام کے ہمسائیوں کی یاد میں آنسوؤں کو ملا دیا ہے تو نے جو تیری آنکھ سے، خون کے ساتھ جاری ہیں۔

(۲) پھر محبت کا انکار کیسے کر سکتا ہے تو جبکہ گواہی دے چکے دو عادل گواہ اس کی تجھ پر آنسو اور بیماری۔

(۳) جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے وہی محبوب ہیں، ایک دم آنے والی مصیبتوں اور بلاؤں کے۔

الفاظ کے معانی: المحارم، حرام۔ الظلام، تاریکئ شب۔ عسکر، لشکر۔ الشیب، بڑھاپا۔ الدیم، دن اور رات کی مسلسل برسنے والی بارش۔

سوال نمبر ۲: درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے بیان کریں؟

فاق النبيين في خلق وفي خلق ولم يدانوه في علم ولا كرم

منزه عن شريك في محاسنه فجوهر الحسن فيه غير منقسم

فان فضل رسول الله ليس له حد فيعرب عنه ناطق بفم

جواب: اشعار کا ترجمہ: تمام انبیاء پر ظاہر صورت اور باطنی خلق میں آپ برتری لے گئے۔ آپ کے علم وکرم کے مرتبے کے قریب انبیاء کرام بھی نہ پہنچ سکے، آپ اپنی خوبیوں میں کسی ہمسر سے پاک ہیں، پس حسن کے جوہر جو آپ میں ہیں غیر تقسیم شدہ ہیں، پس بے شک اللہ کے رسول کی فضیلت کی کوئی انتہا نہیں جسے کوئی بولنے والا بیان کر سکے۔

خط کشیدہ صیغے: يُعْرِبُ، صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزہ وصل از باب افعال۔

لَمْ يَدَانُوْهُ : يَدَانُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل جحد بلم معروف ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ۔

سوال نمبر ۳: درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

فمبلغ العلم فيه انه بشر وانه خير خلق الله كلهم

جاء ت لدعوته الاشجار ساجدة تمشي اليه على ساق بلاقدم

جواب: عبارت کا ترجمہ: پس ہمارے علم کی انتہا حضور کے بارے میں یہی ہے کہ آپ بشر ہیں، حالانکہ اللہ کی تمام مخلوق سے آپ بہتر ہیں، درخت سجدہ کرتے ہوئے آئے آپ کے بلانے پر، پنڈلیوں کے بل قدموں کے بغیر آپ کی طرف چلتے ہوئے۔

عبارت پر اعراب:

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهُ بَشَرٌ وَاَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمْ

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

﴿حصہ دوم...... مقامات﴾

سوال نمبر ۴: قال لما اقتعدت غارب الاغتراب وانأتني المتربة عن الاتراب طوحت بي طوائح الزمن الى صنعاء اليمن فدخلتها خاوي الوفاض بادي الانفاض لااملك بلغة ولا اجد في جرابي مضغة فطفقت أجوب طرقتها مثال الهائم۔

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

جواب: عبارت کا ترجمہ: اس نے کہا (حارث بن ہمام نے) جب میں کندھوں پر بیٹھا سفر کے

ساتھیوں سے دور کر دیا مجھے فقر و فاقہ نے، حوادثاتِ زمانہ نے صنعاء کی طرف پھینکا مجھے' پس داخل ہوا میں اس حال میں کہ میرا توشہ دان خالی تھا فقر میرا ظاہر تھا، معمولی زادِ راہ کا بھی میں مالک نہ تھا۔ ایک لقمہ بھی نہ پاتا تھا اپنے توشہ دان کا' صنعاء کے راستوں پر میں نے ایک حیران و پریشان شخص کی طرح گھومنا شروع کر دیا۔

سوال نمبر۵: فلما حللت حلوان وقد بلوت الاخوان وسبرت الاوزان وخبرت ماشان وزان الفيت بها ابا زيد السروجي يتقلب في قوالب الانتساب ويخبط في اساليب الاكتساب فيدعي تارة انه من ال ساسان ويعتزي مرة الى اقيال غسان ۔

عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفرد اور مفرد کے جموع تحریر کریں؟

جواب: ترجمۃ العبارت: پس جب میں حلوان پہنچا، بھائیوں کو آزمایا اور میں نے (قدر و منزلت) کے پیمانوں کو جانچا۔ میں نے ہر اچھے اور برے کو جان لیا اور وہاں حلوان میں ابوزید سروجی کو میں نے پایا جو نسب کے سانچوں میں پلٹے کھا رہا تھا اور کمائی کے مختلف طریقوں میں ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ کبھی وہ آلِ ساسان سے ہونے کا دعویٰ کرتا اور کبھی وہ اپنی نسبت ملوکِ غسان کی طرف کرتا۔

خط کشیدہ جموع کے مفرد: الاخوان: مفرد، اخ: اسالیب: مفرد اسلوب۔

سوال نمبر۶: فقال يا اخا الذخائر وبشائر العشائر عموا صباحا وانعموا اصطباحا وانظروا الى من كان ذاندى وندى وجدة وجدى وعقار وقرى ومقار وقرى فما زال به قطوب الخطوب وحروب الكروب وشرر شر الحسود ۔

عبارت کا ترجمہ کریں اور درج الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) اَرُوْدُ (۲) اَلسَّارِدُ (۳) اَلْحِمَامُ (۴) اَلْعِبَرُ (۵) اَلصَّدَقَاتِ (۶) اَلْاَلْوَانُ (۷) اَلْعُرَفُ (۸) مُغْضِبًا ۔

جواب: ترجمۃ العبارت: اے عمدہ ذخائر و اور خاندانوں کو خوشخبری دینے والو! تم صبح کو خوش و خرم رہو اور صبح کی شراب نوشی سے خوشحال رہو، اس شخص کی طرف دیکھو جو مجلس اور سخاوت والا تھا، غنی اور صاحبِ عطا تھا، زمین اور دیہاتوں والا تھا، حوضوں اور مہمانوں والا تھا۔ پس مسلسل اس پر حوادث کی ترش روئی، غموں کی جنگیں، حاسدوں کی شر کی چنگاریاں۔

الفاظ و معانی: اَرُوْدُ، میں تلاش کرتا۔ اَلسَّارِدُ: لاپرواہ۔ اَلْحِمَامُ، موت۔ اَلْعِبَرُ، عبرتیں۔ اَلصَّدَقَاتِ، مہر۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النہائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اہل السنۃ) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰى للطالبات

الموافق سنة 1438ھ/2017ء

الوقت المحدد: ثلث ساعات | چھٹا پرچہ: بلاغت | مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر ۱ لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر ۱: (الف) مخالفت قیاس، غرابت، بلاغت اور حال کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۴×۵=۲۰)

(ب) انشاء طلبی کی تعریف اور اس کی اقسام کے نام تحریر کریں نیز ان میں سے کسی دو کی تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟ (۵+۵+۱۰=۲۰)

سوال نمبر ۲: (الف) بعض اوقات امر کے صیغے اپنے اصلی معنی سے نکل کر دوسرے معانی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی تین معانی مع امثلہ لکھیں؟ (۳×۵=۱۵)

(ب) نہی کی تعریف کریں نیز نہی اپنے اصلی معنی کے علاوہ کن معانی میں استعمال ہوتی ہے؟ ان میں سے دو معانی مع امثلہ لکھیں۔ (۵+۱۰=۱۵)

سوال نمبر ۳: (الف) استفہام کی تعریف کریں اور بتائیں کہ حروف استفہام کتنے اور کون کون سے ہیں؟ (۵+۱۰=۱۵)

(ب) نداء کی تعریف اور حروف نداء بیان کریں؟ نیز بتائیں کہ ان میں کون سے قریب اور کون سے بعید کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

سوال نمبر ۴: (الف) ذکر مسند الیہ کے کوئی تین اسباب مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ (۵×۳=۱۵)

(ب) کسی اسم کو الف لام کے ساتھ معرفہ لانے کی کوئی تین اغراض مع امثلہ تحریر کریں؟ (۵+۳=۱۵)

سوال نمبر ۵: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ زینت قرطاس کریں؟ (۵+۶=۳۰)

(۱) تعقید (۲) بلاغت متکلم (۳) علم معانی (۴) تشبیہ (۵) توریہ۔

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

﴿چھٹا پرچہ: بلاغت﴾

سوال نمبر۱: (الف) مخالفت قیاس، غرابت، بلاغت اور حال کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟
(ب) انشاء طلبی کی تعریف اوراس کی اقسام کے نام تحریر کریں نیز ان میں سے کسی دو کی تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) مخالفت قیاس کی تعریف:
تعریف حل شدہ پرچہ 2015ء میں دیکھیں۔

غرابت کی تعریف: کلمہ کی غرابت یہ ہے کہ اس کا معنی ظاہر نہ ہو جیسے تکأ تکأ اس کا معنی اجتمع (جمع ہوا ہے) اور افرنقع اس کا معنی انصرف (پھرایا) ہے۔

بلاغت کی تعریف: بلاغت کا لغوی معنی پہنچنا اور انتہا ہے، کہا جاتا ہے بلغ فلان مراده. (فلاں شخص اپنی مراد کو پہنچا) یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ اس تک پہنچے۔
اصطلاحی طور پر بلاغت کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے صا ورکلمہ کی صفت نہیں ہوتی)

حال کی تعریف: حال کا دوسرا نام مقام ہے اور یہ ایسی بات ہے جو متکلم کو خاص صورت میں کلام لانے پر مجبور کرتی ہے مثلاً مخاطب منکر ہو تو متکلم تاکیدی کلام کرتا ہے۔

(ب) انشاء طلبی کی تعریف: وہ انشاء جس میں مطلوب کی طلب ہو جبکہ وہ طلب کے وقت حاصل نہ ہو۔ اِضْرِبْ

انشاء طلبی کی اقسام: اس کی پانچ قسمیں ہیں، وہ یہ ہیں:
(۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) نداء۔

امر کی تعریف: اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے دوسرے آدمی سے کسی کام کی طلب کو امر کہتے ہیں جیسے خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (اس میں خُذْ امر کا صیغہ ہے)

نہی کی تعریف: اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے کسی کو فعل سے رکنے کا کہنا نہی ہے۔ نہی کا ایک ہی صیغہ ہے اور وہ مضارع کا صیغہ ہے جس کے ساتھ لائے نہی ملی ہوئی ہو جیسے ارشاد خداوندی ہے: وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

سوال نمبر۲: (الف) بعض اوقات امر کے صیغے اپنے اصلی معنی سے نکل کر دوسرے معانی میں استعمال

ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی تین معانی مع امثلہ لکھیں؟

(ب) نہی کی تعریف کریں نیز نہی اپنے اصلی معنی کے علاوہ کن معانی میں استعمال ہوتی ہے؟ ان میں سے دو معانی مع امثلہ لکھیں۔

جواب: (الف) امر کے صیغے اپنے اصلی معنی کو چھوڑ دوسرے معانی میں استعمال ہوتے ہیں، ان میں سے تین یہ ہیں:

(۱) دعا کے لیے جیسے: رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ (اے میرے رب مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں یہاں اَوْزِعْنِیْ امر کا صیغہ ہے، جو دعا کے معانی میں مستعمل ہے۔

(۲) تہدید: یعنی جھڑکنے کے لیے جیسے ارشاد خداوندی ہے: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ (جو دل چاہے کرو)۔ یہاں اِعْمَلُوْا امر کا صیغہ جھڑک کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

(۳) اہانت جیسے ارشاد خداوندی ہے: کُوْنُوْا حِجَارَۃً اَوْحَدِیْدًا (پتھر یا لوہا ہو جاؤ)۔ کُوْنُوْا صیغہ امر ہے اور ان لوگوں کی اہانت یعنی توہین مقصود ہے۔

(ب) نہی کی تعریف: اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے کسی کو فعل سے رکنے کا کہنا نہی کہلاتا ہے۔

نہی اپنے اصلی معانی کو چھوڑ کر جن میں استعمال ہوتی ہے ان میں سے دو معانی یہ ہیں:

(۱) التماس جیسے برابر کے آدمی سے کہا جائے: لاتبرح من مکانك حتی ارجع الیك (تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا حتیٰ کہ میں تمہاری طرف لوٹ آؤں)

(۲) تہدید یعنی (جھڑکنا): جیسے تم اپنے خادم سے کہو: لَاتُطِعْ اَمْرِیْ (میری بات نہ ماننا) یہاں منع کرنا مقصود نہیں بلکہ ڈانٹ ڈپٹ ہے۔

سوال نمبر۳: (الف) استفہام کی تعریف کریں اور بتائیں کہ حروف استفہام کتنے اور کون کون سے ہیں؟

(ب) نداء کی تعریف اور حروف نداء بیان کریں نیز بتائیں کہ ان میں کون سے قریب اور کون سے بعید کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: (الف) استفہام کی تعریف: کسی چیز کی طلب کو استفہام کہتے ہیں۔

حروف استفہام: حروف استفہام گیارہ ہیں اور وہ یہ ہیں: ھمزہ، ھَلْ، مَا، مَنْ، مَتٰی، اَیَّانَ، کَیْفَ، اَیْنَ، اَنّٰی، کَمْ، اَیُّ۔

(ب) ندا کی تعریف و حروف ندا: ایسے حرف کے ساتھ جو اُدْعُوْ کے قائم مقام ہو، سے توجہ طلب کرنا نداء کہلاتا ہے۔

حروف ندا آٹھ ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) یَا (۲) همزہ (۳) اَیْ (۴) آ (۵) آیْ (۶) اَیَا (۷) هَیَا (۸) وَا۔ ان میں سے ہمزہ اور اَیْ قریب کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور باقی دور کے لیے استعمال ہوتے ہیں سوائے یا کے یہ عام ہے یعنی دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔

سوال نمبر۴: (الف) ذکر مسند الیہ کے کوئی تین اسباب مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

(ب) کسی اسم کو الف لام کے ساتھ معرفہ لانے کی کوئی تین اغراض مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) مسند الیہ کو ذکر کرنے کے اسباب میں سے تین اسباب درج ذیل ہیں:

(۱) تقریر اور وضاحت کی زیادتی مقصود ہو جیسے: اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ فلاں پانے والے ہیں) دوسرے اولئك کی جگہ ضمیر بھی آسکتی تھی لیکن زیادہ وضاحت کے لیے اسے دوبارہ ذکر کیا۔

(۲) سامع کے معنی (کندذہن) ہونے کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو جیسے پوچھا جائے مَاذَا قَالَ عُمَرُ (عمر نے کیا کہا؟) تو جواب میں: عُمَرُ قَالَ كَذَا کہا جائے حالانکہ هُوَ قَالَ كَذَا بھی کہا جا سکتا تھا۔

(۳) تعظیم و توہین کے لیے مثلاً پوچھا جائے کہ قائد واپس آیا تو جواب میں قائد کی بجائے بطور تعظیم نام لیا جائے اور کہا جائے: رَجَعَ الْمَنْصُوْرُ (مدد کیا ہوا لوٹا) یا رجع الْمَهْزُوْمُ (شکست کھایا ہوا واپس ہوا) پہلی مثال تعظیم کی ہے اور دوسری مثال توہین کی ہے۔

(ب) اسم کو الف لام کے ساتھ معرفہ لانے کی کوئی سی تین اغراض:

(۱) نفس جنس کی حکایت مطلوب ہو جیسے: اَلْاِنْسَانَ حَیَوَانٌ نَاطِقٌ (انسان حیوان ناطق ہے) یہاں جنس انسان مراد ہے یعنی کوئی بھی انسان ہو کوئی خاص فرد مراد نہیں، اسے الف لام جنسی کہتے ہیں۔

(۲) جنس کا کوئی خاص مرد مراد ہو یعنی جیسے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو جیسے كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ (جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا پس فرعون نے رسول کی نافرمانی کی)۔ یہاں الرسول سے وہ رسول مراد ہے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور وہ رسولاً کا لفظ ہے۔

(۳) جنس کے تمام افراد کا بیان ہوتا ہے۔ جیسے: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔ (بے شک تمام انسان نقصان میں ہیں)۔ اس الف لام کو استغراقیہ کہتے ہیں۔ اب یہاں انسان کا ہر ہر فرد مراد ہے۔

سوال نمبر۵: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ زینت قرطاس کریں؟

(۱) تعقید (۲) بلاغت متکلم (۳) علم معانی (۴) تشبیہ (۵) توریہ۔

جواب: تعقید کی تعریف: معنی مرادی پر کلام کی دلالت خفی ہو اور یہ خفاء لفظی اعتبار سے ہوگی جیسے تقدیم یا تاخیر یا فصل کے سبب سے تو اسے تعقید لفظی کہتے ہیں جیسے متنبی کا شعر ہے:

جفخت وهم لايجفخون بهابهم مشيم علىٰ الحسب الاغر دلائل

ترجمہ: ممدوح کے اخلاق نے فخر کیا حالانکہ وہ خود اپنے اخلاق پر فخر نہیں کرتے تو یہ اعلیٰ حسب ونسب پر دلیل ہے۔

اس عبارت کی تقدیر یوں ہے:

جفخت بهم شيم دلائل على الحسب الاغر وهم يجفخون بها .

یعنی بھم کو موخر کیا گیا وهم کو مقدم کیا گیا، اسی طرح وهم لايجفخون بها کو مقدم کیا اور شيم اور دلائل کے درمیان على الحسب الاغر کے ذریعے فاصلہ کیا گیا تو یہ تعقید لفظی ہے۔

یا مجاز اور کنایہ کے استعمال سے معنی میں پوشیدگی ہو اور مراد سمجھ نہ آئے تو یہ تعقید معنوی ہے۔ جیسے نشر الملك السنة في المدينة (بادشاہ نے شہر میں اپنی زبانیں پھیلا دیں) تو زبانوں سے اس کے جاسوس مراد ہیں حالانکہ واضح عبارت یہ ہے: نشر عيونه اس نے اپنے مددگار پھیلا دیے۔

بلاغت فی المتکلم کی تعریف: بلاغت فی المتکلم ایسا ملکہ ہے جس کے ذریعے متکلم کلامِ بلیغ کے ساتھ اپنا مقصود بیان کرنے پر قادر ہو جائے خواہ اس کی غرض کوئی بھی ہو۔

علم معانی کی تعریف: علم معانی وہ علم ہے جس کے ذریعے عربی لفظ کے ان احوال کی پہچان حاصل ہوتی ہے جن کی وجہ سے مقتضائے حال کی مطابقت پائی جاتی ہے۔

لہٰذا احوال کے مختلف ہونے کی وجہ سے کلام کی صورتیں بھی مختلف ہوتی ہیں جیسے وانا ندری اشر اريد بمن فى الارض أَمْ اراد بهم ربهم رشدًا لفظ اُمْ سے پہلے کلام کی صورت، ام، سے بعد والے کلام کی مخالف صورت ہے۔ لفظ اُمْ سے پہلے فعل اريد مجہول ہے، جو شر کی نسبت کو اللہ تعالیٰ کی طرف کرنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف کرنے کو چاہتا ہے۔

تشبیہ کی تعریف: ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں کسی حرف کے ذریعے کسی غرض کے لیے ملانا' تشبیہ کہلاتا ہے جیسے: العلم كالنور فى الهداية . علم ہدایت میں نور کی طرح ہے۔ یہاں علم مشبہ ہے، نور مشبہ بہ ہے، الهداية وجہ شبہ اور کاف حرف تشبیہ ہے۔

توریہ کی تعریف: جواب حل شدہ پرچہ 2016ء میں دیکھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولیٰ للطالبات

الموافق سنة 1439ھ/2018ء

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم قرآن

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ: حصہ اول سے کوئی دو سوال جبکہ حصہ دوم سے کوئی ایک سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: تفسیر﴾

سوال نمبر 1: الزانية والزانی ای غیر المحصنین لرجمهما بالسنة و ال فیما ذکر موصولة وهو مبتدأ ولشبهه بالشرط دخلت الفاء فی خبره وهو فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة ای ضربة

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں، نیز اس کی تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) محصن زانی کی حد کیا ہے؟ اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں۔ ۱۵

سوال نمبر 2: قل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارهن عما لا یحل لهن نظره ویحفظن فروجهن عما لایحل فعله بها ولا یبدین یظرهن زینتهن الا ما ظهر منها

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں نیز اغراض مفسر بیان کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) جلالین کی روشنی میں "الا ما ظهر" کی تفسیر کریں نیز مذکورہ اعضاء کے پردہ کے بارے میں مفسر کے بیان کردہ اقوال لکھیں؟ ۵+۱۰=۱۵

سوال نمبر 3: وما ارسلنا قبلك من المرسلین الا انهم لیا کلون الطعام ویمشون فی الاسواق فانت مثلهم فی ذلك وقد قیل لهم ما قیل لك وجعلنا بعضکم لبعض فتنة...... اتصبرون علی ما تسمعون ممن ابتلیتم بهم:...... وکان ربك بصیرا

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں۔ نیز بتائیں کہ "اتصبرون" میں استفہام کس معنیٰ میں ہے؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) جلالین کی روشنی میں "وجعلنا بعضکم لبعض فتنة" کی تفسیر بیان کریں؟ ۱۵

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿حصہ دوم: علوم القرآن﴾

سوال نمبر 4: (الف) آیات قرآنیہ کتنی طرح کی ہیں؟ ہر ایک کی مثال دے کر وضاحت کریں؟ ۱۵

(ب) تقویٰ اور کفر میں سے ہر ایک کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ لکھیں نیز بتائیں کہ قرآن کی اصطلاح میں تقویٰ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ۱۰+۵=۱۵

سوال نمبر 5: (الف) مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے برابر جاننے کی کل کتنی صورتیں ہیں؟ آپ ان میں سے کسی ایک کی وضاحت کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) بدعت کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کریں نیز دلیل سے ثابت کریں کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہے؟ ۸+۷=۱۵

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

پہلا پرچہ: تفسیر و علوم القرآن

﴿حصہ اوّل: تفسیر﴾

سوال نمبر 1: الزانية والزاني اي غير المحصنين لرجمهما بالسنة و ال فيما ذكر موصولة وهو مبتدأ ولشبهه بالشرط دخلت الفاء في خبره وهو فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة اي ضربة

(الف) کلام باری و کلام مفسر کا ترجمہ کریں، نیز اس کی تشریح و توضیح سپرد قلم کریں؟

(ب) محصن زانی کی حد کیا ہے؟ اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف): زانی (عورت) اور زانی مرد جو محصن نہ ہوں، کیونکہ محصن زانی کو رجم کیا جاتا ہے اور یہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ الف لام موصولہ ہے (الذی کے معنیٰ میں ہے) اور یہ الزانية، والزاني: مبتداء ہے اور چونکہ یہ شرط کے مشابہ ہے، اس لیے اس کی جزاء فاجلدوا پر فاء (جزائیہ) داخل ہے، پس ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو یعنی (ایک کوڑے کے ساتھ) سو ضربیں لگاؤ۔

تشریح:

قرآن کریم نے زانی اور زانیہ کی سزا کو اس طرح بیان فرمایا ہے: الزانية الخ اس میں زانیہ کو مقدم اور زانی کو مؤخر رکھا گیا ہے۔ عام قرآنی اسلوب یہ ہے کہ قرآن مردوں کو مخاطب کرتا ہے اور عورتیں اس میں

خود بخود شامل ہوجاتی ہیں۔ یا ایھا الذین آمنوا الفاظ سے یہی معلوم ہوتا ہے، مگر یہاں صرف مردوں کو مخاطب نہیں کیا گیا بلکہ عورتوں کو مقدم اور مردوں کو مؤخر رکھا گیا ہے۔ شاید حکمت اس میں یہ ہو کہ فعل زنا ایک ایسی بے حیائی ہے جس کا صدور عورت کی طرف سے ہونا انتہائی بے باکی اور بے حیائی سے ہوسکتا ہے، کیونکہ قدرت نے فطری طور پر اس کی فطرت میں حیاء رکھی ہے اور اپنی عفت کی حفاظت کا ایک جذبہ رکھا ہے، ایسی صورت میں اس کی طرف سے اس فعل کا صدور بنسبت مرد کے زیادہ اشد ہے۔ تو اگر مرد اور عورت زنا کا ارتکاب کربیٹھیں تو انہیں سو سو کوڑے لگائے جائیں۔

(ب): جو شخص نکاح صحیح کے ساتھ ایک مرتبہ جماع کرے وہ محصن ہے اور اگر عورت ہو تو محصنہ کہلاتی ہے۔ اگر محصن مرد یا عورت زنا کریں تو ان کو رجم کیا جائے گا یعنی پتھر مار مار کر ہلاک کردیا جائے گا۔ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا واقعہ اس کا ثبوت ہے۔

سوال نمبر 2: قل للمؤمنت یغضضن من ابصارھن عما لا یحل لھن نظرہ ویحفظن فروجھن عما لایحل فعلہ بھا ولا یبدین یظھرن زینتھن الا ما ظھر منھا

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں نیز اغراض مفسر بیان کریں؟

(ب) جلالین کی روشنی میں "الا ما ظھر" کی تفسیر کریں نیز مذکورہ اعضاء کے پردہ کے بارے میں مفسر کے بیان کردہ اقوال لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اور آپ ایمان والی عورتوں سے فرمادیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو پست رکھیں اس سے جس کو دیکھنا جائز نہیں ان کے لیے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس عمل سے جس کا کرنا ان کے لیے جائز نہیں اور ظاہر نہ کریں اپنی زینت مگر جو اس سے ظاہر ہو۔

اغراضِ مفسر:

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اغراض مفسر درجہ ذیل ہیں:

۱- یغضضن من ابصارھن کے بعد: عما لا یحل لھن نظرہ عبارت لاکر مفسر نے بتادیا کہ فعل (یغضضن) کا جار مجرور اور مفعول محذوف ہے۔ اس میں ایمان خواتین کو باپردہ رہنے کی طرف اشارہ ہے۔

۲- ویحفظن فروجھن کے بعد عما لا یحل فعلہ بھا عبارت نکال کر مفسر نے بتادیا کہ یہاں بھی فعل (یحفظن) کا جار با مجرور اور مفعول محذوف ہے یعنی ایمان والی خواتین اپنے آپ کو زنا سے محفوظ رکھیں۔

۳- لا یبدین کے بعد مفسر نے لفظ یظھرن نکال کر فعل (یبدین' کا معنی بتادیا یعنی یبدین' یظھرن کے معنی کے ساتھ ہے۔

(ب): الا ما ظھر منھا ۔ مگر وہ جو خود ظاہر ہے اس کے سوا ہر زینت کو چھپانا لازم ہے تو شریعت مطہرہ نے خاتون اسلام کو ایک نصاب دیا ہے۔ ایک طرف رب کا فرمان ہے دوسری طرف معاشرہ اور فیشن ہے۔

عورتوں کی باتیں، خاتون نے جو چادر اوڑھی ہے وہ بھی ایک زینت ہے اور جو لباس پہنا ہوا ہے اس لباس کو پھر لباس میں چھپانا اور چادر کو چادر میں چھپانا اس کا پھر حکم نہیں دیا گیا۔ اگر عورت نے برقعہ پہن رکھا ہے تو اس برقعے کے اندر بھی ایک زینت ہے۔

اس میں دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیاں جنہیں اجنبی کا دیکھنا جائز ہے اگر فتنے کا خوف نہ ہو۔ دوسرا قول یہ ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا بھی حرام ہے، کیونکہ فتنے کا ڈر ہے۔ ان فتنوں کا دروازہ بند کرنے کے لیے دوسرے قول کو ترجیح دی گئی ہے۔

سوال نمبر 3: وما ارسلنا قبلك من المرسلين الا انهم ليا كلون الطعام ويمشون في الاسواق فانت مثلهم في ذلك وقد قيل لهم ما قيل لك وجعلنا بعضكم لبعض فتنة...... اتصبرون على ما تسمعون ممن ابتليتم بهم...... وكان ربك بصيرا

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں۔ نیز بتائیں کہ "اتصبرون" میں استفہام کس معنی میں ہے؟

(ب) جلالین کی روشنی میں "وجعلنا بعضكم لبعض فتنة" کی تفسیر بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے اور آپ بھی اس معاملہ میں ان کی طرح ہیں۔ ان پر بھی اسی طرح اعتراض کیا گیا جس طرح آپ پر کیا گیا۔ اور ہم نے تم میں سے بعض کو بعض پہ آزمائش کا سبب بنایا۔ کیا تم صبر کرو گے ان باتوں پر جو تم ان لوگوں کی طرف سے سنتے ہو جنہیں تمہارے لیے آزمائش بنایا گیا۔ اور آپ کا رب خوب دیکھنے والا ہے۔

"أتصبرون" میں استفہام بطور تہدید (جھڑک) ہے۔

(ب): "وجعلنا بعضكم لبعض فتنة" کی تفسیر:

اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ کو قدرت تو سب کچھ کی تھی، وہ سارے انسانوں کو یکساں مالدار بنا دیتا، سب کو عزت وجاہ کے مراتب پر فائز کر دیتا اور سب کو تندرست رکھتا۔ کوئی ادنیٰ کوئی اعلیٰ نہ ہوتا۔ مگر نظام عالم میں اس سے بڑے بڑے رخنے پیدا ہوتے اس لیے حق تعالیٰ نے کسی کو مالدار تو کسی کو غریب بنایا ہے، کسی کو قوی کسی کو ضعیف۔ اس اختلاف میں ہر طبقہ کا امتحان اور آزمائش ہے۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہاری نظر مالدار پر پڑے تو اپنے سے کم درجے والے لوگوں کی طرف

دھیان کرلیا کرو، تاکہ تم حسد کے گناہ سے بھی بچ جاؤ اور اپنی موجودہ حالت میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکو۔

﴿حصہ دوم: علوم القرآن﴾

سوال نمبر 4: (الف) آیات قرآنیہ کتنی طرح کی ہیں؟ ہر ایک کی مثال دے کر وضاحت کریں؟

(ب) تقویٰ اور کفر میں سے ہر ایک کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں نیز بتائیں کہ قرآن کی اصطلاح میں تقویٰ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: (الف): آیات قرآنیہ تین طرح کی ہیں بعض وہ ہیں جن کا مطلب عقل وفہم سے ورا ہے، ان تک دماغوں کی رسائی نہیں، انہیں متشابہات کہا جاتا ہے۔

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ ...... یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ ...... ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۫

(ترجمہ) تم جدھر منہ کرو ادھر اللہ موجود ہے۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پہ ہے۔ پھر رب نے عرش پہ استواء فرمایا۔

وجہ کے معنیٰ چہرہ۔ ید کا معنیٰ ہے ہاتھ، استواء کا معنیٰ برابر مگر یہ چیزیں رب کی شان کے لائق نہیں، لہٰذا یہ متشابہات میں سے ہیں۔

ان میں سے بعض تو وہ ہیں جن کے معنیٰ ہی سمجھ میں نہیں آتے جیسے آلم ...... حم ...... آلر ...... وغیرہ، انہیں حروف مقطعات کہا جاتا ہے۔ بعض وہ آیات ہیں جن کے معنیٰ تو سمجھ میں آتے ہیں مگر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کا مطلب کیا ہے، کیونکہ ظاہری معنیٰ بنتے نہیں ہیں۔

(ب): قرآن کریم میں یہ لفظ کئی بار استعمال ہوا ہے بلکہ ایمان کے ساتھ تقویٰ کا اکثر حکم آیا ہے۔ تقویٰ کا معنیٰ ڈرنا بھی ہے اور بچنا بھی۔ اگر اس کا تعلق اللہ تعالیٰ یا قیامت کے دن سے ہو تو اس کا معنیٰ ڈرنا ہوگا، کیونکہ رب اور قیامت سے کوئی بچ نہیں سکتا۔

قرآن کی اصطلاح میں تقویٰ کی دو قسمیں ہیں: تقویٰ بدن اور تقویٰ دل۔ تقویٰ بدن کا مدار اطاعت خدا اور رسول پر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(ترجمہ) تو جنہوں نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ان پر نہ خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (اعراف: ۳۵)

دوسرے مقام پر فرمایا:

(ترجمہ) ولی اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے۔ (یونس: ۶۳)

دلی تقویٰ کا مدار اس پر ہے کہ اللہ کے پیاروں بلکہ جس چیز کو ان سے نسبت ہو جائے اس کی تعظیم و ادب دل سے کرے۔

دل کا بے ادب پرہیزگار نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ فرمان خداوندی ہے:

(ترجمہ) جوکوئی اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دل کی پرہیز گاری ہے۔ (الحج:۳۲)

مزید فرمایا:

اور جوکوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو اس کے لیے اس کے رب کے ہاں بہتری ہے۔ (الحج:۳۰)

کفر کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

کفر کا معنیٰ چھپانا اور مٹانا ہے۔ اس لیے جرم کی شرعی سزا کو کفارہ کہتے ہیں کہ وہ گناہ کو مٹادیتا ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے برابر جاننے کی کل کتنی صورتیں ہیں؟ آپ ان میں سے کسی ایک کی وضاحت کریں؟

(ب) بدعت کا لغوی واصطلاحی معنیٰ بیان کریں نیز دلیل سے ثابت کریں کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہے؟

جواب: (الف) مخلوق خدا کو اللہ کے برابر جاننے کی کل پانچ قسمیں ہیں:

شرک:

یہ عقیدہ ہے کہ ہر ذرہ کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہ اتنے بڑے عالم کو اکیلا سنبھالنے پر قادر ہونے کے باوجود اس نے اپنے بندوں میں سے بعض کا عالم کے انتظام کے لیے انتخاب کیا جیسے دنیاوی بادشاہ اپنے وزراء کا انتخاب کرتا ہے۔ اب یہ بندے جنہیں عالم کے انتظام میں دخیل بنایا گیا ہے بندے ہونے کے باوجود رب تعالیٰ پہ یقین رکھتے ہیں۔ اگر ہماری شفاعت کریں تو رب کو ماننی پڑتی ہے۔ اگر چاہیں تو ہماری بگڑی بنادیں ہماری مشکل کشائی کردیں...... تو رب کائنات مانے گا' ورنہ اس کا یہ عالم بگڑ جائے گا۔ عرب کے مشرکین لات، منات، عزیٰ، یغوث وغیرہ کو رب کا بندہ مان کر اور رب تعالیٰ کو مان کر مشرک تھے۔ اس عقیدہ کے مطابق ذاتی طور پر غیر اللہ کو پکارنا جائز نہیں ہے۔

(ب) بدعت کا لغوی معنیٰ ہے نئی چیز۔ اصطلاح شریعت میں بدعت کہتے ہیں: دین میں نیا کام جو ثواب کے لیے ایجاد کیا جائے۔ اگر یہ کام خلاف دین ہو تو حرام ہے۔ اگر اس کے خلاف نہ ہو تو درست ہے۔ یہ دونوں معنیٰ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وہ اللہ آسمانوں اور زمین کا ایجاد فرمانے والا ہے۔ (الانعام:۱۰۲)

دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

فرمادو کہ میں انوکھا رسول نہیں ہوں۔ (الاحقاف:۹)

ہر بدعت گمراہی نہیں ہے ورنہ باعراب قرآن' کتب احادیث' موجود نوعیت کی مساجد' مدارس اور علوم وفنون کی تدریس وغیرہ امور ناجائز اور بدعت ہوتے حالانکہ ان کو کوئی بدعت نہیں کہتا۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰى للطالبات

الموافق سنة 1439ھ/2018ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

الوقت المحدد: ثلث ساعات　　　مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر 4 لازمی ہے باقی میں کوئی دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل......حدیث﴾

سوال نمبر 1: عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال بینما نحن عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لایری علیه اثر السفر ولا یعرفه منا احد حتی جلس الی النبی صلی الله علیه وسلم فاسند رکبتیه الی رکبتیه ووضع کفیه علی فخذیه

(الف) مذکورہ حدیث کا ترجمہ کریں۔اور مکمل حدیث جبریل تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مذکورہ حدیث میں بیان کردہ علامات قیامت کی تشریح وتوضیح قلمبند کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 2: عن ابی الدرداء رضی الله عنه قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ماحد العلم الذی اذا بلغه الرجل کان فقیها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینها بعثه الله فقیها وکنت له یوم القیامة شفیعا وشهیدا

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور فی امر دینها کی قید لگانے کا فائدہ تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث شریف کی تشریح اس انداز سے کریں کہ خط کشیدہ کی مراد واضح ہو جائے؟ ۱۵

سوال نمبر 3: عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی إعرابی یعوده وکان اذا دخل علی مریض یعوده قال لابأس طهور ان شاء الله فقال له لابأس طهور ان شاء الله قال کلابل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیره القبور فقال النبی صلی الله علیه وسلم فنعم

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں، اور تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مریض پر دم کرنے کے لیے احادیث مبارکہ میں مذکور کوئی تین طرح کے دعائیہ کلمات تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵

﴿حصہ دوم......اصول حدیث﴾

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب دیں؟

(الف) حدیث کا اطلاق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر پر ہوتا ہے؟ یا صحابہ و تابعین کے قول، فعل اور تقریر پر بھی؟ بصورت دیگر تمام کے نام سپرد قلم کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) واما وجوه الطعن المتعلقة بالضبط فهي ايضا خمسة احدها فرط الغفلة وثانيها كثرة الغلط وثالثها مخالفة الثقات

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور بقیہ دو وجوہ طعن سپرد قلم کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ج) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات سپرد قلم کریں؟ ۳×۵=۱۵

مرسل، شاذ، مستدرک

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2018ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

﴿حصہ اول......حدیث﴾

سوال نمبر 1: عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لايرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه

(الف) مذکورہ حدیث کا ترجمہ کریں اور مکمل حدیث جبریل تحریر کریں؟

(ب) مذکورہ حدیث میں بیان کردہ علامات قیامت کی تشریح وتوضیح قلمبند کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک دفعہ ایک دن ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے۔ اس پر نہ تو سفر کی کوئی نشانی تھی اور نہ ہی ہم میں سے اسے کوئی پہچانتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنے آپ علیہ السلام کے گھٹنوں سے ملا لیے

اور اپنی ہتھیلیاں اپنے زانوؤں پر رکھ لیں۔

مکمل حدیث جبریل

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: ایک دفعہ ایک دن ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے۔ اس پر نہ تو سفر کی کوئی نشانی تھی اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ اور اس نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا لیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی زانوؤں پہ رکھ لیں اور کہا: اے محمد! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بے شک حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اور بیت اللہ شریف کا حج کرے اگر تجھے طاقت ہو۔

اس نے آپ سے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ وہ پوچھتا بھی ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پس اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں؟
آپ نے فرمایا: جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نووارد شخص نے کہا: مجھے قیامت کی نشانیاں بتائیں۔ رسول اکرم نے فرمایا: لونڈی اپنے آقا کو جنے گی، تم ننگے پاؤں والوں، ننگے جسم والوں اور نادار بکریاں چرانے والوں کو دیکھو گے کہ وہ عمارت بنانے اور بلند کرنے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں کچھ وقت ٹھہرا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

(ب) علاماتِ قیامت:

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے علاماتِ قیامت کے بارے میں سوال کرنے پر جواب میں پہلی علامت یہ بیان فرمائی: لونڈی اپنے آقا کو جنے گی"۔ اس کے دو مطالب ہو

سکتے ہیں: (i) فحاشی وزنا کاری عام ہو جائے گی۔ (ii) دنیا میں ایسا انقلاب برپا ہوگا کہ ذلیل لوگ عزت والے اور عزت والے ذلیل بن جائیں گے۔

دوسری علامت یہ بیان کی گئی: ننگے پاؤں، ننگے جسم اور نادار بکریاں چرانے والوں کو دیکھو گے کہ وہ بلند و بالا عمارات میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے"۔ یعنی ایسی تبدیلی برپا ہوگی کہ قبائل و پیشہ کے اعتبار سے لوگوں کی پہچان دشوار ہو جائے گی۔ سکندر و ذوالقرنین نے حکم دیا تھا کہ پیشہ اور اپنا موروثی کاروبار ہرگز نہ چھوڑ جائے، کیونکہ اس سے نظام بگڑ جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ کمینوں کا اپنا پیشہ چھوڑ کر اونچا ہو جانا علامتِ قیامت ہے۔

سوال نمبر 2: عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماحد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینها بعثہ اللہ فقیہا و کنت لہ یوم القیامۃ شفیعا وشھیدًا

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور فی امر دینها کی قید لگانے کا فائدہ تحریر کریں؟

(ب) حدیث شریف کی تشریح اس انداز سے کریں کہ خط کشیدہ کی مراد واضح ہو جائے؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس علم کے بارے میں دریافت کیا کہ آدمی جب اسے حاصل کرے تو وہ فقیہ بن جاتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے جس شخص نے امور دین کے حوالے سے چالیس احادیث مبارکہ یاد کیں تو اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کا شفیع (سفارشی) اور گواہ ہوں گا۔

"فی امر دینها" کی قید کا فائدہ:

اس روایت میں ایسی چالیس احادیث مبارکہ کے یاد کرنے کی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے جو امور دین سے متعلق ہوں اور اس قید سے دیگر احادیث مبارکہ خارج ہوگئیں جو محض دنیوی اور تاریخی امور کے حوالے سے مذکور ہیں۔

(ب) وضاحت حدیث:

قرآن کی طرح احادیث نبوی کی اہمیت وفضیلت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، احادیث میں سینکڑوں مضامین بیان کیے گئے ہیں مگر سب سے زیادہ فضیلت ان روایات کی ہے، جو امور دین کے حوالے سے بیان کی گئی ہیں۔ جو شخص امور دین سے متعلق چالیس احادیث مبارکہ یاد کرتا ہے، اسے قیامت کے دن تین

امور سے نوازا جائے گا:

(i) وہ فقیہ بنا کر اٹھایا جائے گا۔

(ii) رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت کریں گے۔

(iii) اس کے ایمان واسلام کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیں گے۔

چالیس احادیث یاد کرنے کے دو مطالب ہو سکتے ہیں:

(i) احادیث مبارکہ کا عربی متن زبانی یاد کرلیا جائے۔

(ii) کسی بھی زبان میں روایات کے مضامین کو محفوظ کرلیا جائے۔

سوال نمبر 3: عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعوده وکان اذا دخل علی مریض یعوده قال لاباس طهور ان شاء الله فقال له لاباس طهور ان شاء الله قال کلابل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیره القبور فقال النبی صلی الله علیه وسلم فنعم

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں، اور تشریح وتوضیح سپرد قلم کریں؟

(ب) مریض پر دم کرنے کے لیے احادیث مبارکہ میں مذکور کوئی تین طرح کے دعائیہ کلمات تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے اس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو فرماتے: کوئی حرج نہیں یہ پاکیزگی کا باعث ہے، انشاء اللہ کوئی بات نہیں ہے۔ اس نے کہا: ہرگز نہیں! بلکہ یہ بخار ہے' جو ایک بوڑھے شخص پر ابل رہا ہے' جو اس کو قبر تک پہنچائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایسا ہی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

تشریح وتوضیح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو اس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ ایک بیمار اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو اس اعرابی کو سخت بخار تھا۔ تو آپ کی یہی عادت مبارکہ تھی کہ مریض کو فرماتے: صبر کرو کوئی حرج نہیں ہے، یہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی کو یہ نصیحت کی تو اس شخص نے کہا: ہرگز نہیں بلکہ یہ تو ایک بخار ہے' جو ایک بوڑھے شخص پر ابل رہا ہے۔ آپ کے تلقین فرمانے پر بھی اس شخص نے صبر نہ کیا بلکہ مایوسی کا اظہار کیا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایسا ہے تو ٹھیک ہے پھر جیسا تم کہتے ہو ویسے ہی ہوگا۔

(ب): مریض کو دم کرنے کے تین طرح کے دعائیہ کلمات:

1-أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ قُدْرَةً مِّنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ .

2-أُعِيْذُ لَهَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ .

3-لَابَأْسَ طُهُوْرًا اِنْ شَاءَ اللهُ .

﴿حصہ دوم......اصول حدیث﴾

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب دیں۔

(الف) حدیث کا اطلاق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر پر ہوتا ہے یا صحابہ و تابعین کے قول، فعل اور تقریر پر بھی؟ بصورت دیگر تمام کے نام سپرد قلم کریں؟

(ب) واما وجوه الطعن المتعلقة بالضبط فهي ايضا خمسة احدها فرط الغفلة وثانيها كثرة الغلط وثالثها مخالفة الثقات

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور بقیہ دو وجوہ طعن سپرد قلم کریں؟

(ج) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

مرسل، شاذ، مستدرک

جواب: (الف): جمہور محدثین کی اصطلاح میں جس طرح حدیث کا اطلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل، تقریر پر ہوتا ہے۔ اسی طرح صحابی اور تابعی کے قول، فعل، تقریر پر بھی ہے (یعنی ان کے قول، فعل کو بھی حدیث کہا جاتا ہے)

مرفوع: وہ حدیث ہے جس کی سند کی انتہاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔

موقوف: اگر انتہاء سند صحابی تک ہو تو اس کو حدیث موقوف کہا جاتا ہے۔

مقطوع: اگر سند کی انتہاء تابعی تک ہو تو اس کو مقطوع کہا جاتا ہے۔

(ب): اور وجوہِ طعن متعلقہ ضبط کے ساتھ پانچ ہیں۔ ان میں سے ایک فرط غفلت ہے، دوسرا کثرۃ غلط ہے اور تیسرا مخالفت ثقات ہے۔

بقیہ دو وجوہِ طعن:

(۱) وہم، (۲) سوء حفظ۔

(ج) مرسل:

اگر حدیث کی سند کے آخر سے تابعی کے بعد راوی ساقط ہو تو اس حدیث کو مرسل اور اس فعل اسقاط کو ارسال کہتے ہیں۔

شاذ:

تعریف حل شدہ پرچہ جات بابت 2016ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

مستدرک:

وہ کتاب کہلاتی ہے جس میں اس کے مصنف نے دوسری کتاب کی ان احادیث کا جمع کیا ہو جو اس کتاب کے مؤلف سے رہ گئی ہوں اور استدراک (جمع کرنے والے نے) کرنے والے نے ان فوت شدہ احادیث کو ذکر کرنے میں اس اصل کتاب کے مؤلف کی شرائط کا التزام کیا ہو جیسا کہ حضرت امام ابو عبداللہ الحاکم کی المستدرک علی الصحیحین ہے۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولىٰ للطالبات

الموافق سنة 1439ھ/2018ء

تیسرا پرچہ: عقائد

الوقت المحدد: ثلث ساعات   مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل صفات باری تعالیٰ میں سے کوئی سی چار صفات کے بارے میں عقیدہ بیان کریں؟ ۴×۵=۲۰

(i) کیا اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے؟

(ii) اللہ تعالیٰ کی صفات اس کا عین ہیں یا غیر؟

(iii) کیا اس کی صفات مخلوق ہیں؟

(iv) اللہ تعالیٰ کا علم ہر شے کو کیسے محیط ہے؟

(v) کیا اللہ تعالیٰ کی صفات ازلی ابدی ہیں؟

(ب) قضاء کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کر کے بتائیں کہ اس میں تبدیلی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ۵+۱۵=۲۰

سوال نمبر 2: (الف) جن انبیاء کرام علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ نے کتابیں اتاریں ان کے نام اور ان میں سے ہر ایک پر نازل ہونے والی کتاب کا نام لکھیں؟ ۱۵

(ب) کیا قرآن مجید میں کمی بیشی محال ہے؟ اس بارے میں دلائل سے مزین اپنا عقیدہ تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 3: (الف) وحی نبوت انبیاء کے ساتھ خاص ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف بہار شریعت کی روشنی میں بیان کریں؟ ۱۵

(ب) کیا انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ غیب سے مطلع فرما دیتا ہے؟ دلیل دے کر اس کا جواب سپرد قلم کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 4: (الف) حیات انبیاء کے بارے میں اپنا عقیدہ سپرد قلم کریں؟ ۱۵

(ب) جنات کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ ان کے کچھ اوصاف تحریر کریں؟ ۱۵

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2018ء

تیسرا پرچہ: عقائد

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل صفات باری تعالیٰ میں سے کوئی سی چار صفات کے بارے میں عقیدہ بیان کریں؟

(i) کیا اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے؟

(ii) اللہ تعالیٰ کی صفات اس کا عین ہیں یا غیر؟

(iii) کیا اس کی صفات مخلوق ہیں؟

(iv) اللہ تعالیٰ کا علم ہر شے کو کیسے محیط ہے؟

(v) کیا اللہ تعالیٰ کی صفات ازلی ابدی ہیں؟

(ب) قضاء کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کر کے بتائیں کہ اس میں تبدیلی ہو سکتی یا نہیں؟

جواب: (i) اللہ عزوجل ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ اسماء میں، واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری ہے۔

(ii) اس کی صفتیں نہ عین ہیں نہ غیر یعنی صفات اسی ذات کا نام ہو ایسا نہیں اور نہ اس سے کسی طرح کسی نوع وجود میں جدا ہو سکیں کہ نفس ذات کی مقتضی ہیں اور عین ذات کو لازم۔

(iii) اللہ تعالیٰ عزوجل کی ذات نہ مخلوق ہے نہ زیر قدرت داخل۔

(iv) اس کا علم ہر شے کو محیط ہے یعنی جزئیات، کلیات، موجودات، معدودات، ممکنات، محالات سب کو ازل سے جانتا تھا، اب بھی جانتا ہے اور ابد تک جانے گا۔ اشیاء بدلتی ہیں مگر اس کا علم نہیں بدلتا۔ دلوں کے خطروں اور وسوسوں پر اس کی خبر ہے اور اس کے علم کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔

(v) جس طرح اس کی ذات قدیم، ازلی وابدی ہے اسی طرح صفات بھی قدیم، ازلی وابدی ہیں۔

(ب): قضاء کی تین اقسام ہیں:

(i) مبرم حقیقی: وہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں ہوتی۔

(ii) معلق محض: صحف ملائکہ میں کسی شے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔

(iii) معلق شبیہ بہ مبرم: صحف ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے۔ جو مبرم حقیقی ہے اس کی تبدیلی ناممکن ہے۔ اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کریں تو انہیں اس خیال

سے واپس فرمادیا جاتا ہے کہ ملائکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اللہ کی رحمت محضہ تھے۔ ان کا نام ہی ابراہیم ہے یعنی مہربان باپ۔ ان کافروں کے بارے میں اتنی سائی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ ان کا رب فرماتا ہے: وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ (ھود: ۷۴)

سوال نمبر 2: (الف) جن انبیاء کرام علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ نے کتابیں اتاریں، ان کے نام اور ان میں سے ہر ایک پر نازل ہونے والی کتاب کا نام لکھیں؟

(ب) کیا قرآن مجید میں کمی بیشی محال ہے؟ اس بارے میں دلائل سے مزین اپنا عقیدہ تحریر کریں؟

جواب: (الف): بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے کتابیں اور صحیفے اتارے، ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں جو چار انبیاء کرام پر اتاری گئیں:

۱- تورات، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔

۲- زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر۔

۳- انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔

۴- قرآن مجید، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

(ب): سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں۔ سب کلام اللہ ہیں، ان میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے۔ البتہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے امت کے سپرد کی تھی ان سے ان کی حفاظت نہ ہوسکی۔ کلام الٰہی جیسا ان کے ہاتھوں اترا تھا ویسا باقی نہ رہا بلکہ ان کے شریروں نے ان میں تحریفیں کردیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا۔

چونکہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے۔ لہٰذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لی ہے۔ فرمایا: بے شک ہم نے قرآن اتارا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔ (الحجر: ۹)

لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی بھی کمی بیشی محال ہے۔ اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے یا یہ کہے کہ اس میں کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کردیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا، قطعاً کافر ہے کہ اس نے اس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی۔ قرآن مجید کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ پر دلیل ہے کہ خود اعلان کر رہا ہے:

اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اتاری اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر، کوئی شک ہو تو اس کی مثل کوئی چھوٹی سی سورت بنالاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو، تو اگر ایسا نہ کرسکو اور ہم کہہ دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کرسکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ (البقرہ: ۲۳-۲۴)

لہٰذا کافروں نے اس کے مقابلے میں جی توڑ کوشش کی مگر اس کی مثل ایک سطر نہ بنا سکے اور نہ بنا سکیں گے۔

سوال نمبر 3: (الف) وحی نبوت انبیاء کے ساتھ خاص ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف بہار شریعت کی روشنی میں بیان کریں؟

(ب) کیا انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ غیب سے مطلع فرما دیتا ہے؟ دلیل دے کر اس کا جواب سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف): وحی نبوت انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے، جو اسے کسی غیر نبی کے لیے مانے کافر ہے، نبی کو جو چیز خواب میں بتائی جائے وہ بھی وحی ہوتی ہے، اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی اللہ کے دل میں بعض سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القاء ہوتی ہے اس کو الہام کہتے ہیں۔ وحی شیطانی کہ القاء من جانب شیطان ہو، یہ کاہن ساحر اور دیگر فساق کے لیے ہوتی ہے۔ نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ ہاں دیتا اسی کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے۔ جو قبل حصول نبوت تمام اخلاق رزیلہ سے پاک اور تمام اخلاق عالیہ سے مزین ہو کر جملہ مدارج ولایت طے کر لیتا ہے۔ اپنے نسب و جسم، قول و فعل اور حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزہ ہوتا ہے جو باعث نفرت ہو۔ اسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے۔ جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہوتی ہے۔ کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اس کے لاکھویں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی۔

(ب): اللہ عزوجل نے انبیاء کرام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی، زمین کا ہر ذرہ ہر نبی علیہ السلام کے پیش نظر ہے مگر یہ علم غیب ان کو اللہ کے دیے سے ہے۔ لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عزوجل کے لیے محال ہے کہ اس کی کوئی صفت اور کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے، جو لوگ انبیاء کرام بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔

سوال نمبر 4: (الف) حیات انبیاء کے بارے میں اپنا عقیدہ سپرد قلم کریں؟

(ب) جنات کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ ان کے کچھ اوصاف تحریر کریں؟

جواب: (الف): مسلمان کے لیے جس طرح ذات صفات کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کر دے، اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لیے کیا جائز ہے، کیا واجب اور کیا محال ہے۔ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب کفر ہے۔ بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات منہ سے نکالے اور ہلاک ہو جائے۔

نبی اس بشر کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو۔ رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا نہ کوئی عورت۔ اللہ عزوجل پر نبی بھیجنا واجب نہیں ہے۔ اس نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام بھیجے ہیں۔ نبی ہونے کے لیے اس پر وحی ہونا ضروری ہے خواہ فرشتے کی معرفت ہو یا بلا واسطہ ہو۔

(ب): یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں ان کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔ ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں۔ یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہوتے ہیں۔ ان میں توالد و تناسل بھی ہوتا ہے۔ کھاتے پیتے اور جیتے مرتے ہیں۔ ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی مگر ان کے کفار انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں۔ ان میں مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی۔ سنی بھی ہیں اور بد مذہب بھی اور ان میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰى للطالبات

الموافق سنة 1439ھ/2018ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل......فقہ﴾

سوال نمبر 1: فاذا حصل الایجاب والقبول لزم البیع ولاخیار لواحد منهما الا من عیب او عدم رؤیة والاعواض المشار الیها لایحتاج الی معرفة مقدارها فی جواز البیع

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور عبارت میں مذکور مسائل کی تشریح وتوضیح قلمبند کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) ثمن مؤجل کے بدلے میں بیع کب جائز ہوتی ہے؟ وضاحت کریں۔ ۱۰

سوال نمبر 2: وخیار البائع یمنع خروج المبیع من ملکه فان قبضه المشتری فهلك بیده فی مدة الخیار ضمنه بالقیمة وخیار المشتری لا یمنع خروج المبیع من ملك البائع الا ان المشتری لایملکه

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں، اور مذکورہ مسئلہ کی تشریح سپرد قلم کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف آئمہ ہو تو اس کی نشاندہی کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3: ومن اشتری شیئا مما ینقل ویحول لم یجز له بیعه حتی یقبضه ویجوز بیع العقار قبل القبض

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں، اور خط کشیدہ بیع کے جواز وعدم جواز کے بارے میں اختلاف آئمہ سپرد قلم کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) بیع سلم اور بیع صرف میں سے ہر ایک کی تعریف اور حکم بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

﴿حصہ دوم......اصول فقہ﴾

سوال نمبر 4: فالخاص لفظ وضع لمعنی معلوم او لمسمی معلوم علی الانفراد

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور مثال دے کر اس کی وضاحت کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) خاص کا حکم بیان کریں اور بتائیں کہ اگر خبر واحد یا قیاس اس کے مقابل آجائے تو کیا کیا جائے گا؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 5: كل لفظ وضعه واضع اللغة بازاء شيء فهو حقيقة له ولو استعمل في غيره يكون مجازا لا حقيقة

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اس کی تشریح سپرد قلم کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) ایک لفظ سے ایک حالت میں حقیقت اور مجاز دونوں اجتماعی طور پر مراد لیے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ مثال دے کر وضاحت کریں۔ ۱۰

سوال نمبر 6: درج ذیل میں سے کسی چار اصطلاحات کی تعریف کریں؟ ۴×۵=۲۰

(الف) مقید، (ب) مؤول، (ج) ظاہر، (د) مجمل، (ہ) متشابہ، (و) خبر متواتر

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2018ء

چوتھا پرچہ: فقہ و اصول فقہ

﴿حصہ اول ...... فقہ﴾

سوال نمبر 1: فاذا حصل الايجاب والقبول لزم البيع ولا خيار لواحد منهما الا من عيب او عدم رؤية والاعواض المشار اليها لايحتاج الى معرفة مقدارها في جواز البيع

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور عبارت میں مذکور مسائل کی تشریح و توضیح قلمبند کریں؟

(ب) ثمن مؤجل کے بدلے میں بیع کب جائز ہوتی ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: جب ایجاب اور قبول حاصل ہو جائے تو بیع لازم ہو جائے گی اور ان میں سے کسی کو اختیار نہ ہوگا مگر عیب یا نہ دیکھنے کی وجہ سے اور جن عوضوں کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو تو بیع کے درست ہونے میں ان کی مقدار معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تشریح و توضیح:

جب ایجاب و قبول ثابت ہو جائے تو بیع منعقد ہو جائے گی اور عقد بیع کرنے والوں میں سے کسی کو بجز خیار رؤیت اور خیار عیب کے بیع توڑنے کا حق باقی نہ رہے گا۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتے ہیں۔ امام شافعی اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک متعاقدین کو مجلس باقی رہنے تک اختیار حاصل رہے گا۔

اس لیے کہ آئمہ ستہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ عقد بیع کرنے والوں کو متفرق ہونے سے پہلے تک اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس سے دراصل مجلس کے متفرق ہونے یا تفریق ابدان مراد نہیں ہے بلکہ مراد قولوں کا متفرق ہونا ہے۔ یعنی بعد ایجاب دوسرا کہے کہ مجھے نہیں خریدنا یا قبول سے قبل ایجاب والا کہے۔ سبب یہ ہے کہ روایت میں متعاقدین کی تعبیر متبائعان سے کی گئی اور یہ صحیح معنی میں اسی وقت کہا جا سکتا ہے کہ ایک کے ایجاب کے بعد دوسرا ابھی قبول نہ کرے۔ ایجاب وقبول سے ان پر متبائعان کا اطلاق اور ایسے عقد بیع کی تکمیل کے بعد متبائعان کا اطلاق بطور مجاز ہے۔ لہٰذا اچھا یہ ہے کہ اس کا حمل حقیقت پر ہوتا کہ خلاف نصوص قرآن لازم نہ آئے۔

(ب): بیع کا جہاں تک تعلق ہے وہ ادھار ثمن کے ساتھ درست ہے اور نقد کے ساتھ بھی، عقد بیع کا تقاضا تو یہی ہے کہ ثمن کی ادائیگی فوری ہو۔ مگر آیت کریمہ: "احل اللہ البیع" میں حلت علی الاطلاق ہے۔ علاوہ ازیں بخاری ومسلم میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی مدت کے واسطے ابوالشحم یہودی سے غلہ کی خریداری کی اور بطور رہن اپنی زرہ اس کے پاس رکھ دی۔ مگر ادھار ہونے کی صورت میں یہ لازم ہے کہ مدت کی تعیین ہوتا کہ بعد میں کسی نزاع و جھگڑے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سوال نمبر 2: **وخيار البائع يمنع خروج المبيع من ملكه فان قبضه المشترى فهلك بيده فى مدة الخيار ضمنه بالقيمة وخيار المشترى لا يمنع خروج المبيع من ملك البائع الا ان المشترى لايملكه**

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں۔ اور مذکورہ مسئلہ کی تشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) مذکورہ مسئلہ میں اختلاف آئمہ ہو تو اس کی نشاندہی کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اور بائع کا خیار اس کی ملک سے مبیع کے نکلنے کو روکتا ہے۔ سو اگر مشتری نے مبیع پر قبضہ کر لیا تھا، پس وہ اس کے ہاتھ سے مدت خیار میں ہلاک ہو گئی تو اس کی قیمت کا ضامن ہوگا۔ مشتری کا خیار بائع کی ملک سے مبیع کے نکلنے کو نہیں روکتا، لیکن مشتری بھی امام صاحب کے ہاں اس کا مالک نہیں ہوتا۔

تشریح:

بیع خیار فروخت کرنے والا کو حاصل ہونے پر مبیع دراصل فروخت کرنے والے کی ملکیت سے خارج نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ بیع فریقین کی مکمل رضامندی کے ساتھ ہی کامل ہوا کرتی ہے۔ لہٰذا بصورت خیار بیع مکمل نہ ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ خریدار کو مبیع کے اندر تصرف کا حق نہیں ہوتا۔ اب اگر خریدار فروخت کنندہ کی اجازت سے مبیع پر قابض ہو جائے تو پھر خیار کی مدت میں وہ ہلاک ہو جائے تو خریدار پر مبیع کے بدل کا

لزوم ہوگا۔ یعنی مبیع اگر قیمت والی ہو تو قیمت اور مثل ہونے کی صورت میں مثل کا وجوب ہوگا۔ اس لیے کہ اختیار کے باعث بیع موقوف ہوگئی اور مبیع کے ہلاک ہونے سے محل بیع باقی ہی نہ رہا۔ پس یہ بیع باقی نہ رہی۔

(ب): امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خریدار کو اس پر ملکیت حاصل نہ ہوگی۔ امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ بھی یہی فرماتے ہیں اور آئمہ ثلاثہ بھی خریدار کے مالک ہونے کا حکم فرماتے ہیں۔ اس لیے کہ اختیار خریدار کے باعث مبیع ملکیت بائع سے خارج ہوگئی۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خریدار کو مالک جاننے کی صورت میں اس کی ملکیت سے مبیع اور ثمن ابھی خریدار کی ملکیت سے خارج نہیں ہوا۔ ایک شخص کی ملکیت میں بدلیں گے اور اکٹھا ہونے کی کوئی نظیر نہیں۔ اس کے برعکس ملکیت زائل ہونے کی نظیر پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر کعبہ کا متولی کعبہ کی خدمت کی خاطر کوئی غلام خریدے تو وہ ملک مالک سے تو نکل جائے گا مگر اس کا کوئی مالک نہ ہوگا۔

سوال نمبر 3: ومن اشتری شيئا مما ينقل ويحول لم يجز له بيعه حتى يقبضه ويجوز بيع العقار قبل القبض

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں، اور خط کشیدہ بیع کے جواز وعدم جواز کے بارے میں اختلاف آئمہ سپرد قلم کریں؟

(ب) بیع سلم اور بیع صرف میں سے ہر ایک کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اور جس نے ایسی چیز خریدی جو نقل کی جاسکتی ہے تو اس کے لیے اسے بیچنا جائز نہیں یہاں تک کہ اس پر قبضہ کرلے اور (شیخین کے ہاں) زمین کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز ہے۔

اختلاف آئمہ:

یہ درست ہے کہ جو مبیع کی اصل قیمت ہو اس کے ساتھ دھوبی وغیرہ کے خرچ کو بھی ملایا جائے مگر وہ یہ کہنے سے احتراز کرے کہ میں نے یہ چیز اتنے پیسوں میں خریدی ہے بلکہ اس طرح کہے کہ اتنے میں پڑی ہے، کیونکہ خریدی کہنے میں خلاف واقعہ کہنا لازم آئے گا اور یہ درست نہ ہوگا۔

(ب) بیع سلم

از روئے لغت سلم اور سلف ہم معنیٰ ہیں۔ ثمن پہلے دینے کی صورت میں اہل عرب بولا کرتے ہیں: "سلف فی کذا" شرعاً سلم عاجل کی بیع آجل کے ساتھ ہونے کا نام ہے۔ آجل سے مقصود مسلم فیہ (جس میں مسلم واقع ہو) اور عاجل سے مقصود راس المال ہے، جو صاحب مال ہو۔ اس کو رب السلم و مسلم کہتے ہیں، اور بیع سلم کے دوسرے شریک کو مسلم الیہ اور مبیع کو مسلم فیہ اور راس المال کو ثمن کہا جاتا ہے۔

بیع صرف:

ازروئے لغت صرف کا معنیٰ پھیرنا اور لوٹانا ہے۔ چونکہ عقد صرف میں عوضین کا ہاتھوں ہاتھ لین دین لازم ہے۔ اس لیے اس کا نام صرف ہوا۔

﴿حصہ دوم......اصول فقہ﴾

سوال نمبر 4: **فالخاص لفظ وضع لمعنى معلوم او لمسمى معلوم على الانفراد**

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور مثال دے کر اس کی وضاحت کریں؟

(ب) خاص کا حکم بیان کریں اور بتائیں کہ اگر خبر واحد یا قیاس اس کے مقابل آ جائے تو کیا کیا جائے گا؟

جواب: (الف): خاص وہ لفظ ہے، جو کسی معلوم معنیٰ یا معلوم مسمّیٰ کے لیے انفرادی طور پر وضع کیا گیا ہو۔

تخصیص فرد کی مثال جیسے: زَیْدٌ۔
تخصیص نوع کی مثال جیسے: رَجُلٌ۔
تخصیص جنس کی مثال جیسے: اِنْسَانٌ۔

(ب): قرآن پاک کے خاص پر قطعی طور پر عمل واجب ہوتا ہے۔ اگر اس کے مقابلے میں خبر واحد یا قیاس آ جائے تو ان کو اس طرح جمع کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ دونوں پر عمل ہو سکے۔ اگر یہ ممکن ہو تو ٹھیک ہے ورنہ خبر واحد اور قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا اور کتاب اللہ پر عمل کیا جائے گا۔

سوال نمبر 5: **کل لفظ وضعه واضع اللغة بازاء شیء فهو حقيقة له ولو استعمل في غيره يكون مجازا لا حقيقة**

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور اس کی تشریح سپرد قلم کریں؟

(ب) ایک لفظ سے ایک حالت میں حقیقت اور مجاز دونوں اجتماعی طور پر مراد لیے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ مثال دے کر وضاحت کریں۔

جواب: (الف): جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2017ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب): جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2017ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

(1) مقید، (2) مؤول، (3) ظاہر، (4) مجمل، (5) متشابہ، (6) خبر متواتر

جواب: 1- مقید: جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2017ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

2-مؤوّل: تعریف حل شدہ پرچہ جات بابت 2017ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

3-ظاہر:

یہ وہ اسم ہے، جس کی مراد سامع کے لیے محض سننے سے کسی تامل کے بغیر ظاہر ہو جائے۔

4-مجمل:

مجمل وہ لفظ ہے، جو کئی وجوہ کا احتمال رکھتا ہو اور اس طرح اس کی مراد ظاہر نہیں ہوتی۔

5-متشابہ:

متشابہ وہ لفظ ہے، جس میں خفا ہی خفا ہو یعنی مجمل سے بھی زیادہ خفا ہو۔

6-متواتر:

وہ حدیث ہے، جو آپ سے بلاشبہ ثابت ہو اور ہر دور میں اس کے روات اتنے کثیر ہوں کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولٰی للطالبات

الموافق سنة 1439ھ/2018ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل......قصیدہ بردہ شریف﴾

سوال نمبر 1:

امن تذکر جیران بذی سلم مزجت دمعا جری من مقلة بدم

استغفر الله من قول بلا عمل لقد نسبت به نسلا لذی عقم

مذکورہ بالا اشعار کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معنی تحریر کریں؟ ۲۰+۵=۲۵

(۱) الدمع، (۲) الظلام، (۳) الاهوال، (۴) ناطق، (۵) الوری

سوال نمبر 2: درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ بیان کریں؟ ۲۰+۵=۲۵

و روادته الجبال الشم من ذهب عن نفسه فاراها ایما شمم

محمد سید الکونین والثقلین والفریقین من عرب ومن عجم

سوال نمبر 3: درج ذیل شعر پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۱۲+۱۳=۲۵

ثم الرضا عن ابی بکر وعن عمر وعن علی و عن عثمان ذی الکرم

﴿حصہ دوم......مقامات﴾

سوال نمبر 4: فولجت غابة الجمع لاسبر مجلبة الدمع فرأيت فی بهرة الحلقة شخصا شخت الخلقة عليه اهبة السياحة وله رنة النياحة وهو يطبع الاسجاع بجواهر لفظه ويقرع الاسماع بزواجر وعظه وقد احاطت به اخلاط الزمر احاطة الهالة بالقمر والاكمام بالثمر

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

سوال نمبر 5: تبا لطالب دنيا ثنى أليها انصبابه ما يستفيق غراما بها وفرط ضبابه ولو

دری لکفاہ مما یروم صبابہ ثم انہ لبد عجاجتہ وغیض مجاجتہ واعتضد شکوتہ وتأبط ہراوتہ فلما رنت الجماعۃ الی تحفزہ ورأت تاہبہ لمزایلۃ مرکزہ

عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات اور مفردات کے جموع تحریر کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

سوال نمبر 6: وکنت لفرط اللہج باقتباسہ والطمع فی تقمص لباسہ اباحث کل من جل وقل واستسقی الوبل والطل واتعلل بعسی ولعل فلما حللت حلوان وقد بلوت الاخوان وسبرت الاوزان وخبرت ما شان وزان الفیت بہا ابا زید السروجی یتقلب فی قوالب الانتساب

عبارت کا ترجمہ کریں اور درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(۱) الاغتراب، (۲) الاتراب، (۳) الوفاض، (۴) مضغۃ، (۵) کریماً، (۶) الالطاف، (۷) قصراً

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2018ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

﴿حصہ اوّل ...... قصیدہ بردہ شریف﴾

سوال نمبر 1:

۱ – امن تذکر جیران بذی سلم	مزجت دمعا جری من مقلۃ بدم
۲ – استغفر اللہ من قول بلا عمل	لقد نسبت بہ نسلا لذی عقم

مذکورہ بالا اشعار کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معنی تحریر کریں؟

(۱) الدمع، (۲) الظلام، (۳) الاہوال، (۴) ناطق، (۵) الوری

جواب: (۱) حل شدہ پرچہ 2017ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) اللہ سے معافی چاہتا ہوں ایسی بات سے جس پر خود عمل نہ کروں۔ اس طرح تو میں نے بانجھ عورت کی طرف اولاد کی نسبت کر دی۔

الفاظ کے معانی:

(۱) آنسو، (۲) تاریکیٔ شب، (۳) مصائب، (۴) بولنے والا، (۵) مخلوق۔

سوال نمبر 2: درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ بیان کریں؟

۱۔و روادته الجبال الشم من ذهب عن نفسه فاراها ایما شمم

۲۔محمد سید الکونین والثقلین والفریقین من عرب ومن عجم

جواب: ترجمۃ الاشعار:

(۱) اور سونے کے بلند پہاڑوں نے آپ کی توجہ اپنی طرف مائل کرنا چاہی تو آپ نے نہایت بلند ہمتی سے انہیں حقیر دیکھا۔

(۲) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں دنیا و آخرت کے، جنوں اور انسانوں کے اور دونوں جماعتوں عرب و عجم کے۔

راودت: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مثبت معروف ثلاثی مزید فیہ توجہ کرنا۔

سوال نمبر 3: درج ذیل شعر پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِیٍّ وَّ عَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

جواب: شعر پر اعراب

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِیٍّ وَّ عَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

ترجمہ شعر: پھر ابوبکر، عمر، علی اور صاحب سخاوت عثمان رضی اللہ عنہم سے راضی ہو۔

﴿حصہ دوم......مقامات﴾

سوال نمبر 4: فولجت غابة الجمع لاسبر مجلبة الدمع فرایت فی بھرة الحلقة شخصا شخت الخلقة علیه اھبة السیاحة وله رنة النیاحة وھو یطبع الاسجاع بجواھر لفظه ویقرع الاسماع بزواجر وعظه وقد احاطت به اخلاط الزمر احاطة الھالة بالقمر والاکمام بالثمر

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

جواب: ترجمہ عبارت:

پس میں مجمع کے درمیان گھسا تا کہ آنسوؤں کے بہنے کا سبب جان سکوں، پس میں نے حلقے کے درمیان میں نحیف الخلقت شخص کو دیکھا کہ جس پر سیاحت کا سامان تھا اور رونے کی آوازیں نکال رہا تھا۔ وہ مقفی اور مسجع کلام کو اپنے الفاظ کے جواہر سے ڈھال رہا تھا اور اپنے وعظ کی زجر و توبیخ سے ساعتوں کو دستک دے رہا تھا۔ مختلف جماعتوں نے اسے ایسے گھیرے ہوا تھا، جس طرح ہالہ نے چاند کو یا غلاف اور چھلکے نے پھل کو گھیرا ہوتا ہے۔

خط کشیدہ صیغے:

(i) یطبع: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب افعال فَتَحَ یَفْتَحُ۔

(ii) أحاطت: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مثبت معروف ثلاثی مزید فیہ از باب

سوال نمبر 5: تبا لطالب دنیاثنی الیها انصبابه ما یستفیق غراما بها وفرط ضبابه ولو دری لکفاه مما یروم صبابه ثم انه لبد عجاجته وغیض مجاجته واعتضد شکوته وتأبط هراوته فلما رنت الجماعة الی تحفزه ورأت تأهبه لمزایلة مرکزه

عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات اور مفردات کے جموع تحریر کریں؟

جواب: ترجمہ عبارت:

ہلاکت و بربادی ہو طالب دنیا کے لیے جس نے اپنی توجہ اس کی طرف کر لی، جو اس سے شدت محبت اور کثرت محبت کی وجہ سے افاقہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر وہ دنیا کی حقیقت کو جانتا تو اس کے لیے کافی ہوتی اس کی مراد تلچھٹ۔ پھر اس نے اپنا غبار بٹھایا، اپنا تھوک خشک کیا، اپنے مشکیزے کو بازو میں ڈالا اور اپنی لاٹھی کو بغل میں لیا۔ پس جب جماعت نے جانے کے لیے اس کی آمادگی کو دیکھا اور اپنی جگہ سے ہٹنے کے لیے اس کی تیاری کو دیکھا۔

خط کشیدہ جموع کے مفرد اور مفرد کے جموع

طالب	طلباء
عجاجته	عجج
شکوته	شکوات
هراوته	هروة
مرکزه	مراکزه

سوال نمبر 6: وکنت لفرط اللهج باقتباسه والطمع فی تقمص لباسه اباحث کل من جل وقل واستسقی الوبل والطل واتعلل بعسی ولعل فلما حللت حلوان وقد بلوت الاخوان وسبرت الاوزان وخبرت ما شان وزان الفیت بها ابا زید السروجی یتقلب فی قوالب الانتساب

عبارت کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) الاغتراب، (۲) الاتراب، (۳) الوفاض، (۴) مضغة، (۵) کریمًا، (۶) الالطاف، (۷) قصرًا

جواب: ترجمہ عبارت:

اسے حاصل کرنے کے شوق کی زیادتی اور اس کے لباس کی قمیض پہننے کے لالچ میں، میں ہر بڑے چھوٹے سے سوال کرتا، تیز اور ہلکی بارش سے سیرابی طلب کرتا اور میں عسی اور لعل (امید اور طمع) سے دل بہلاتا۔ پس جب میں حلوان پہنچا اور بھائیوں کو آزمایا اور میں نے قدر و منزلت کے پیمانوں کو جانچا۔ میں نے ہر اچھے برے کو جان لیا، وہاں حلوان میں میں نے ابوزید سروجی کو پایا جو نسب کے سانچوں میں پلٹے کھا رہا تھا۔

الفاظ کے معانی:

الاغتراب	سفر کرنا
الاتراب	ہم عمر، ساتھی
الوفاضی	توشہ دان
مضغة	لقمہ، ٹکڑا
کریماً	سخی، مہربان
الالطاف	مہربانیاں
قصرًا	محل

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

الشهادة العالية السنة الاولىٰ للطالبات

المو افق سنة 1439ھ/2018ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں نیز مخالفت قیاس کی مثال دے کر وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) بلاغت کلام کی تعریف کریں نیز حال اور مقتضائے حال کی وضاحت کریں؟ ۶+۱۴=۲۰

سوال نمبر 2: (الف) خبر کے تاکید سے خالی ہونے اور تاکید پر مشتمل ہونے کے حوالے سے کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ بیان کریں؟ ۱۵

(ب) استفہام کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ "هــل" کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع امثلہ تحریر کریں۔ ۵+۱۰=۱۵

سوال نمبر 3: (الف) تمنی کی تعریف کریں، نیز بتائیں کہ حروف تمنی اصلی اور غیر اصلی کون کون سے ہیں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) مسند الیہ کو ذکر کرنے کے کوئی تین اسباب سپرد قلم کریں؟ ۳×۵=۱۵

سوال نمبر 4: (الف) مقام تعریف و مقام تنکیر بیان کریں نیز معرفہ کی اقسام کے صرف نام تحریر کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) حروف نفی کتنے اور کون کون سے ہیں؟ کس کس معنی کے لیے آتے ہیں؟ نیز لَمْ اور لَمَّا میں فرق بیان کریں؟ ۵+۵+۵=۱۵

سوال نمبر 5: درج ذیل اصطلاحات میں سے کوئی سی پانچ اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۵×۶=۳۰

(الف) تنافر حروف، (ب) فصاحت متکلم، (ج) عطف نسق، (د) قصر، (ہ) تشبیہ، (و) ابہام

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1: (الف) فصاحت کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں نیز مخالفت قیاس کی مثال دے کر وضاحت کریں؟

(ب) بلاغت کلام کی تعریف کریں نیز حال اور مقتضائے حال کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف): فصاحت کا لغوی معنیٰ بیان اور ظہور ہے۔ جب بچے کا کلام واضح اور ظاہر ہو جائے تو کہا جاتا ہے: افصح الصبی فی منطقہ یعنیٰ بچہ اپنی گفتگو میں فصاحت والا ہو گیا۔

اصطلاح میں فصاحت کلمہ، کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

مخالفت قیاس: جب کوئی کلمہ صرفی قانون کے مطابق جاری نہ ہو تو یہ مخالفت قیاس ہے مثلاً متنبی کا شعر ہے:

فان یك بعض الناس سیفًا لدولة

ففی الناس بوقات لھا طبول

پس اگر بعض لوگ دولت کے سیف ہوں تو لوگوں میں ان کے لیے باجے اور ڈھول ہوں گے۔

(ب): جواب حل شدہ پرچہ جات 2015 میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 2: (الف) خبر کے تاکید سے خالی ہونے اور تاکید پر مشتمل ہونے کے حوالے سے کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ بیان کریں۔

(ب) استفہام کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ "ھَلْ" کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف): جواب حل شدہ پرچہ جات 2015 میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) استفہام کی تعریف:

کسی چیز کی طلب کو استفہام کہتے ہیں۔

ھل کی اقسام: جواب حل شدہ پرچہ جات 2016 میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 3: (الف) تمنی کی تعریف کریں، نیز بتائیں کہ حروف تمنی اصلی اور غیر اصلی کون کون سے ہیں؟

(ب) مسند الیہ کو ذکر کرنے کے کوئی تین اسباب سپردِ قلم کریں؟

(الف) جواب حل شدہ پرچہ جات 2015 میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) جواب حل شدہ پرچہ جات 2017 میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 4: (الف) مقام تعریف ومقام تنکیر بیان کریں نیز معرفہ کی اقسام کے صرف نام تحریر کریں؟

(ب) حروف نفی کتنے اور کون کون سے ہیں؟ کس کس معنی کے لیے آتے ہیں؟ نیز لَمْ اور لَمَّا میں فرق بیان کریں؟

جواب: (الف): جب مخاطب کو سمجھانے سے غرض کسی معین کے ساتھ کلام کو مربوط کرنا (ملانا) ہو تو یہ مقام تعریف ہے اور جب اس سے غرض متعلق نہ ہو تو یہ مقام تنکیر ہے۔

یہ بات معلوم ہے کہ ضمیر، علم، اسم اشارہ، اسم موصول، الف لام کے ساتھ معرفہ، ان مذکورہ میں سے کسی ایک کی طرف مضاف اور منادیٰ، معرفہ کی اقسام ہیں۔

(ب): حروف نفی چھ ہیں: لَا، مَا، اِنْ، لَنْ، لَمْ، لَمَّا ۔

لَا: مطلق نفی کے لیے آتا ہے۔

مَا اور اِنْ: اگر مضارع پر داخل ہوں تو زمانہ حال کی نفی کے لیے آتے ہیں۔

لَنْ: زمانہ مستقبل کی نفی کے لیے آتا ہے۔

لَمْ اور لَمَّا ماضی کی نفی کے لیے۔

لَمْ اور لَمَّا میں فرق:

لَمَّا کے ذریعے نفی گفتگو کے زمانے تک کھینچتی ہے۔ اس کا تعلق ان امور سے ہوتا ہے جن کا حصول متوقع ہو جبکہ لَمْ میں یہ دونوں باتیں نہیں ہوتیں۔ اس کے لیے یہ کہنا صحیح نہیں ہے جیسے:

لَمْ یَقُمْ زَیْدٌ ثُمَّ قَامَ: ابھی تک زید کھڑا نہیں ہوا پھر کھڑا ہوا۔ یہ کہنا بھی درست نہیں ہے۔

لَمَّا یَجْتَمِعِ النَّقِیْضَانِ: ابھی تک دو نقیضیں جمع نہیں ہوئیں چونکہ دو نقیضوں مثلاً رات اور دن کا جمع ہونا متوقع نہیں ہوتا' اس لیے یہاں لَمَّا کے ساتھ لانا صحیح نہیں ہے۔

لَمْ یَقُمْ ثُمَّ قَامَ: یہ کہنا صحیح ہے۔

اَلنَّقِیْضَانِ لَمْ یَجْتَمِعَا: یہ کہنا بھی صحیح ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(الف) تنافر حروف، (ب) فصاحت متکلم، (ج) عطف نسق، (د) قصر، (ہ) تشبیہ، (و) ابہام

جواب: (ا) تنافر حروف:

تنافر، کلمہ میں ایک ایسا وصف ہے' جو اس کلمہ کو زبان پر ثقیل بنا دیتا ہے اور اس کا بولنا مشکل ہو جاتا ہے

جیسے: اَلْمستشزر: بٹی ہوئی رسی یا گندھے ہوئے بال۔

(ii) فصاحت متکلم:

یہ ایک ایسا ملکہ ہے جس کے ذریعے متکلم فصیح کلام کے ساتھ اپنا مقصود بیان کرنے پر قادر ہوتا ہے خواہ وہ کلام جس غرض میں سے بھی ہو۔

(iii) عطف نسق:

عطف نسق (جہاں حروف عاطفہ ہوں) ان اغراض کے بعد ہوتا ہے جو حروف عاطفہ سے ادا ہوتی ہیں مثلاً حرف عطف فاء ہو تو ترتیب اور تعقیب ہوگی اور حرف عطف ثُمَّ ہو تو تاخیر بھی ہوتی ہے۔

(iv) قصر:

کسی ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مخصوص طریقے سے خاص کرنا قصر کہلاتا ہے۔

(v) تشبیہ:

ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں کسی حرف کے ذریعے کسی غرض کے لیے ملانا تشبیہ کہلاتا ہے۔

(vi) ابہام:

کلام میں ایسا لفظ بولنا جو دو متضاد معنوں کا احتمال رکھتا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
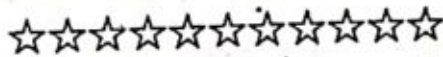
الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالية السنة الاولٰى للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۰ھ/2019ء

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن

الوقت المحدد: ثلث ساعات　　　　مجموع الأرقام:۱۰۰

نوٹ:- حصہ اول سے کوئی دوسوال جبکہ حصہ دوم سے کوئی ایک سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: تفسیر﴾

سوال نمبر 1: والذین یرمون المحصنات العفیفات بالزنی ثم لم یأتوا باربعة شهداء علی زناهم برؤیتهم فاجلدوهم کل واحد منهم ثمانین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة فی شیء ابدا واولٰئك هم الفاسقون لاتیانهم کبیرة

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں اور اس کے ساتھ اس سے اگلی آیت ملا کر مسئلہ کی تشریح کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) آیات قرآنیہ کی روشنی میں لعان کا طریقہ اور شادی شدہ وغیر شادی شدہ زانی مرد وعورت کی حد سپرد قلم کریں؟ ۷+۸=۱۵

سوال نمبر 2: ولا یأتل اولوا الفضل اصحاب الغنی منکم والسعة ان لایؤتوا اولی القربی والمساکین والمهاجرین فی سبیل الله...... وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں نیز اغراضِ مفسر اور آیت کا شانِ نزول بیان کریں؟ ۱۰+۵+۵=۲۰

(ب) قرآن مجید نے کسی کے گھر داخل ہونے کے کیا آداب سکھائے ہیں؟ نیز وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ کی روشنی میں بتائیں کہ عورت اپنی زینت کی چیزیں کن کن لوگوں کے سامنے ظاہر کرسکتی ہے؟ ۷+۸=۱۵

سوال نمبر 3: وهو الذی خلق من الماء بشرا من المنی انسانا فجعله نسبا ذا نسب وصهرا...... وکان ربك قدیرا قادرا علی ما یشاء

(الف) اعراب لگا کر کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں۔ نیز بتائیں کہ صھـــــرا کا کیا معنی ہے؟
۱۵+۵=۲۰

(ب) سورہ فرقان میں بیان کردہ مضامین پر مختصر نوٹ لکھیں؟ ۱۵

﴿حصہ دوم: علوم القرآن﴾

سوال نمبر 4: (الف) آیات قرآنیہ کی روشنی میں اسلام اور ایمان کی وضاحت کر کے دونوں میں فرق بیان کریں؟ ۱۵

(ب) مصنف نے شرک کی کتنی اور کون کونسی اقسام بیان کی ہیں؟ کسی دو قسموں کی وضاحت کریں۔
۵+۱۰=۱۵

سوال نمبر 5: (الف) بدعت کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کر کے لفظ "اِلٰـــــہ" کی تحقیق ذکر کریں؟
۷+۸=۱۵

(ب) "تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی" مذکورہ مضمون پر مدلل نوٹ لکھیں؟ ۱۵

☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (برائے طالبات) سال اول 2019ء

﴿حصہ اول: تفسیر﴾

سوال نمبر 1: والذین یرمون المحصنات العفیفات بالزنی ثم لم یأتوا باربعة شهداء علی زناهم برؤیتهم فاجلدوهم کل واحد منهم ثمانین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة فی شیء ابدا واولٰئك هم الفاسقون لاتیانهم کبیرة

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں اور اس کے ساتھ اس سے اگلی آیت ملا کر مسئلہ کی تشریح کریں؟

(ب) آیات قرآنیہ کی روشنی میں لعان کا طریقہ اور شادی شدہ وغیر شادی شدہ زانی مرد وعورت کی حد سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اور جو لوگ محصنہ عورتوں پر زنا کا الزام عائد کریں یعنی پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگائیں، پھر وہ اس پر چار گواہ بطور عینی شاہد پیش نہ کر سکیں، تو تم ان میں سے ہر ایک کو اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ اور کسی معاملہ میں ہمیشہ ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہی لوگ گناہگار ہیں، کیونکہ انہوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولیٰ للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۰ھ/2019ء

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الأرقام:۱۰۰

نوٹ:۔حصہ اول سے کوئی دوسوال جبکہ حصہ دوم سے کوئی ایک سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: تفسیر﴾

سوال نمبر 1: والذین یرمون المحصنات العفیفات بالزنی ثم لم یأتوا باربعة شهداء علی زناهم برؤیتهم فاجلدوهم کل واحد منهم ثمانین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة فی شیء ابدا واولٓئک هم الفاسقون لاتیانهم کبیرة

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں اور اس کے ساتھ اس سے اگلی آیت ملا کر مسئلہ کی تشریح کریں؟۱۰+۱۰=۲۰

(ب) آیات قرآنیہ کی روشنی میں لعان کا طریقہ اور شادی شدہ وغیر شادی شدہ زانی مرد وعورت کی حد سپرد قلم کریں؟۷+۸=۱۵

سوال نمبر 2: ولا یأتل یحلف اولوا الفضل اصحاب الغنی منکم والسعة ان لایؤتوا اولی القربی والمساکین والمهاجرین فی سبیل اللہ...... وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ ؕ

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں نیز اغراضِ مفسر اور آیت کا شانِ نزول بیان کریں؟ ۱۰+۵+۵=۲۰

(ب) قرآن مجید نے کسی کے گھر داخل ہونے کے کیا آداب سکھائے ہیں؟ نیز وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ کی روشنی میں بتائیں کہ عورت اپنی زینت کی چیزیں کن کن لوگوں کے سامنے ظاہر کرسکتی ہے؟۷+۸=۱۵

سوال نمبر 3: وهو الذی خلق من المآء بشرا من المنی انسانا فجعله نسبا ذا نسب وصهرا...... وکان ربک قدیرا قادرا علی ما یشاء

(الف) اعراب لگا کر کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں۔ نیز بتائیں کہ صھــــــرا کا کیا معنی ہے؟
۱۵+۵=۲۰

(ب) سورہ فرقان میں بیان کردہ مضامین پر مختصر نوٹ لکھیں؟ ۱۵

﴿حصہ دوم: علوم القرآن﴾

سوال نمبر 4: (الف) آیات قرآنیہ کی روشنی میں اسلام اور ایمان کی وضاحت کر کے دونوں میں فرق بیان کریں؟ ۱۵

(ب) مصنف نے شرک کی کتنی اور کون کونسی اقسام بیان کی ہیں؟ کسی دو قسموں کی وضاحت کریں۔
۵+۱۰=۱۵

سوال نمبر 5: (الف) بدعت کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کر کے لفظ "اِلٰــــــہ" کی تحقیق ذکر کریں؟
۷+۸=۱۵

(ب) "تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی" مذکورہ مضمون پر مدلل نوٹ لکھیں؟ ۱۵

☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (برائے طالبات) سال اول 2019ء

﴿حصہ اول: تفسیر﴾

سوال نمبر 1: والذین یرمون المحصنات العفیفات بالزنی ثم لم یأتوا باربعة شهداء علی زناهم برؤیتهم فاجلدوهم کل واحد منهم ثمانین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة فی شیء ابدا واولئك هم الفاسقون لاتیانهم کبیرة

(الف) کلام باری و کلام مفسر کا ترجمہ کریں اور اس کے ساتھ اس سے اگلی آیت ملا کر مسئلہ کی تشریح کریں؟

(ب) آیات قرآنیہ کی روشنی میں لعان کا طریقہ اور شادی شدہ و غیر شادی شدہ زانی مرد و عورت کی حد سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اور جو لوگ محصنہ عورتوں پر زنا کا الزام عائد کریں یعنی پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگائیں، پھر وہ اس پر چار گواہ بطور عینی شاہد پیش نہ کر سکیں، تو تم ان میں سے ہر ایک کو اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ اور کسی معاملہ میں ہمیشہ ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہی لوگ گناہگار ہیں، کیونکہ انہوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

آیت کو مابعد آیت سے ملا کر مسئلہ کی وضاحت:

جو لوگ پاکدامن خواتین پر زنا کاری کا الزام عائد کرتے ہیں اور وہ اپنے دعویٰ پر عینی شاہد گواہ پیش نہ کر سکیں تو وہ لوگ مجرم، قابل سزا اور مردود الشہادت ہیں۔ تاہم اگر وہ تائب ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیتے ہیں اور آئندہ ایسی غلطی سے احتراز کرنے کا عزم صمیم کر لیتے ہیں تو وہ بری المعصیت قرار پائیں گے اور ان کی سابقہ عام مومنوں کی حالت عود کر آئے گی۔ نیز وہ مردود الشہادت بھی نہیں رہیں گے۔

(ب) آیات قرآنیہ کی روشنی میں لعان کا طریقہ:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2015ء میں ملاحظہ کریں۔

شادی شدہ اور غیر شادی شدہ زانی کی حد:

تمام فقہاء اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شادی شدہ مرد ہو یا عورت اس کے مرتکب زنا کی سزا ''رجم'' ہے۔ اگر غیر شادی شدہ مرد ہو یا عورت ہو اس کی حد زنا سو کوڑے مارنا ہے، تاہم سیاسی حکمت عملی کی بنا پر اسے شہر بدر کی بھی سزا دی جا سکتی ہے، تاکہ بعد میں بھی زنا کا خدشہ باقی نہ رہے۔

سوال نمبر 2: ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان لا یؤتوا اولی القربی والمساکین والمہاجرین فی سبیل اللہ...... وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ط اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ط

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں نیز اغراضِ مفسر اور آیت کا شانِ نزول بیان کریں؟

(ب) قرآن مجید نے کسی کے گھر داخل ہونے کے کیا آداب سکھائے ہیں؟ نیز وقل للمؤمنت یغضضن من ابصارھن کی روشنی میں بتائیں کہ عورت اپنی زینت کی چیزیں کن کن لوگوں کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے؟

جواب: (الف) کلام باری اور کلام مفسر کا ترجمہ اور شان نزول:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2017ء میں ملاحظہ کریں۔

''وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ط اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ط'' کا ترجمہ وشان نزول:

ترجمہ: ''ان لوگوں کو چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں ان لوگوں سے (جنہوں نے افک میں حصہ لیا) اس بارے میں کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دے۔''

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی حضرت مسطح رضی اللہ عنہ نے بھی قصہ افک میں حصہ لیا تھا، اس سلسلہ میں علم ہونے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان سے ناراض ہوئے اور انہیں خرچہ دینا

بند کر دیا اور ہر قسم کا تعلق ختم کر لیا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس سے رجوع کر لیا اور کہا: میں کیوں نہیں جانتا اور میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے۔ اب میں حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو پہلے سے زیادہ خرچہ دوں گا۔

(ب) گھر میں داخل ہونے کے آداب:

اسلام عالمگیر دین ہے اور اس کے اصول دائمی ہیں جو زندگی کے تمام حصوں کو شامل ہیں اور زندگی کے ہر حصہ میں راہنمائی کرتے ہیں۔ اگر کسی کے گھر میں داخل ہونا ہو تو اس سلسلہ میں تین بار اجازت طلب کی جائے، اجازت لیتے وقت دروازہ کے سامنے کھڑا نہ ہو، اجازت ملنے پر اندر داخل ہو سکتا ہے' ورنہ بغیر ناراضگی واپس آ جائے۔ اپنے عزیز و اقارب کے گھر میں داخل ہونا تب بھی اسی اصول پر عمل کیا جائے گا۔ اگر کوئی اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دے تو اظہار ناراضگی نہیں کرنا چاہیے بلکہ واپس پلٹ آئے۔

عورت پر اپنی زینت کو چھپانے کا حکم:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2015ء میں ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر 3: وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا مِّنَ الْمَنِيِّ اِنْسَانًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا ذَا نَسَبٍ وَّصِهْرًا...... وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا قَادِرًا عَلٰى مَا يَشَآءُ

(الف) اعراب لگا کر کلام باری و کلام مفسر کا ترجمہ کریں۔ نیز بتائیں کہ صھرا کا کیا معنی ہے؟

(ب) سورہ فرقان میں بیان کردہ مضامین پر مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور ترجمہ:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

اور (اللہ) وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا یعنی منی سے انسان بنایا، پھر اسے خاندان والا بنایا اور سسرال والا بنایا۔...... اور آپ کا پروردگار قادر ہے اس چیز پر جس کا وہ ارادہ رکھتا ہے۔

"صھراً" کا مفہوم:

اس کا معنیٰ ہے: سسرال یعنی والدین کی طرح سسرال بھی والدین ہوتے ہیں اور ان کا ادب و احترام واجب ہے۔

(ب) سورہ فرقان کے مضامین پر نوٹ:

اس سورت کا نام "فرقان" اس لیے تجویز کیا گیا ہے کہ اس میں حق و باطل کی وضاحت اور معیار کو بیان

کیا گیا ہے۔اس میں سابقہ لوگوں کے مظالم پر مشتمل واقعات بیان کیے گئے ہیں،اس میں آداب زندگی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور اہل جنت اور جہنمی لوگوں کے احوال بیان کیے گئے ہیں،علاوہ ازیں عبرت آموز اور سبق آموز واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔

﴿حصہ دوم: علوم القرآن﴾

سوال نمبر 4: (الف) آیات قرآنیہ کی روشنی میں اسلام اور ایمان کی وضاحت کر کے دونوں میں فرق بیان کریں؟

(ب) مصنف نے شرک کی کتنی اور کون کونسی اقسام بیان کی ہیں؟کسی دو قسموں کی وضاحت کریں۔

جواب: (الف) اسلام اور ایمان کی وضاحت وفرق:

لفظ ''اسلام'' سلم سے بنا ہے: جس کا معنیٰ ہے: امن، صلح اور سلامتی۔

ارشاد ربانی ہے: وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا یعنی اگر وہ صلح کی طرف مائل ہو جائیں تو تم بھی ان کی طرف جھک جاؤ۔

اس طرح ''اسلام'' کے معنیٰ ہوئے اطاعت قبول کرنا، فرمانبرداری کرنا۔اسلام کا تعلق اعمال ظاہر کے ساتھ ہے مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بجالانا۔

ایمان: یہ لفظ ''امن'' سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے: محفوظ ہونا، امن میں ہونا، سلامتی میں ہونا۔اس کا تعلق قلب کے ساتھ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک، معبود حقیقی، ازلی وابدی اور خالق و مالک تسلیم کرنا۔ علاوہ ازیں انبیاء، ملائکہ، آسمانی کتب، موت وحیات، قیامت، تقدیر اور جنت و دوزخ وغیرہ پر پختہ یقین رکھنا۔

(ب) شرک اور اس کی اقسام:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2015ء میں ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر 5: (الف) بدعت کا لغوی واصطلاحی معنیٰ بیان کر کے لفظ ''اِلٰہ'' کی تحقیق ذکر کریں؟

(ب) ''تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی'' مذکورہ مضمون پر مدلل نوٹ لکھیں؟

جواب: (الف) بدعت کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2018ء میں ملاحظہ کریں۔

''اِلٰہ'' کی تحقیق:

لفظ ''اِلٰــہ'' کی تحقیق مسلمان کے لیے اہم اور ضروری ہے۔اس بارے میں تین اہم امور کی وضاحت

ضروری ہے:

(i) غیر مقلد لوگوں نے لفظ "اِلٰــہ" سے مراد لیا ہے: علم غیب اور مافوق الاسباب حاجات میں تصرف یعنی وہ ذات جو غیب کی باتیں جان لیتی ہے اور مشکل ترین امور میں تصرف کی طاقت رکھتی ہے۔ یہ مفہوم ان کے اپنے نظریہ کے خلاف ہے۔

(ii) اِلٰہ برحق کی بڑی پہچان یہی ہے کہ جس کو نبی برحق "اِلٰہ" کہہ دیں وہ معبود حقیقی اور اِلٰہ حق ہے اور جس کی الوہیت کا نبی انکار کر دیں وہ باطل ہے۔

(iii) لفظ "اِلٰــہ" کا معنیٰ ہے: انتہائی بلند چونکہ معبود برحق کائنات کی ہر چیز کا خالق و مالک، صانع و موجود ہے۔ اس کی اجازت سے بلکہ حکم سے کائنات کا نظام چل رہا ہے، اس کی حکومت چل رہی ہے، اس کے نظام میں تبدیلی نہیں ہے اور اس کے حکم کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ اس پورے نظام کے چلانے والے کو "اِلٰہ" کہتے ہیں۔

(ب) "جو تیرے منہ سے نکلی وہ بات ہو کے رہی" مضمون پر نوٹ:

اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ انبیاء کرام، صحابہ عظام، صالحین امت اور اولیاء کی مقدس زبانوں سے جو بات نکلتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے فرمایا: اچھا جا تیری سزا دنیا کی زندگی میں یہ ہے کہ تو کہتا پھرے گا کہ چھو نہ جانا اور بیشک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے' جو تجھ سے خلاف نہ ہو گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری سے ناراض ہو گئے، کیونکہ اس نے بچھڑا بنا کر لوگوں کو مشرک بنا دیا تھا، تو آپ نے اس کے لیے یہ بد دعا دی تو اس کے ساتھ یہی معاملہ پیش آیا۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے مطابق پتھروں نے کلمہ پڑھا، آپ کی خواہش کے احترام میں جنگل کے جانور حاضر خدمت ہوئے، سورج روک لیا گیا حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی تو وہ غروب ہوا، آپ کی خواہش کے مطابق چاند کے دو ٹکڑے ہوئے پھر وہ مل کر اپنی جگہ پر جا ٹھہرا۔

اسی طرح کے صحابہ کرام اور صالحین امت کے بے شمار واقعات ہیں جن سے کتب اہل سنت بھری پڑی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولیٰ للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۰ھ/2019ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

الوقت المحدد: ثلث ساعات　　　　مجموع الأرقام:۱۰۰

نوٹ:-سوال نمبر4 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر1: عن انس بن مالك قال قلما خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الاقال لاايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ میں لا کون سا ہے؟۵+۵+۵=۱۵

(ب) کیا خائن اور وعدہ خلافی کرنے والا مذکورہ حدیث کی روشنی میں کافر ہو جاتا ہے؟ نیز امانت داری اور وعدہ پورا کرنے کی اہمیت وفضیلت قرآن وحدیث سے مدلل بیان کریں؟۶+۷+۷=۲۰

سوال نمبر2: عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالما اتخذ الناس رء وسا جهالا فسئلوا فأفتوا بغير علم فضلوا واضلوا

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور عصر حاضر کو مدنظر رکھ کر تشریح وتوضیح قلمبند کریں؟۵+۱۰=۱۵

(ب) عالم باعمل کی فضیلت اور نااہل و بدعمل عالم کی مذمت پر کوئی دو دو حدیثیں قلمبند کریں؟ ۵×۴=۲۰

سوال نمبر3: عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ابتلى المسلم ببلاء فى جسده قيل للملك اكتب له صالح عمله الذى كان يعمل فان شفاه غسله وطهره وان قبضه غفرله ورحمه

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں، نیز بتائیں کہ حدیث میں کس کس نوعیت کی موت پانے والے کو شہید کہا گیا ہے؟۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مسلمان کے مسلمان پر کتنے اور کون کون سے حق ہیں؟ نیز حدیث کے مطابق مریض کی عیادت

کا سنت طریقہ تحریر کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

﴿حصہ دوم: اصول حدیث﴾

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب دیں۔

واصل اقسام الحديث ثلثة صحيح وحسن وضعيف فالصحيح اعلى مرتبته والضعيف ادنى والحسن متوسط وسائر الاقسام التى ذكرت داخلة فى هذه الثلثة

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ تحریر کریں اور تشریح وتوضیح اس طرح کریں کہ مقصودِ مصنف واضح ہو جائے؟ ۷+۸=۱۵

(ب) مذکورہ عبارت میں بیان کردہ حدیث کی تینوں اقسام (صحیح، ضعیف اور حسن) کی تعریف کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ج) حدیث مرسل کی تعریف کرکے اس کا حکم قلمبند کریں نیز حدیث متواتر کی تعریف بیان کریں؟ ۵+۵+۵=۱۵

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (برائے طالبات) سال اول 2019ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

﴿حصہ اوّل: حدیث﴾

سوال نمبر 1: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ میں لا کون سا ہے؟

(ب) کیا خائن اور وعدہ خلافی کرنے والا مذکورہ حدیث کی روشنی میں کافر ہو جاتا ہے؟ نیز امانت داری اور وعدہ پورا کرنے کی اہمیت وفضیلت قرآن وحدیث سے مدلل بیان کریں؟

جواب: (الف) حدیث پر اعراب اور ترجمہ:

نوٹ: اعراب اوپر حدیث پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث حسب ذیل ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: بہت کم ایسا ہوا ہوگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مجلس پند ونصائح میں یہ نہ فرمایا ہو: جو شخص امانتدار نہیں وہ ایمان دار نہیں اور جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا دین نہیں ہے۔

خط کشیدہ عبارت میں لا کی نوعیت:

مندرجہ بالا حدیث کے خط کشیدہ الفاظ میں "لا" نفی جنس کا ہے، پہلے مقام پر "ایمان" اس کا اسم اور "لمن لا امانۃ لہ" اس کی خبر ہے۔ دوسرے مقام پر "دین" اس کا اسم ہے جبکہ "لمن لا عھد لہ" اس کی خبر ہے۔

(ب) خائن اور وعدہ خلافی کرنے والے کا شرعی حکم:

مذکورہ بالا حدیث کے خط کشیدہ الفاظ کے مطابق خائن اور وعدہ خلافی کرنے والا کافر ہونا چاہیے مگر یہ درست نہیں ہے اور ایسا شخص ہرگز ہرگز کافر نہیں ہوتا، کیونکہ یہاں ان الفاظ کے ظاہری معانی مراد نہیں ہیں بلکہ تاویل کی جائے گی اور مجازی معانی مراد ہوں گے یعنی نفس ایمان اور نفس دین کی نفی مراد نہیں بلکہ کمال کی نفی مراد ہے۔ یا یہاں ان امور کی اہمیت کے پیش نظر وعید بیان کی گئی ہے۔

امانتداری اور ایفاء وعدہ کی اہمیت وفضیلت:

قرآن وسنت میں امانتداری اور ایفاء وعدہ پر زور دیا گیا ہے اور ان صفات کو مسلمان کی علامات قرار دیا

گیا ہے جبکہ ان کی مخالفت کو منافقت قرار دیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے اپنی امت کو عملی پیغام دیا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی اس وقت آپ کے پاس کفار و مشرکین کی کثیر امانتیں موجود تھیں، آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی فہرست عطا کی اور امانتیں مالکوں کو واپس کر کے ہجرت کرنے کا حکم صادر فرمایا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کسی چیز کے بارے میں معاملہ طے کیا، اس نے عرض کیا: آپ یہاں ٹھہریئے میں رقم لیکر ابھی حاضر ہوتا ہوں، وہ اپنا وعدہ بھول گیا، آپ وہاں تین دن تک اس کے انتظار میں تشریف فرما رہے۔ کفار و مشرکین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امانتدار اور ایفاء وعدہ کا علمبردار قرار دیتے تھے بلکہ وہ آپ کو صادق و امین کے معزز و محترم القاب سے یاد کرتے تھے۔

ان تاریخی وقاعات اور نا قابل فراموش حقائق سے امانتداری اور ایفاء وعدہ کی اہمیت و فضیلت واضح ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 2: عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رء وسا جهالا فسئلوا فأفتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور عصر حاضر کو مدنظر رکھ کر تشریح و توضیح قلمبند کریں؟

(ب) عالم باعمل کی فضیلت اور نااہل و بدعمل عالم کی مذمت پر کوئی دو دو حدیثیں قلمبند کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ لوگوں سے اسے چھین لے گا بلکہ وہ علماء کو قبض کرنے کے ذریعے اس علم کو قبض کرے گا حتیٰ کہ کسی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا، تو لوگ جہلاء کو اپنا امام (پیشواء) بنائیں گے، ان لوگوں نے سوال کیے جائیں گے تو وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے اور وہ خود گمراہ ہوں گے اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

حدیث کی تشریح:

حصول علم کی اشد ضرورت ہے، احادیث مبارکہ میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے، پھر اس پر عمل کرنے کی تاکید مزید کی گئی ہے، علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا مسلمان کے لیے لازم و واجب ہے۔ عصر حاضر کا المیہ ہے کہ علماء کم اور جہلاء زیادہ ہیں، بے علم یا کم علم یا بے عمل ہونے کی وجہ سے جہالت پر مبنی فتویٰ دیتے ہیں۔ اس طرح لوگوں مین اصلاح کی بجائے جہالت پھیل رہی ہے، جہالت پر مبنی فتویٰ بازی سے

معاشرے میں فساد کا بازار گرم ہے۔ گویا جہالت کے نتیجہ میں گمراہی اور بے عملی پھیل رہی ہے۔ اس کا تدارک صرف رضاء الٰہی کے لیے حصول علم، اس پر عمل اور تحقیق پر مبنی فتاوی سے ہوسکتا ہے۔

(ب) عالم باعمل کی فضیلت اور نااہل و بے عمل کی مذمت پر دو حدیثیں:

ا- عالم باعمل کی فضیلت:

(i) الناس معادن کمعادن الذهب والفضة خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا فقهوا۔ (المشکوٰۃ)

"لوگ (حق کی) کانیں ہیں جس طرح سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں، ان میں سے جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ وہ دین کا علم سیکھیں اور اس میں فقاہت حاصل کریں۔"

(ii) لاحسد الا في اثنين رجل اتاه الله مالا فسلطه على هلكته في الحق ورجل اتاه الله الحكمة فهو يقضي بها ويعلمها۔ (ایضاً)

صرف دو آدمیوں کے لیے رشک جائز ہے: (۱) وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر اسے اپنے راستے میں اس مال کو خرچ کرنے کی توفیق دی۔ (۲) وہ آدمی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دین عطا کیا، اور وہ اس کے مطابق عمل کرتا ہے، اور اس کے مطابق فیصلے بھی کرتا ہے۔

بے عمل علماء کی مذمت:

(i) اشد الناس عذاباً يوم القيامة عالم لم ينفعه علم۔ (کنز العمال، ج:۱۰، ص:۱۰۷)

قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس عالم کو ہوگا، جسے اس کے علم نے فائدہ نہیں دیا ہوگا (یعنی علم کے باوجود وہ بدعقیدہ اور بے عمل رہا)

(ii) الا ان شر الشر شرار العلماء وان خير الخير خيار العلماء۔ (مشکوٰۃ)

خبردار! بروں میں سب سے برے علماء سوء ہیں اور اچھوں میں سب سے اچھے علماء حق ہیں۔

سوال نمبر 3: عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ابتلى المسلم ببلاء في جسده قيل للملك اكتب له صالح عمله الذي كان يعمل فان شفاه غسله وطهره وان قبضه غفرله ورحمه

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں، نیز بتائیں کہ حدیث میں کس کس نوعیت کی موت پانے والے کو شہید کہا گیا ہے؟

(ب) مسلمان کے مسلمان پر کتنے اور کون کون سے حق ہیں؟ نیز حدیث کے مطابق مریض کی عیادت

کا سنت طریقہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان جسمانی مرض میں مبتلاء ہوتا ہے تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے: تو اس کے لیے نیک عمل لکھ جو یہ کرتا تھا، پس اگر شفاء ہے تو اسے غسل دے اور اسے پاک کر، اگر اس کی روح قبض کرنی ہے تو اس کے لیے بخشش اور رحم لکھ دے۔

شہادت پانے والے لوگوں کی موت کی نوعیت:

روایات میں مذکور ہے کہ پانچ قسم کی موت والے لوگ شہید ہوتے ہیں:

(i) طاعون کے مرض میں مبتلاء ہو کر مرنے والا۔ (ii) پیٹ کے مرض کی وجہ سے مرنے والا۔ (iii) پانی میں ڈوب کر مرنے والا۔ (iv) کسی چیز کے نیچے (دیوار وغیرہ) دب کر مرنے والا۔ (v) اسلام کی سربلندی کے لیے لڑنے کے دوران مرنے والا۔

(ب) ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق:

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق وابستہ ہیں:

(۱) سلام کرنے پر اس کا جواب دینا۔ (۲) بیمار ہونے کی صورت میں اس کی عیادت کرنا۔ (۳) فوت ہونے پر اس کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا۔ (۴) دعوت دینے پر اسے قبول کرنا۔ (۵) چھینکنے پر اس کا جواب دینا۔ (۶) خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کا خیر خواہ بننا۔

مریض کی عیادت کا طریقہ:

مریض کی عیادت کا مسنون طریقہ روایات میں مذکور ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے، آپ مریض سے فرماتے: "فکر نہ کرو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلد شفاء یاب ہو جاؤ گے اور یہ مرض طہارت کا سبب بنے گا۔" مریض کے پاس زیادہ دیر ٹھہرنا نہیں چاہیے تاکہ مریض اور اہل خانہ کے لیے دشواری پیش نہ آئے، مریض کو تسلی صحت دینی چاہیے اور اس کی صحت کے لیے دعاء خیر کرنا چاہیے۔

﴿حصہ دوم: اصول حدیث﴾

سوال نمبر 4: درج ذیل اجزاء کا جواب دیں۔

واصل اقسام الحدیث ثلثة صحیح وحسن وضعیف فالصحیح اعلی

مرتبته والضعيف ادنى والحسن متوسط وسائر الاقسام التی ذکرت داخلة فی هذه الثلثة

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ تحریر کریں اور تشریح وتوضیح اس طرح کریں کہ مقصودِ مصنف واضح ہو جائے؟

(ب) مذکورہ عبارت میں بیان کردہ حدیث کی تینوں اقسام (صحیح، ضعیف اور حسن) کی تعریف کریں؟

(ج) حدیث مرسل کی تعریف کر کے اس کا حکم قلمبند کریں نیز حدیث متواتر کی تعریف بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

حدیث کی اصل اقسام تین ہیں: (۱) صحیح، (۲) حسن، (۳) ضعیف۔ حدیث صحیح اعلیٰ درجہ کی ہے، حدیث ضعیف کم درجہ کی ہے اور حدیث حسن متوسط (درمیانہ) درجہ کی ہے۔ ان کے علاوہ اقسام حدیث ان تین اقسام میں داخل ہیں۔

تشریح عبارت:

اس عبارت میں مصنف اس حقیقت کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اصل کے اعتبار سے حدیث کی تین اقسام ہیں: صحیح، حسن اور ضعیف۔ سب سے پہلے درجہ کی حدیث صحیح، دوسرے درجہ کی حدیث حسن اور تیسرے درجہ کی حدیث ضعیف ہے۔ ان تین اقسام کے علاوہ اقسام حدیث الگ نہیں ہیں بلکہ ان تینوں میں داخل ہیں اور ان کا حصہ ہیں۔ تاہم یوں ضرور کہا جا سکتا ہے کہ یہ تین اقسام اصل ہیں جبکہ باقی اقسام ان کی فروع ہیں۔

(ب) عبارت میں مذکور اقسام حدیث کی تعریف:

صحیح لذاتہ: جس حدیث کی سند کے تمام راوی متصل، عادل اور تام الضبط ہوں۔

صحیح لغیرہ: جس حدیث میں اتمام الضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

حسن لذاتہ: جس حدیث میں کمال الضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات ہوں اور تام الضبط کی کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔

حسن لغیرہ: جس حدیث میں صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات مفقود ہوں لیکن یہ نقصان تعدد طرق سے پورا ہو جائے۔

ضعیف: وہ حدیث ہے جس میں صحیح لذاتہ کی ایک سے زیادہ صفات مفقود ہوں لیکن یہ نقصان تعدد طرق سے پورا ہو جائے۔

(ج) اصطلاحات کی تعریفات:

۱- حدیث مرسل کی تعریف اور اس کا حکم: اگر یہ سقوط آخر سند سے یعنی تابعی کے بعد ہو تو اس کو حدیث مرسل کہتے ہیں اور اس فعل اسقاط کو ارسال کہیں گے۔

جمہور محدثین کے نزدیک مرسل کا حکم توقف ہے، کیونکہ یہ نہیں معلوم کہ غیر مذکور راوی ثقہ ہے کہ نہیں؟ اس لیے کہ تابعی بھی تابعی سے روایت کرتا ہے اور تابعی ثقہ اور غیر ثقہ دونوں قسم کے تھے۔

۲- حدیث متواتر: اگر حدیث کے راوی کثیر ہوں اور عادتاً ان کا اتفاق علی الکذب ممکن نہ ہو، تو اس کو متواتر کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولىٰ للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۰ھ/2019ء

تیسرا پرچہ: عقائد

الوقت المحدد: ثلث ساعات — مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ:- سوال نمبر 1 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل صفات باری تعالیٰ میں سے کسی چار صفات کے بارے میں عقیدہ بیان کریں؟ ۴×۵=۲۰

(i) کیا اللہ تعالیٰ کا کوئی کسی چیز میں شریک ہے؟

(ii) اللہ تعالیٰ کی صفات اس کا عین ہیں یا غیر؟

(iii) اللہ تعالیٰ کے حیّ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

(iv) اللہ تعالیٰ کا علم کتنا ہے؟

(v) کیا اللہ تعالیٰ جو چاہے وہ کر سکتا ہے اور اس کے ارادے کو کوئی روک سکتا ہے؟

(ب) مذکورہ بالا صفات کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی کوئی چار صفات کو وضاحت کے ساتھ بیان کریں؟ ۴×۵=۲۰

سوال نمبر 2: (الف) قضاء مبرم حقیقی، معلق حقیقی اور معلق شبیہ بہ مبرم میں سے ہر ایک کی وضاحت کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) انبیاء کرام کے علم غیب کے بارے صحیح عقیدہ کیا ہے؟ کیا وحی نبوت انبیاء کے علاوہ کسی اور کے پاس بھی آسکتی ہے؟ ۸+۷=۱۵

سوال نمبر 3: (الف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ایمان کے لیے کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اس پر کوئی دو دلیلیں بیان کریں۔ ۱۵

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے شفاعت کبریٰ کی وضاحت کریں نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا کیا حکم ہے؟ ۱۰+۵=۱۵

سوال نمبر 4: (الف) گمراہ فرقوں میں سے کسی دو کا مختصر مگر جامع تعارف کروائیں؟ ۸+۷=۱۵

(ب) عالم برزخ کا تعارف کروا کر اس کے بارے میں کوئی دو عقیدے بیان کریں؟ ۳+۱۲=۱۵

درجہ عالیہ (برائے طالبات) سال اول 2019ء

تیسرا پرچہ: عقائد

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل صفات باری تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ بیان کریں۔

(i) کیا اللہ تعالیٰ کا کوئی کسی چیز میں شریک ہے؟

(ii) اللہ تعالیٰ کی صفات اس کا عین ہیں یا غیر؟

(iii) اللہ تعالیٰ کے حیّ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

(iv) اللہ تعالیٰ کا علم کتنا ہے؟

(v) کیا اللہ تعالیٰ جو چاہے وہ کر سکتا ہے اور اس کے ارادے کو کوئی روک سکتا ہے؟

(ب) مذکورہ بالا صفات کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی کوئی چار صفات کو وضاحت کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: (الف) صفات باری تعالیٰ سے متعلق عقائد کی وضاحت:

(i) کسی چیز میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں:

(ii) صفات باری تعالیٰ نہ اللہ تعالیٰ کا عین اور نہ غیر:

جواب: حل شدہ پرچہ جات بابت 2018ء میں ملاحظہ کریں۔

(iii) اللہ تعالیٰ کے "حیّ" ہونے کا مطلب:

عقیدہ: اللہ تعالیٰ بذات خود زندہ ہے، دوسروں کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے کرے اور جسے چاہے موت عطا کرتا ہے۔ وہ موت سے پاک ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

(iv) اللہ تعالیٰ کے علم کی مقدار:

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک علم ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کی انتہاء نہیں ہے بھی اسی طرح اللہ کے علم کی بھی انتہاء نہیں ہے، مخلوق میں سے کسی کا علم اس کے علم کے سامنے سمندر سے ایک قطرہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا اور اس کے علم کا اندازہ لگانا ناممکن و محال ہے۔ اس کا علم ذاتی ہے باقی نبی و رسول وغیرہ کا علم عطائی ہے۔

(v) اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے لیے رکاوٹ نہ ہونا:

جب اللہ تعالیٰ کسی سلسلہ میں قصد و ارادہ کر لیتا ہے تو دنیا کی کوئی چیز درمیان میں رکاوٹ نہیں بن سکتی بلکہ وہ کام مشیت باری کے مطابق انجام پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کُنْ (تو ہو جا) توفَیَکُوْنُ (تو وہ

کام ہو جاتا ہے)

(ب) چار صفات باری تعالیٰ کی وضاحت:

۱-ہر عیب سے پاک ہونا: اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک و منزہ ہے مثلاً جھوٹ، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہ۔ کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے، لیکن یہ عقیدہ اسلامی ہر گز نہیں ہے۔

۲-اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ: حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام کرنا، ارادہ وغیرہ اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ ہیں مگر وہ کان، زبان، آنکھ، قلب، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ سے پاک ہے۔

۳-اللہ تعالیٰ کے ہر فعل میں کثیر حکمتیں: اللہ تعالیٰ کے ہر حکم اور فعل میں کثیر حکمتیں ہیں جو انسانی عقل میں نہیں آسکتیں مثلاً تخلیق آدم کے مسئلہ میں کثیر حکمتیں جن کا احاطہ انسانی عقل ہر گز نہیں کر سکتی۔

۴-اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط: ذات باری تعالیٰ کی طرح علم باری تعالیٰ کی کوئی حد نہیں ہے، اس کا علم ذاتی ہے اور ہر چیز کو محیط ہے، کوئی چیز ان کے علم سے باہر نہیں ہے، ہر انسان کا علم عطائی مگر اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) قضاء مبرم حقیقی، معلق حقیقی اور معلق شبیہ بہ مبرم میں سے ہر ایک کی وضاحت کریں۔

(ب) انبیاء کے علم غیب کے بارے میں صحیح عقیدہ کیا ہے؟ کیا وحی نبوت انبیاء کے علاوہ کسی اور کے پاس بھی آسکتی ہے؟

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2018ء میں ملاحظہ کریں۔

(ب) علم انبیاء کرام کے بارے میں عقیدہ اور وحی کا انبیاء کرام کے ساتھ مخصوص ہونا:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2018ء میں ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر 3: (الف) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ایمان کے لیے کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اس پر کوئی دو دلیلیں بیان کریں۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے شفاعت کبریٰ کی وضاحت کریں نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: (الف) تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کی اساس ہونا:

ہمارے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ایمان کی اصل ہے، اس سلسلہ میں دو دلائل حسب ذیل ہیں:

۱-غزوہ خیبر سے واپسی پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ چکے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نماز عصر ادا نہیں کی تھی کہ آپ ان کی گود میں سر اقدس رکھ کر محو استراحت ہو گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ

کبھی غروب ہونے والے آفتاب کی طرف دیکھتے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کو ملاحظہ کرتے، اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، وہ آنسو جسم نبوت پر گرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور باب العلم کو روتے ہوئے دیکھا، دریافت فرمایا: رونے کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آفتاب غروب ہو رہا ہے جبکہ میں نے ابھی نماز عصر ادا نہیں کی؟ فرمایا: مت گھبرائیں، قریب الغروب یا غروب شدہ آفتاب عصر کے وقت پر واپس آیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی پھر آفتاب حسب معمول غروب ہوا۔

۲- وصال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم علیل تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حسب حکم مصلیٰ امامت پر کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے افاقہ محسوس کیا، نماز کے لیے صف میں جا کر کھڑے ہو گئے، صحابہ کرام کے اشارے پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آمد محسوس کی تو مصلیٰ سے پیچھے ہٹنا شروع ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر دریافت فرمایا: اے صدیق اکبر! میں نے تمہیں حکم دیا تھا، تم نماز پڑھانے کی بجائے پیچھے کیوں آ گئے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! قحافہ کے بیٹے میں طاقت نہیں ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کھڑا ہو جائے۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2015ء میں ملاحظہ کریں۔

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واجب ہے، کیونکہ اطاعت نبوی کے بغیر کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا مثلاً نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی وضاحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے وابستہ ہے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر اداء پسند ہے، جو مسلمانوں پر واجب قرار دی ہے۔

سوال نمبر 4: (الف) گمراہ فرقوں میں سے کسی دو کا مختصر مگر جامع تعارف کروائیں؟

(ب) عالم برزخ کا تعارف کروا کر اس کے بارے میں کوئی دو عقیدے بیان کریں؟

جواب: (الف) دو گمراہ فرقوں کا تعارف:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2016ء میں ملاحظہ کریں۔

(ب) برزخ کا تعارف اور اس کے بارے میں دو عقیدے:

لفظ ''برزخ'' کا معنیٰ ہے: پردہ۔ عالم برزخ بھی دنیا اور آخرت میں ایک پردہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

برزخ کے حوالے سے دو عقائد کی وضاحت حل شدہ پرچہ جات بابت 2016ء میں ملاحظہ کریں۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالية السنة الاولىٰ للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۰ھ/2019ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الأرقام:۱۰۰

نوٹ:- دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: فقہ﴾

سوال نمبر 1: ومن باع صبرة طعام كل قفيز بدرهم جاز البيع فى قفيز واحد عند ابى حنيفة وبطل فى الباقى الا ان يسمى جملة قفزانها

(الف) عبارت کا ترجمہ اور تشریح کریں اور اس مسئلہ میں صاحبین کا مؤقف قلمبند کریں؟ ۸+۸+۴=۲۰

(ب) گندم کی بیع سٹہ میں، لوبیا کی بیع پھلیوں میں اور پیڑ پر لگے ہوئے پھلوں کی بیع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ۳+۳+۴=۱۰

سوال نمبر 2: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النجش وعن السوم على سوم غيره وعن تلقى الجلب وعن بيع الحاضر للبادى والبيع عند اذان الجمعة وكل ذالك يكره ولا يفسد به البيع

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ عبارت کی تشریح سپرد قلم کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مذکورہ عبارت میں بیع کی جتنی صورتیں بیان ہوئی ہیں ان میں سے ہر صورت کی علیحدہ علیحدہ وضاحت کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3: ومن اشترى مكيلا مكايلةً او موزونا موازنةً فاكتاله او اتزنه ثم باعه مكايلةً او موازنةً لم يجز للمشترى منه ان يبيعه ولا ان ياكله حتى يعيد الكيل والوزن

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں، اور بتائیں کہ کیا مشتری طے شدہ قیمت سے زیادہ دے سکتا ہے یا بائع کم کر سکتا ہے؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) بیع تولیہ اور بیع مرابحہ کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟ ۲×۵=۱۰

﴿حصہ دوم: اصول فقہ﴾

سوال نمبر 4: ثم الحقیقة مع المجاز لایجتمعان ارادة من لفظ واحد فی حالة واحدة ولهذا قلنا لما ارید الوقاع من اٰیة الملامسة سقط اعتبار ارادة المس بالید

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور عبارت میں بیان کردہ مثال کی وضاحت کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) حقیقت اور مجاز کی تعریف سپردِ قلم کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 5: فصل فی المتقابلات نعنی بها الظاهر والنص والمفسر والمحکم مع مایقابلها

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور مذکورہ اصطلاحات میں سے کسی دو کی تعریف کریں؟ ۴+۶=۱۰

(ب) "دلالت عرف کی وجہ سے لفظ کے حقیقی معنی کو ترک کر کے عرفی معنی پر عمل کیا جاتا ہے" آپ اس کی کوئی دو مثالیں دیں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 6: درج ذیل میں سے چار اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟ ۴×۵=۲۰

۱-مشکل، ۲-عبارۃ النص، ۳-خاص، ۴-حقیقت مہجورہ، ۵-امر، ۶-حدیث مشہور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (برائے طالبات) سال اول 2019ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

﴿حصہ اوّل: فقہ﴾

سوال نمبر 1: ومن باع صبرة طعام کل قفیز بدرهم جاز البیع فی قفیز واحد عند ابی حنیفة وبطل فی الباقی الا ان یسمی جملة قفزانها

(الف) عبارت کا ترجمہ اور تشریح کریں اور اس مسئلہ میں صاحبین کا مؤقف قلمبند کریں؟

(ب) گندم کی بیع سٹہ میں، لوبیا کی بیع پھلیوں میں اور پیڑ پر لگے ہوئے پھلوں کی بیع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

جو شخص گندم کا ڈھیر فروخت کرے اس حساب سے کہ ہر بوری ایک درہم کی ہوگی، تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف ایک بوری کی بیع جائز ہوگی اور باقیوں میں باطل مگر جب وہ شخص ڈھیر کی

بوریوں کو واضح کر دے۔

تشریح: اس عبارت میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص گندم کا ایک ڈھیر اس بنیاد پر فروخت کرے کہ ہر بوری ایک درہم کی ہوگی، تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بوری کی بیع جائز ہوگی جبکہ باقیوں کی باطل ہوگی۔ تاہم اگر وہ وضاحت کر دے کہ گندم کے پورے ڈھیر کی بیع اسی طرح ہوگی تو تمام بوریوں کی بیع اسی حساب سے درست ہو جائے گی۔ اس مسئلہ میں صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کا مؤقف یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں بیع جائز ہے۔

(ب) گندم کی بیع سٹہ میں، لوبیا کی بیع پھلیوں میں اور درخت پر لگے پھلوں کی بیع کا حکم:

گندم کی بیع سٹہ میں اور لوبیا کی بیع پھلیوں میں جائز ہے۔ اگر درختوں پر لگے ایسے پھلوں کی بیع کی جو تیار ہو گئے یعنی وہ پاک گئے، تو ان کی بیع جائز ہوگی اور ان کا فوراً اتارنا ضروری ہے، اگر انہیں درختوں پر چھوڑا تو بیع باطل ہوگی۔

وہ پھل جو تیار نہیں ہوئے اور تیار ہونے کے قریب بھی نہ ہوں، تو ان کی بیع باطل ہوگی، کیونکہ ممکن ہے وہ کسی آفت کا شکار ہو جائیں اور مشتری کا نقصان ہو۔

سوال نمبر 2: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النجش وعن السوم على سوم غيره وعن تلقي الجلب وعن بيع الحاضر للبادي والبيع عند اذان الجمعة و كل ذالك يكره ولا يفسد به البيع

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ عبارت کی تشریح سپردِ قلم کریں؟

(ب) مذکورہ عبارت میں بیع کی جتنی صورتیں بیان ہوئی ہیں ان میں سے ہر صورت کی علیحدہ علیحدہ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بے ارادہ قیمت خرید بڑھانے، دوسروں کے ریٹ پر ریٹ لگانے، تاجروں سے میل ملاپ کرنے اور دیہاتیوں کا مال شہری کے فروخت کرنے اور اذان جمعہ کے وقت خرید فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ یہ سب باتیں مکروہ ہیں لیکن ان سے بیع فاسد نہیں ہوگی۔

تشریح: اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ چند صورتوں کی بیع کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے، کیونکہ ان میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(ب) بیع کی کل صورتیں اور ان کی وضاحت:

(۱) بیع نجش: قیمت خرید بڑھا کر کوئی چیز فروخت کرنا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۲) بیع سوم: دوسروں کے ریٹ پر ریٹ لگا کر کوئی چیز خریدنا، یہ بیع علی البیع ہے، جو درست نہیں۔

(۳) بیع تلقی الجلب: تاجروں سے میل ملاپ کر کے کوئی چیز سستے داموں خریدنا یا فروخت کرنا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۴) بیع الحاضر للبادی: دیہاتی کا سامان شہری کے ہاتھوں فروخت ہونا، اس میں دھوکہ کا امکان ہے۔

(۵) بیع اذان جمعہ کے وقت: اذان جمعہ کے وقت خرید و فروخت کرنا۔

یاد رہے بیع کی یہ صورتیں امکان دھوکہ کی وجہ سے ناپسند ہیں مگر بیع منعقد ہو جائے گی۔

سوال نمبر 3: ومن اشتری مکیلا مکایلةً او موزونا موازنةً فاکتاله او اتزنه ثم باعه مکایلةً او موازنةً لم یجز للمشتری منه ان یبیعه ولا ان یاکله حتی یعید الکیل والوزن

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں، اور بتائیں کہ کیا مشتری طے شدہ قیمت سے زیادہ دے سکتا ہے یا بائع کم کر سکتا ہے؟

(ب) بیع تولیہ اور بیع مرابحہ کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ:

جس نے کوئی کیلی چیز ناپنے کی شرط پر یا کوئی موزونی چیز وزن کرنے کی شرط پر خرید لی۔ پھر اس نے اس چیز کو ناپنے اور وزن کرنے کے بعد پیمانہ کے طور پر یا وزن کے لحاظ سے ہی آگے فروخت کر ڈالا، تو مشتری کے لیے ناجائز ہوگا یہ کہ وہ اس چیز کو فروخت کرے۔ اس کا کھانا بھی اس کے لیے جائز نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ اس چیز کو دوبارہ ناپ لے اور وزن کر لے۔

مشتری کا زائد اور بائع کا رقم کم کرنا:

مشتری کے لیے بائع کی خاطر قیمت میں زیادتی کرنا جائز ہے اور اسی طرح بائع کے لیے بیع کو بڑھا دینا بھی جائز ہے۔

(ب) بیع تولیہ اور بیع مرابحہ کی تعریف و مثال:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2016ء اور 2015ء میں ملاحظہ کریں۔

﴿حصہ دوم: اصول فقہ﴾

سوال نمبر 4: ثم الحقیقة مع المجاز لایجتمعان ارادة من لفظ واحد فی حالة واحدة ولهذا قلنا لما ارید الوقاع من اٰیة الملامسة سقط اعتبار ارادة المس بالید

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور عبارت میں بیان کردہ مثال کی وضاحت کریں؟

(ب) حقیقت اور مجاز کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

پھر حقیقت اور مجاز ایک ہی لفظ سے ایک ہی حالت میں اکٹھے مراد نہیں لیے جا سکتے، جو ہم نے بیان کیا ہے وہ واقع ہے اس آیت میں: عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر یہاں ارادہ کے اعتبار سے چھونے سے ہاتھ لگانا ہے۔

(ب) حقیقت اور مجاز کی تعریف اور مثال:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2016ء میں ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر 5: **فصل فی المتقابلات نعنی بها الظاهر والنص والمفسر والمحكم مع مايقابلها**

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور مذکورہ اصطلاحات میں سے کسی دو کی تعریف کریں؟

(ب) ''دلالت عرف کی وجہ سے لفظ کے حقیقی معنی کو ترک کر کے عرفی معنی پر عمل کیا جاتا ہے'' آپ اس کی کوئی دو مثالیں دیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

یہ فصل متقابلات کے بیان میں ہے۔ ہماری اس سے مراد ظاہر، نص، مفسر، محکم اور ان کے مقابل ہیں۔

ظاہر: وہ کلام ہے جسے سنتے ہی سامع کے لیے اس کی مراد واضح ہو جائے جیسے **توضؤوا من لحوم الابل** ''یعنی اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرو۔'' وضوء سے مراد چار اعضاء کا مسنون طریقہ سے دھونا۔ تاہم اس سے صفائی مراد لینے کا بھی احتمال ہے۔

نص: وہ کلام ہے جس کی مراد ظاہر اور کلام کے لانے کا مقصد بھی یہی ہو جیسے **کتب علیکم الصیام** (تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں)

(ب) دلالت عرف کی وجہ سے حقیقی معنیٰ ترک کرنے کی دو مثالیں:

(۱) اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ سری نہیں کھائے گا، تو اس کا اطلاق اس سری پر ہوگا جو لوگوں میں مشہور ہے مثلاً بکری وغیرہ کی سری۔ اگر کبوتر وغیرہ کی سری کھائی تو حانث نہیں ہوگا۔

(۲) اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ سالن نہیں کھائے گا، تو اس سالن سے مراد وہ سالن ہوگا جس سے روٹی کا لقمہ بھگو کر کھایا جاتا ہے، اگر وہ بھنے ہوئے گوشت سے کھانا کھائے گا تو حانث نہیں ہوگا۔

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟

۱۔ مشکل، ۲۔ عبارۃ النص، ۳۔ خاص، ۴۔ حقیقت مجہورہ، ۵۔ امر، ۶۔ حدیث مشہور

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

(۲) عبارت النص، (۴) حقیقت مہجورہ، (۶) حدیث مشہور۔

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2015ء اور 2017ء میں ملاحظہ کریں۔

(۱) مشکل: جس کے معنیٰ میں خفی سے بھی زیادہ خفا ہو جیسے ارشاد باری ہے:

وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ (یعنی مطلقہ عورتیں تین قروء تک انتظار کریں)

اس آیت میں لفظ ''قرء'' مشکل ہے، کیونکہ اس کا معنیٰ حیض بھی اور طہر بھی۔

(۳) خاص: ایسا لفظ ہے' جو انفرادی طور پر معنیٰ معلوم پر مسمّیٰ معلوم کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے: زَیْدٌ۔

(۵) امر: کسی شخص کا استعلاء کی بناء پر کسی فعل کو دوسرے پر لازم قرار دینا مثلاً جئنی بالماء (تو پانی لا)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

الشهادة العالية السنة الاولیٰ للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۰ھ/2019ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

الوقت المحدد: ثلث ساعات — مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ:- دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: قصیدہ بردہ شریف﴾

سوال نمبر 1:

فکیف تنکر حبا بعد شهدت — به علیك عدول الدمع والسقم

انی اتهمت نصیح الشیب فی عدولی — والشیب ابعد فی نصح عن التهم

مذکورہ بالا اشعار کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ ۲۰+۵=۲۵

(۱)منتکم، (۲)طلل، (۳)الهرم، (۴)استقم، (۵)النسم

سوال نمبر 2: درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ بیان کریں؟ ۲۰+۵=۲۵

فاصرف هواها وحاذر ان تولیه — ان الهوای ماتولی یصم او یصم

ولا تزودت قبل الموت نافلة — ولم اصم سوی فرض ولم اصم

سوال نمبر 3: درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔ ۱۲+۱۳=۲۵

فان من جودك الدنیا وضرتها — ومن علومك علم اللوح والقلم

ثم الرضا عن ابی بکر و عن عمر — وعن علی و عن عثمان ذی الکرم

﴿حصہ دوم: مقامات﴾

سوال نمبر 4: هلا انتهجت محجة اهتدائك وعجلت معالجة دائك وفللت شباة اعتدائك وقدعت نفسك فهی اکبر اعدائك وما الحمام میعادك فما اعدادك وبالمشیب انذارك فما اعذارك

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

سوال نمبر 5: فلما حللت حلوان وقد بلوت الاخوان وسبرت الاوزان وخبرت ماشان

اوزان الفيت بها ابا زيدن السروجي يتقلب في قوالب الانتساب ويخبط في اساليب الاكتساب فيدعى انه من آل ساسان ويعتزي مرة انه الى اقيال غسان

عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات اور مفردات کے جموع تحریر کریں؟

۱۵+۱۰=۲۵

سوال نمبر6: تبا من خادع ممـاذق اصفر ذی وجهين كالمنافق يبد وبوصفين لعين الوامق زينة معشوق ولون عاشق وحبه عند ذوى الحقائق يدعوا الى ارتكاب سخط الخالق لولاهلم تقطع يمين سارق ولا بدت مظلمة من فاسق

عبارت کا ترجمہ کریں اور درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

(۱) المساعی، (۲) المجتاح، (۳) المضجع، (۴) حلل، (۵) غصن، (۶) قريحة، (۷) الثغر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (برائے طالبات) سال اوّل 2019ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

حصہ اول: قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر1:

۱۔ فكيف تنكر حبا بعد شهدت ... به عليك عدول الدمع والسقم

۲۔ انى اتهمت نصيح الشيب فى عذلى ... والشيب ابعد فى نصح عن التهم

مذکورہ بالا اشعار کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

(۱) منتكم، (۲) طلل، (۳) الهرم، (۴) استقم، (۵) النسم

جواب: ترجمہ اشعار:

(۱) پھر تو محبت کا انکار کیسے کر سکتا ہے جبکہ گواہی دے چکے اس کی تجھ پر آنسو اور بیماری دو عادل گواہ۔

(۲) بیشک میں نے نصیحت کرنے والے بڑھاپے کے ملامت کرنے میں اس پر بھی قیمت لگا دی حالانکہ بڑھاپا نصیحت کرنے میں تہمت سے بہت دور ہے۔

الفاظ کے معانی:

(۱) چھپنے والا، (۲) کھنڈرات، (۳) انتہائی بڑھاپے کی حالت، (۴) تو سیدھا قائم رہ، (۵) ارواح۔

سوال نمبر 2: درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ بیان کریں؟

۱-فاصرف ھواھا وحاذر ان تولیه ان الھوای ماتولی یصم او یصم

۲-ولا تزودت قبل الموت نافلة ولم اصم سوی فرض ولم اصم

جواب: ترجمہ اشعار:

(۱) نفس کو اس کی خواہش سے روک اور اس کے غالب آنے سے ڈر، بیشک جب خواہش غالب آ جاتی ہے تو وہ ہلاک کر دیتی ہے۔

(۲) میں نے زادِ راہ نہ لیا پہلے موت سے نفلی عبادت کا اور نہ فرض کے علاوہ نماز پڑھی اور نہ روزہ رکھا۔

فاصرف: صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ پھرنا۔

سوال نمبر 3: درج ذیل اشعار پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

۱-فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

۲-ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِیٍّ وَّ عَنْ عُثْمَانَ ذِی الْكَرَمِ

جواب: ترجمہ اشعار و اعراب:

نوٹ: اعراب اوپر اشعار پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حسب ذیل ہے:

۱- اے محبوب! بیشک دنیا اور آخرت آپ کی سخاوت کا ایک حصہ ہے، لوح و قلم آپ کے علوم کا ایک حصہ ہیں۔

۲- پھر ابوبکر صدیق، عمر فاروق، علی المرتضیٰ اور عثمان باسخا رضی اللہ عنہم ہیں۔

﴿حصہ دوم: مقامات﴾

سوال نمبر 4: هلا انتهجت محجة اهتدائك وعجلت معالجة دائك وفللت شباة اعتدائك وقدعت نفسك فهی اكبر اعدائك وما الحمام میعادك فما اعدادك وبالمشیب انذارك فما اعذارك

مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں۔

جواب: ترجمہ عبارت:

تو نے ہدایت کا راستہ کیوں اختیار نہیں کیا، اپنی بیماری کے علاج میں جلدی کیوں نہیں کی، تو نے اپنے

ظلم وسرکشی کی دھار کو کند کیوں نہیں کیا، تو نے اپنے نفس کو لگام کیوں نہیں دی۔ پس تیری کیا تیاری ہے اور بڑھاپا تجھے ڈرانے کا ذریعہ ہے، پس کیا ہے تیرا عذر؟

خط کشیدہ صیغوں کا حل:

۱-انتهجت: صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب افتعال بمعنی چلنا، روانہ ہونا۔

۲-عجلت: صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تفعیل جلدی کرنا۔

۳-اعتداك: اعتداء باب افعال کا مصدر مضاف ك ضمیر واحد مذکر حاضر مجرور محلاً مضاف الیہ اپنے ظلم کی وجہ سے۔

۴-میعادك: میعاد: وعدہ سے اسم ظرف بھی ہو سکتی ہے، یاء واؤ سے تبدیل شدہ ہے، مضاف ک: ضمیر برائے واحد مذکر حاضر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ آپ کا وعدہ کرنا۔

۴-انذارك: انذار ثلاثی مزید باب انفعال کا مصدر مضاف ک ضمیر برائے واحد مذکر حاضر مجرور محلاً مضاف الیہ، آپ کا ڈرانا۔

سوال نمبر 5: فلما حللت حلوان وقد بلوت الاخوان وسبرت الاوزان وخبرت ماشان اوزان الفيت بها ابا زيد ن السروجي يتقلب في قوالب الانتساب ويخبط في اساليب الاكتساب فيدعي انه من آل ساسان ويعتزى مرة انه الى اقيال غسان

عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات اور مفردات کے جموع تحریر کریں؟

جواب: ترجمہ عبارت:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2017ء میں ملاحظہ کریں۔

خط کشیدہ جموع کے مفردات اور مفردات کی جموع:

۱-جموع کے مفردات: الاخوان کا واحد اخ، اوزان کا واحد وزن، قوالب کا واحد قلب۔

۲-مفردات کی جموع: الاکتساب ثلاثی مزید باب افتعال کا مصدر، کمانا، حاصل کرنا۔ مرة واحد ہے اور اس کی جمع مرات بار، مرتبہ، دفعہ۔

سوال نمبر 6: تباً لمن خادع ممــاذق اصفر ذی وجهين كالمنافق يبد وبوصفين لعين المــوامق زينة معشوق ولون عاشق وحبه عند ذوی الحقائق يدعوا الى ارتكاب سخط الخالق لولاهلم تقطع يمين سارق ولا بدت مظلمة من فاسق

عبارت کا ترجمہ کریں اور درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) المساعی، (۲) المجتاح، (۳) المضجع، (۴) حلل، (۵) غصن، (۶) قریحة، (۷) الثغر

جواب: ترجمہ عبارت:

ہلاکت ہو اس کے لیے کہ یہ دھوکہ باز ہے، غیر مخلص ہے، زرد ہے، منافق کی طرح دو منہ والا ہے، عاشق کی نظر میں دو وصفوں سے ظاہر ہوتا ہے، معشوق کی زینت، عاشق کے رنگ جیسا۔ اہل حقیقت کے نزدیک اس کی محبت خالق کی ناراضگی کے ارتکاب کی طرف دعوت دیتی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو چور کا دایاں ہاتھ نہ کاٹا جاتا اور نہ ہی کسی فاسق سے گناہ سرزد ہوتا۔

الفاظ کے معانی:

(۱) کوششیں، (۲) بیخ کنی کرنا، (۳) بستر، (۴) لباس، (۵) ٹہنی، (۶) طبیعت، (۷) دانت۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باكستان

الشهادة العالية السنة الاولٰى للطالبات

الموافق سنة ۱۴۴۰ھ/2019ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الأرقام: ۱۰۰

نوٹ:- پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) تنافر حروف کی تعریف اور مخالفت قیاس کی مثال دیکر وضاحت کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) ضعف تألیف کی تعریف اور تعقید معنوی کی مثال دیں اور اس کی وضاحت کریں؟ ۶+۱۴=۲۰

سوال نمبر 2: (الف) بلاغت متکلم کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ بلاغت کے لیے کون کون سے امور ضروری ہوتے ہیں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) انشاء طلبی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں کسی دو کی تعریف کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

سوال نمبر 3: (الف) خبر کی تین صورتوں (تاکید سے خالی ہو، تاکید مستحسن ہو، احسن نہ ہو، تاکید واجب ہو) کی امثلہ سے وضاحت کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ب) خبر کی فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کے علاوہ دیگر کون کونسی اغراض ہوتی ہیں؟ ۱۵

سوال نمبر 4: (الف) کوئی تین ایسے مقامات لکھیں جو مسند الیہ کے ذکر کرنے کا تقاضا کرتے ہیں؟ ۵×۳=۱۵

(ب) مسند الیہ کو اسم موصول کے ساتھ معرفہ لانے کے مقامات بیان کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 5: درج ذیل اصطلاحات میں سے کوئی سی پانچ اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۶×۵=۳۰

۱-بلاغت، ۲-مقتضائے حال، ۳-قصر، ۴-عطف نسق، ۵-اطناب، ۶-مجاز مرکب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (برائے طالبات) سال اول 2019ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1: (الف) تنافر حروف کی تعریف اور مخالفت قیاس کی مثال دیکر وضاحت کریں؟

(ب) ضعف تالیف کی تعریف اور تعقید معنوی کی مثال دیں اور اس کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) تنافر حروف کی تعریف اور مخالفت قیاس کی مثال:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2018ء میں ملاحظہ کریں۔

(ب) ضعف تالیف کی تعریف اور تعقید معنوی کی مثال:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2015ء اور 2016ء میں ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر 2: (الف) بلاغت متکلم کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ بلاغت کے لیے کون کون سے امور ضروری ہوتے ہیں؟

(ب) انشاء طلبی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں کسی دو کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) بلاغت متکلم کی تعریف اور بلاغت کے لیے ضروری امور:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2015ء میں ملاحظہ کریں۔

(ب) انشاء طلبی کی اقسام اور ان میں سے دو کی تعریف:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2015ء میں ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر 3: (الف) خبر کی تین صورتوں (تاکید سے خالی ہو، تاکید حسن ہو واجب نہ ہو، تاکید واجب ہو) کی امثلہ سے وضاحت کریں؟

(ب) خبر کی فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کے علاوہ دیگر کون کونسی اغراض ہوتی ہیں؟

جواب: (الف) خبر کی تینوں صورتوں کی مثالوں سے وضاحت:

(۱) اگر مخاطب خالی الذہن ہو (منکر یا شک کرنے والا نہ ہو) تو اسے تاکید کے بغیر خبر دے جیسے اخوك قادم (تیرا بھائی آنے والا ہے)

(۲) اگر مخاطب کو تردد ہو اور خبر کی معرفت کا طالب ہو، تو تاکید ذکر کرنا بہتر ہے جیسے ان اخاك قادم (بیشک تیرا بھائی آنے والا ہے)

(۳) اگر مخاطب منکر ہو تو ایک یا زیادہ تاکیدی الفاظ کے ذریعے تاکید ضروری ہے، جس درجہ کا انکار ہو

تو اسی درجہ کی تاکید ہوگی جیسے واللہ انہ قادم (قسم بخدا! بیشک وہ آنے والا ہے)

(ب) خبر فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر اور دیگر کی اغراض:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2016ء میں ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر 4: (الف) کوئی تین ایسے مقامات لکھیں جو مسند الیہ کے ذکر کرنے کا تقاضا کرتے ہیں؟

(ب) مسند الیہ کو اسم موصول کے ساتھ معرفہ لانے کے مقامات بیان کریں؟

جواب: (الف) مسند الیہ کا ذکر کرنے کا تقاضا کرنے والے تین مقامات:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2016ء میں ملاحظہ کریں۔

(ب) مسند الیہ کو اسم موصول کے ساتھ معرفہ لانے کے مقامات:

۱- وہ احوال جو مسند الیہ کے ساتھ مخصوص ہیں، مخاطب کو ان کا علم صلہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتا جس طرح کہا جاتا ہے: الذی کان معنا امس رجل عالم (جو شخص کل ہمارے ساتھ تھا وہ عالم تھا)

۲- مسند الیہ کا نام واضح طور پر ذکر کرنے سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

۳- جس غرض سے کلام چلایا گیا ہو اسے اسم موصول کے ذریعے پکا کیا جاتا ہے جیسے و راودتہ اللتی ھو فی بیتھا عن نفسہ۔

۴- مسند الیہ کی شان وعظمت ظاہر کرنے کے لیے اسم موصول لایا جاتا ہے جیسے فغشیھم من الیم ما غشیھم۔

۵- مخاطب کو خطا پر آگاہ کرنے کے لیے اسم موصول لایا جاتا ہے۔ چنانچہ عبدہ ابن الطیب اپنے قصیدہ میں اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتا ہے:

ان الذین ترونھم اخوانکم

یشفی غلیل صدورھم ان تصرعوا

۶- بنائے خبر کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مسند الیہ کو اسم موصولہ کی شکل میں لایا جاتا ہے جیسے ان الذین یستکبرون عن عبادتی سید خلون جھنم داخرین۔

سوال نمبر 5: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

۱- بلاغت، ۲- مقتضائے حال، ۳- قصر، ۴- عطف نسق، ۵- اطناب، ۶- مجاز مرکب

جواب: اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ:

(۱) بلاغت، (۳) قصر، (۴) عطف نسق، (۵) اطناب کی تعریفات و امثلہ:

جواب حل شدہ پرچہ جات بابت 2014ء، 2017ء اور 2018ء میں ملاحظہ کریں۔

(۲) مقتضائے حال:

یہ اس مخصوص صورت کو کہتے ہیں جس کے لیے عبارت لائی جاتی ہے، اسے مقتضی اور اعتبار مناسب بھی کہتے ہیں مثلاً تعریف ایک حال ہے' جو طویل کلام کا تقاضا کرتی ہے اور مخاطب کا سمجھدار ہونا ایک حال ہے' جو کلام کے مختصر ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ اس طرح مدح اور سمجھداری دونوں حال ہیں۔

(٦) مجاز مرکب:

اس کا استعمال علاقہ تشبیہ کے علاوہ کسی دوسرے علاقہ کے سبب سے ہو تو اس کو مجاز مرکب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس طرح خبری جملے انشاء میں استعمال ہوں مثلاً

هوای مع الركب اليمانين مصعد

جنيب وجثمانی بمكة موثق

☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلِ سنت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

2020ء

سوالیہ پرچہ کے ساتھ

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

درجہ عالیہ

1

مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

شبیر برادرز ® زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۱ھ/2020ء

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الدرجات: ۱۰۰

نوٹ:- حصہ اوّل سے کوئی دو سوال جبکہ حصہ دوم سے کوئی ایک سوال حل کریں۔

حصہ اوّل: تفسیر

سوال نمبر 1: ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة باللسان فى الذين امنوا بنسبتها اليهم وهم العصبة لهم عذاب اليم فى الدنيا بحد القذف والآخرة بالنار لحق الله والله يعلم وانتم ايها العصبة بما قلتم من الافك لا تعلمون وجودها فيهم

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں اور پاک دامن عورت پر تہمت لگانے والے کی اور زانیہ عورت کی سزا بیان کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) واقعہ اُفک مفصلاً تحریر کر کے اس کے نتائج قلمبند کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 2: ولا يضربن بارجلهن ليعلم ما يخفين من زينتهن من خلخال يتقعقع وتوبوا الى الله جميعا ايها المؤمنون مما وقع لكم من النظر الممنوع منه ومن غيره لعلكم تفلحون تنجون من ذالك لقبول التوبة منه وفى الآية تغليب الذكور على الاناث

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں اور اس آیت کی روشنی میں خواتین کے آزادی مارچ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) سورہ نور کے مضامین کا مختصراً جائزہ بیان کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 3: وقال الذين كفروا ان هذا اى ما القرآن الا افك كذب افتراه محمد واعانه عليه قوم آخرون وهم من اهل الكتاب قال تعالىٰ فقد جآء واظلما وزورا كفرا و

كذبا اى بهما

(الف) اعراب لگا کر کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ نیز بتائیں کہ کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کیا مطالبات کیے؟ ۱۵+۵=۲۰

(ب) اس سورت میں قرآن چھوڑنے کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟ نیز اللہ نے اس سورہ میں کن کن نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے؟ ۷+۸=۱۵

حصہ دوم: علوم القرآن

سوال نمبر 4: (الف) بدعت کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کر کے آیات قرآنیہ کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں؟ نیز شرک کی تعریف کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) ولی کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کر کے آیات قرآنیہ کی روشنی میں اس کی مفصل وضاحت کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

سوال نمبر 5: (الف) مرے ہوئے کو یہ سمجھ کر پکارنا کہ سن رہا ہے یہ شرک ہے؟ مفصل جواب دیں، دعا کا لغوی واصطلاحی معنی لکھیں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) من دون اللہ سے کیا مراد ہے؟ اس پر ہونے والے ممکنہ اعتراضات کر کے ان کے جوابات تحریر کریں؟ ۱۵

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

پہلا پرچہ: تفسیر وعلوم القرآن

حصہ اوّل: تفسیر

سوال نمبر 1: ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة باللسان فى الذين امنوا بنسبتها اليهم وهم العصبة لهم عذاب اليم فى الدنيا بحد القذف والآخرة بالنار لحق الله والله يعلم وانتم ايها العصبة بما قلتم من الافك لا تعلمون وجودها فيهم

(الف) کلام باری وکلام مفسر کا ترجمہ کریں اور پاک دامن عورت پر تہمت لگانے والے کی اور زانیہ عورت کی سزا بیان کریں؟

(ب) واقعہ افک مفصلاً تحریر کر کے اس کے نتائج قلمبند کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

بے شک وہ لوگ جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ فحاشی یعنی زبانی طور پر مسلمانوں کے درمیان پھیل جائے یعنی اس کی نسبت ان لوگوں کی طرف ہو، اس سے مراد وہ مخصوص گروہ ہے، ان کے لیے دنیا میں دردناک عذاب ہے، جو حد قذف کی صورت میں ہوگا اور آخرت میں بھی ہے، جو اللہ کے حق کی وجہ سے جہنم کی شکل میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے، ان افراد کا اس الزام سے بری ہونا اور تم لوگ یعنی اے مخصوص گروہ تم نے جھوٹا الزام عائد کیا ہے، تم لوگ علم نہیں رکھتے اس خامی سے کہ ان لوگوں میں موجود ہونے کا۔

حد قذف اور زانیہ عورت کی سزا:

کسی پر زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہا جاتا ہے، یہ گناہ کبیرہ ہے۔ قذف کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے یا تہمت لگانے والے کے اقرار سے ہوگا۔ حد قذف آزاد آدمی کے لیے اسی کوڑے ہے۔ تہمت لگانے والے پر حد واجب ہونے کے لیے چند شرائط ہیں: (۱) سلطان ہو (۲) عاقل ہو (۳) بالغ ہو (۴) آزاد ہو (۵) پارسا ہو وغیرہ۔

زانیہ عورت اگر محصنہ (یعنی شادی شدہ) ہو، تو اس کی سزا سنگسار کرنا ہے بشرطیکہ شرعی گواہوں یا اقرار سے زنا ثابت ہو، اگر زانیہ غیر محصنہ ہو، تو اسے سو کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

(ب) واقعہ افک کی تفصیل:

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ کرتے، تو آپ اپنی ازواج میں سے کسی کو ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی فرماتے، تو جس کے نام کا قرعہ نکل آتا، تو اسے سفر میں اپنے ساتھ لے جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ میں ازواج میں سے کسی کو ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی کی، تو قرعہ میرے نام نکل آیا، سو اس میں حجاب کا حکم بھی نازل ہوا تھا۔ علامہ الدمیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: پردے کے احکام ۵ھ میں نازل ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے ہودج (کجاوہ) میں بٹھایا جاتا اور ہودج اونٹ سے اتارا جاتا۔ ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہوئے، پھر واپس لوٹے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچے، تو ایک رات آپ نے کوچ کا حکم دیا، جب آپ نے کوچ کا حکم دیا، تو میں قضاء حاجت کے لیے گئی، لشکر سے دور نکل گئی، جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہوئی، تو میں اپنے کجاوہ کی جگہ گئی، وہاں جانے پر مجھے معلوم ہوا کہ میرا سیپوں کا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے، میں نے وہاں جا کر وہ ہار تلاش کیا، اس تلاش نے مجھے روک لیا، وہ لوگ جو مجھے یعنی میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھتے تھے، انہوں نے حسب

معمول ہودج کو اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا، ان کا یہ گمان تھا کہ میں ہودج میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ اس زمانہ میں خواتین ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، ان پر زیادہ گوشت چڑھا ہوا نہیں ہوتا تھا، کیونکہ وہ بہت کم مقدار کھانا کھایا کرتی تھیں، اس لیے جب لوگوں نے مجھے اٹھایا، تو وہ ان کو خلاف معمول نہ لگا، میں اس وقت کم عمر تھی، انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ ادھر لشکر کے روانہ ہو جانے کے بعد مجھے ہار مل گیا، اپنے پڑاؤ میں پہنچی، وہاں پر کوئی بلانے والا تھا اور نہ جواب دینے والا، جہاں میں پہلے ٹھہری ہوئی تھی، میرا یہ گمان تھا کہ عنقریب وہ مجھے گم پائیں گے، تو پھر میں اس جگہ بیٹھی رہی، تو مجھ پر نیند غالب آ گئی، تو میں سو گئی، ابو صفوان بن المعطل السلمی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے، اگر کوئی چیز رہ جاتی، تو وہ اسے پکڑ لاتے تھے، وہ صبح کے وقت میرے پاس پہنچے، تو انہوں نے مجھے سوئے ہوئے پایا، انہوں نے مجھے پہچان کر کہا: اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ ○، میں نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، انہوں نے مجھے اپنی اونٹنی پر بٹھایا، اللہ تعالیٰ کی قسم! انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی، ہم دوپہر کے وقت پہنچے، پس جو ہلاک ہوا، وہ ہلاک ہو گیا، جس نے اس تہمت کو پھیلانے میں زیادہ حصہ لیا، وہ عبداللہ بن سلول تھا۔ تو ہم مدینہ پہنچے، تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں اس تہمت کا چرچا رہا، تو مجھے اس بات کا علم ہی نہیں تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے، تو آپ میرا حال پوچھتے، تو آپ باہر تشریف لے جاتے، حتیٰ کہ ایک دن میں کمزوری کی حالت میں باہر نکلی، میں میدان یعنی قضائے حاجت کی جگہ تھی، ہم صرف رات کے وقت ہی وہاں جاتے تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ محترمہ اور میں دونوں اکٹھی تھیں، فراغت کے بعد ہم لوگ جب لوٹے، مسطح کی والدہ اپنی چادر میں الجھ کر لڑکھڑا گئیں، انہوں نے کہا: مسطح ہلاک ہو جائے، میں نے ان سے کہا: آپ نے یہ بہت بری بات کہی ہے، آپ اسے کیوں برا کہہ رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا آپ کو نہیں علم کہ وہ کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا: وہ کیا کہتا ہے؟ تب انہوں نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات بتائی، پھر میری بیماری میں اضافہ ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: جب میں اپنے گھر واپس لوٹی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر آئے، آپ نے سلام کہا اور فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ میری خواہش پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی، میں اپنے والدین کے ہاں چلی گئی۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: امی جان! یہ لوگ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: اے میری بیٹی! حوصلہ کرو، کوئی دوسری عورت ہوگی۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا واقعہ ہے کہ لوگ ایسی بات کر رہے ہیں، میرے آنسو تھمتے نہیں اور میں نیند کو سرمہ نہیں بنا سکی۔

ادھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو طلب کیا، جبکہ وحی میں تاخیر ہو گئی تھی، آپ ان سے اپنی اہلیہ کے حوالے سے مشورہ کریں، انہوں نے عرض کیا: آپ کی اہلیہ اس تہمت سے بری ہیں، ایک

صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں کرے گا، آپ مزید کسی سے دریافت فرمالیں؟ آپ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے دریافت کیا، تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، وہ اس تہمت سے پاک ہیں، وہ کم عمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھتے ہوئے سو جاتی ہیں اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔ پھر آپ نے اپنے صحابہ کرام کو جمع کیا اور منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا: کون ہے، جو میری مدد اس شخص کے خلاف کرے گا، جو میرے گھر تک پہنچ گیا ہے؟ سو میں نے اپنی اہلیہ کے متعلق خیر کے علاوہ کوئی چیز نہیں دیکھی، اوس اور خزرج سے تعلق رکھنے والے صحابہ کرام تیار ہو گئے حتیٰ کہ یہ آپس میں قتل کرنے کو تیار ہو گئے، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسلسل ٹھنڈا کرتے رہے۔ یہاں تک وہ خاموش ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس پورے دن میں میرے آنسو نہیں رکے، میرے والدین کے گمان میں میرا رونا میرے جگر کو پاش پاش کر دے گا۔ میں روتی تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم اس تہمت سے بری ہو، تو اللہ تعالیٰ تمہاری برأت ظاہر کر دے گا، اور اگر تم گناہ کی مرتکب ہوئی ہو، تو جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے، تو وہ اس سے توبہ کر لے اور استغفار کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی جگہ سے اٹھیں اور اپنے بستر پر جا لیٹیں، آپ کے والدین وہیں بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی، سخت سردی تھی پھر بھی آپ پر پسینہ مبارک موتیوں کی طرح ٹپک رہا تھا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت ظاہر فرما دی ہے، تو ان کی والدہ نے کہا: اے عائشہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑی ہو جاؤ، تو آپ نے کہا: نہیں نہیں، میں صرف اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کروں گی۔ پھر یہ دس آیات کا نزول ہوا، تو آپ کے والد نے مسطح پر خرچ کرنے سے منع کر دیا، تب یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ اللہ کے محبوب اور برگزیدہ ہو جائیں، تو آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، تو انہوں نے دوبارہ خرچ کرنا شروع کر دیا۔

سوال نمبر2: ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن من خلخال یتقعقع وتوبوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون مما وقع لکم من النظر الممنوع منہ ومن غیر لعلکم تفلحون تنجون من ذالک لقبول التوبۃ منہ وفی الآیۃ تغلیب الذکور علی الاناث

(الف) کلام باری و کلام مفسر کا ترجمہ کریں اور اس آیت کی روشنی میں خواتین کے آزادی مارچ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ تحریر کریں؟

(ب) سورہ نور کے مضامین کا مختصر جائزہ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

ان کی زینت ظاہر نہ ہونے پائے تا کہ پتہ چل جائے یعنی پازیب نہ بجائیں، تم صرف اللہ تعالیٰ کی

طرف توبہ (توجہ) کرو، اے مومنو! وہ جو تم سے ممنوع نظر سے واقع ہو چکی ہو، یا اس کے علاوہ جو امور ہیں، تاکہ تم کامیابی حاصل کرو، یعنی اس سے نجات حاصل کرو، اپنی توبہ کے قبول ہو جانے کی صورت میں، اس آیت میں مردوں کا ذکر خواتین کے مقابلہ میں تغلیب کے طور پر کیا گیا ہے۔

خواتین کے آزادی مارچ کا جائزہ:

لفظ ''عورت'' کا لغوی معنیٰ ہے ''چھپانا، پردہ'' تو خواتین کو ہمہ وقت چار دیواری اور پردہ میں رہنا چاہیے۔ خواتین کے لیے ہمہ وقت ہر محرم سے پردہ لازمی وضروری ہے، خواہ وہ رشتہ دار ہو، یا غیر ہو، عورت خواہ گھر میں ہو یا سفر میں ہو۔ پردہ کے احکام کو ہر مسلمان ہمیشہ پیش نظر رکھے تو شیطان کے حملہ سے محفوظ رہے گا، ورنہ شیطان کسی وقت بھی بدعملی کے لیے اسے متوجہ کر سکتا ہے اور زنا کی دعوت دے سکتا ہے۔ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے، جو لوگ بالخصوص خواتین پردے اور شرم وحیاء کو پیش نظر رکھتی ہیں، وہ پدر مادر آزاد والا مظاہرہ نہیں کرتیں اور شیطان ان پر حملہ آور نہیں ہوتا۔

دور حاضر میں عریانی، فحاشی، آزاد خیالی، بے پردگی، گانوں کی بھرمار اور تصاویر وغیرہ ایسے امور ہیں، جن کی وجہ سے انسان بالخصوص اسلامی حدود وقیود سے نکل کر غیر شرعی امور بلکہ زنا تک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خواتین کو ہمیشہ پردہ کی زینت اور حیاء کے قلعہ کے باہر قدم نہیں رکھنا چاہیے۔ اسلامی اصول بالخصوص خواتین کے لیے پردہ ان کے لیے عزت وتکریم کا باعث اور متوقع وممکنہ پریشانیوں سے احتراز کا واحد حل ہے۔ خواتین کے لیے پردہ قید خانہ نہیں ہے، بلکہ دونوں جہاں میں باعزت رہنے کا عظیم الشان قلعہ ہے۔ ورنہ ذلت وخواری کے لیے کوئی چیز حاصل نہیں ہوگی۔

(ب) سورہ نور کے مضامین کا جائزہ:

سورہ نور میں ایسے نورانی اصول ومضامین بیان کیے گئے، جو سب کے سب تکریم انسانیت کے مظہر ہیں اور ان میں سے اہم حسب ذیل ہیں:

(۱) خواتین وحضرات کی حد زنا، (۲) محصن ومحصنہ خواتین وحضرات کی حد زنا بیان کی گئی ہے، (۳) حد قذف کے مسئلہ کو واضح کیا گیا ہے، (۴) لعان کا طریقہ کار بیان ہوا ہے، (۵) گھر میں داخل ہونے کے آداب بیان ہوئے ہیں، (۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت اور تہمت لگانے والوں کی اخروی سزا بیان کی گئی، (۷) پردے کے احکام بیان ہوئے ہیں۔

سوال نمبر3: وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ ھٰذَآ اَیْ مَا الْقُرْآنَ اِلَّآ اِفْکُ کَذِبُ افْتَرٰهُ مُحَمَّدٌ وَّاَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ آخَرُوْنَ وَھُمْ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ قال تعالٰی فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا کُفْرًا وَّ کِذْبًا اَیْ بِھِمَا

(الف) اعراب لگا کر کلام باری و کلام مفسر کا ترجمہ کریں؟ نیز بتائیں کہ کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کیا مطالبات کیے؟

(ب) اس سورت میں قرآن چھوڑنے کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟ نیز اللہ نے اس سورہ میں کن کن نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے؟

جواب: (الف) اعراب و ترجمہ عبارت:

نوٹ: اوپر عبارت پر اعراب لگا دیے گئے ہیں، ترجمہ درج ذیل ہے:

اور کفار لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن محض افتراء ہے، جس کو (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود تیار کیا ہے، اس کی تیاری کے لیے دوسرے لوگوں سے بھی مدد حاصل کی ہے، وہ مدد کرنے والے اہل کتاب لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک یہ لوگ علم ہونے کے باوجود افتراء اور انکار پر اتر آئے ہیں۔

کفار کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیے گئے مطالبات:

کفار کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چند مطالبات کیے گئے تھے، ان کا کہنا تھا کہ اگر ان کے مطالبات پورے کردیے جائیں، تو وہ ایمان لے آئیں گے۔ وہ مطالبات حسب ذیل ہیں:

(۱) اگر آپ نبی ہیں، تو پھر بازاروں میں خرید و فروخت کے لیے کیوں جاتے ہیں؟ (۲) آپ کے ساتھ ہمہ وقت ایک فرشتہ ہونا چاہیے؟ (۳) آپ کا گھر عالیشان ہونا چاہیے، آپ کا گھر جنت نظیر بلکہ عین جنت ہوتا، جس میں پھل اور سبزیاں وغیرہ سب کچھ ہوتا؟ (۴) آپ کا لباس ممتاز شان کا حامل ہوتا؟ (۵) آپ عام آدمی کی طرح خرید و فروخت ہرگز نہ کرتے؟

(ب) قرآن کو چھوڑنے کا انجام:

قرآن وہ آسان اور آخری کتاب ہے، جو تا قیامت باقی رہے گی، اس کے احکام تا قیامت مسلمانوں کی راہنمائی کرتے رہیں گے۔ اس کے اتارے جانے کے تین اہم مقاصد یہ تھے: (۱) اس پر ایمان لایا جائے (۲) اس کو سمجھا جائے (۳) اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ قیامت کے دن قرآن اس پر ایمان رکھنے والوں، اس کی تلاوت کرنے والوں اور اس کے احکام پر عمل کرنے والوں کے حق میں سفارش کرے گا، انہیں جنت میں داخل کرائے گا۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے، یا ایمان تو رکھتے ہیں، مگر اس کے احکام کو نہیں سمجھتے، یا اس کے احکام کو سمجھنے کے بعد ان پر عمل نہیں کرتے، قرآن قیامت کے دن ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرے گا کہ فلاں لوگوں نے مجھے مانا نہیں تھا، فلاں لوگوں نے مجھے پڑھا نہیں تھا، یا میرے احکام کو معلوم نہیں کیا تھا اور فلاں لوگوں نے میرے احکام پر عمل نہیں کیا تھا، تو اس وقت ان لوگوں کو پریشانی اور خواری کے سوا کوئی چیز حاصل نہیں ہوگی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے قرآن کو پڑھا پھر اسے بند کر کے رکھ دیا، اس کی تلاوت کا معمول نہ بنایا، اس کے احکام پر اس نے غور نہ کیا، تو قیامت کے دن قرآن اس کے گلے میں پڑا ہوا آئے گا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے مظلوم ہونے کی شکایت کرے گا، اور اللہ تعالیٰ سے اس بندے اور اپنے درمیان فیصلہ کرنے کا تقاضا کرے گا۔

سورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر:

اس سورت میں اہل ایمان کے لیے چند نعمتوں کا تذکرہ ہوا ہے، جو درج ذیل ہیں:
(۱) ایسی جنت، جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (۲) اہل ایمان اور اہل تقویٰ سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے (۳) ایمان والوں سے اعمال صالحہ کے اجر وثواب کا وعدہ کیا گیا ہے (۴) ایمان والوں سے دخول جنت اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

حصہ دوم: علوم القرآن

سوال نمبر 4: (الف) بدعت کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کر کے آیات قرآنیہ کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں نیز شرک کی تعریف کریں؟
(ب) ولی کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کر کے آیات قرآنیہ کی روشنی میں اس کی مفصل وضاحت کریں؟

جواب: (الف) بدعت کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ:

بدعت کا لغوی معنیٰ ''ہر نئی چیز'' ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں بدعت سے مراد ہر ایسی نئی چیز ہے، جو اصول شریعت کے خلاف نہ ہو اور یہ دونوں معانی قرآن سے ماخوذ ہیں۔ اس حوالے سے ہم چند آیات کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں:

۱- سورہ احقاف میں ہے: اے محبوب! آپ فرمادیں کہ میں انوکھا رسول نہیں ہوں۔ (احقاف:۹)

۲- سورہ الانعام میں ہے: اللہ تعالیٰ وہ ہے، جو آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والا ہے۔

ان آیات میں بدعت کا لغوی معنیٰ استعمال ہوا ہے یعنی انوکھا اور ایجاد کرنا۔

۳- سورہ حدید میں منقول ہے: اور عیسیٰ علیہ السلام کے پیروؤں کے دل میں ہم نے نرمی اور رحمت رکھی اور ترک کر دینا اس بات کو جو انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی، ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی، ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے پیدا کی۔ پھر اسے نہ نبھایا جس طرح اسے نبھانے کا حق تھا، تو ان کے مومنوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے، بہت سے فاسق ہیں۔ (الحدید:۲۷)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نصاریٰ نے تارک الدنیا اور رہبانیت اپنی طرف سے ایجاد کی تھی، تو

اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بدعت کا ثواب عطا کیا، جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایجاد کی تھی۔ اس آیت میں بدعت کا اصطلاحی مفہوم و معنیٰ بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا بزرگانِ دین کے اعراس اور ایصالِ ثواب کی محافل و مجالس وغیرہ کا انعقاد جب رضائے الٰہی سے کیا جائے تو یہ بھی جائز اور باعث ثواب ہوگا۔

شرک کی تعریف:

غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں برابر ماننے کو شرک کہا جاتا ہے اور یہ ایسا گناہ ہے، جو نا قابل معافی ہے۔

(ب) ولی کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ اور آیات کی روشنی میں اس کی وضاحت:

لفظ ''ولی'' لفظ ''ولایت'' سے بنا ہے، اس کے لغوی معنیٰ دوست کے ہیں جبکہ اس کا اصطلاحی معنیٰ قرب، صاحب، مددگار، متصرف اور دوست کے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ معبود، مالک، ہادی، وارث اور والی کے معانی میں استعمال ہوا ہے، اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱- سورہ سجدہ میں ارشاد ربانی ہے: ہم ہی تمہارے دوست ہیں، دنیا اور آخرت میں۔

۲- سورہ نساء میں ہے: پس بنا دے تو ہمارے لیے اپنے پاس سے والی اور بنا دے ہمارے لیے اپنے پاس سے مددگار۔

۳- سورہ تحریم میں ہے: پس نبی کا مددگار اللہ ہے، نیک مومن ہیں اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں۔ (التحریم:۴)

ان آیات میں لفظ ''ولی'' قریب، دوست، مددگار اور مالک کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) مرے ہوئے کو یہ سمجھ کر پکارنا کہ سن رہا ہے یہ شرک ہے؟ مفصل جواب دیں؟ دعا کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ لکھیں؟

(ب) من دون اللہ سے کیا مراد ہے؟ اس پر ہونے والے ممکنہ اعتراضات کر کے ان کے جوابات تحریر کریں؟

جواب: (الف) مردے کے سننے کا عقیدہ رکھنے کی شرعی حیثیت:

ہر مردہ، زندوں کی طرح سنتا ہے، میت کی سماعت کا عقیدہ رکھنا ہرگز شرک نہیں ہے، اس سلسلہ میں دلائل حسب ذیل ہیں:

۱- سورہ نمل میں ہے: بے شک تم نہیں سنا سکتے مردوں کو اور نہ سنا سکتے ہو بہروں کو، جب پھریں پیٹھ دے کر، اور نہ تم اندھوں کو ہدایت دے سکتے ہو۔ تم نہیں سنا سکتے مگر ان کو جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ مسلمان ہیں۔

اس آیت میں مردے، اندھے اور بہرے کا مقابلہ مومن سے کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں سے مراد کافر لوگ ہیں۔

۲- سورہ بقرہ میں ہے: یہ کافر بہرے، گونگے اور اندھے ہیں، جو نہ لوٹیں گے۔

۳- سورہ بنی اسرائیل میں ہے: جو اس دنیا میں اندھا ہے، وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راستہ سے بہکا ہوا ہوگا۔

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ مردے سنتے ہیں، یہ عقیدہ قرآنی آیات سے ثابت ہے اور یہ ہرگز ہرگز شرک نہیں ہے۔

دعا کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

لفظ ''دعا'' کا لغوی معنیٰ ''پکار'' کے ہیں۔ اس کا شرعی معنیٰ ہے: اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز طلب کرنا ہے۔ جب لفظ ''دعا'' کا لفظ اللہ کے ساتھ ذکر ہو، تو اس کا معنیٰ ہوگا: پکارنا، پوجنا، دعا مانگنا ہوگا۔ اس کی مثال یوں ہے:

اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے، جو خدا کے سوا ایسوں کو پوجے، جو اس کی قیامت کے دن تک نہ سنیں۔

(ب) من دون اللہ سے مراد:

جب اللہ کے سوا ''من دون اللہ'' کے الفاظ استعمال ہوں، تو مطلب ہوگا ''اللہ تعالیٰ کے سوا'' جب اس کا استعمال لفظ ''عبادت'' کے ساتھ ہوگا تو اس کا معنیٰ ہوگا ''غیر اللہ'' جب ''من دون اللہ'' کے الفاظ مدد، نصرت، ولایت، دعا اور پکارنے کے معنیٰ میں آئیں، ان کے معنی ہوں گے: اللہ تعالیٰ کے مقابل یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے مقابل ہیں۔

اعتراض: ان آیات میں الفاظ ''من دون اللہ'' سے ''اللہ کے سوا'' مراد ہیں، اس کا مطلب یہ ہوگا: اللہ تعالیٰ کے سوا، غائبًا مافوق الاسباب مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوسکتا، یہ عقیدہ شرک ہے، جن آیات میں اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد اور ولایت کا ثبوت ہے، وہاں حاضرین زندوں کے اسباب غائبانہ مراد ہیں۔

جواب: یہ بالکل غلط ہے، اس کی چند وجوہات ہیں:

(i) آیات میں مدد کی نفی کی کوئی قید نہیں ہے، آیات اپنے اطلاق پر ہیں۔

(ii) تم نے اپنی طرف سے تین قیود لگائی ہیں: (۱) غائبانہ (۲) مافوق الاسباب (۳) مردوں۔

(iii) نص قرآنی خبر واحد سے بھی مقید نہیں ہوسکتی۔

(iv) تم نے یہ تفسیر اپنے خیالات باطلہ کو پیش رکھ کر کی ہے، جو قابل قبول نہیں ہوسکتی۔

صحیح اور درست بات یہ ہے کہ انبیاء کرام، اولیاء اللہ اور صالحین اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے اپنے ماننے والوں کی معاونت و مدد کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ وراہنمائی فرمادی تھی، وہ حکمت عملی اختیار کرنے کی وجہ سے کامیاب ہو گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد گرامی حضرت یعقوب علیہ السلام کی مافوق الاسباب دور سے مدد کی تھی کہ اپنے کرتا کے ذریعے باذن اللہ ان کی آنکھیں روشن فرمادیں۔ ظاہر ہے کہ کرتا آنکھوں کی شفا کا باعث نہیں ہوسکتا، بلکہ درحقیقت یہ مافوق الاسباب دور سے مدد ہی تھی۔ نبی کی مشاورت سے پچاس نمازوں سے پانچ نمازیں باقی رہ گئیں، تو یہ مدد نبوی ہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۱ھ/2020ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الدرجات: ۱۰۰

نوٹ:- سوال نمبر 4 لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

حصہ اوّل ...... حدیث

سوال نمبر 1: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده و ولده والناس اجمعين

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ صیغہ کون سا ہے؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ب) حدیث شریف میں اصل ایمان کی نفی ہے یا کمال ایمان کی؟ اپنا مؤقف دلائل کے ساتھ بیان کریں؟ ۱۰

(ج) محبت سے مراد طبعی ہے یا محبت اختیاری؟ تفصیل کے ساتھ جواب تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 2: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاحسد الا فى اثنين رجل اٰتاه الله مالا فسلطه على ملكته فى الحق ورجل اٰتاه الله الحكمة فهو يقضى بها ويعلمها

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کا مفہوم قلمبند کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) حسد کی تعریف کر کے بتائیں کہ مذکورہ دو چیزوں میں حسد کی اجازت کیوں دی گئی؟ حالانکہ حسد تو مذموم ہے؟ ۵+۱۵=۲۰

سوال نمبر 3: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم و واضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں، نیز بتائیں کہ حدیث میں مذکور علم سے مراد کون سا علم ہے؟ تفصیلاً بیان کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مذکورہ علم حاصل کرنا صرف مرد پر فرض ہے یا عورت پر بھی فرض ہے؟ اپنا مؤقف تفصیل کے ساتھ بیان کریں؟ ۱۵

حصہ دوم......اصول حدیث

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب دیں؟

اعلم ان الحديث فى اصطلاح جمهور المحدثين يطلق على قول النبى صلى الله عليه وسلم وفعله وتقرره ومعنى التقرير انه فعل احد او قال شيئا فى حضرته صلى الله عليه وسلم ولم ينكره ولم ينهه عن ذلك بل سكت وقرر وكذلك يطلق على قول الصحابى وفعله وتقريره وعلى قول التابعى وفعله وتقريره

(الف) مذکورہ عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟ ۷+۸=۱۵

(ب) مذکورہ عبارت میں بیان کردہ حدیث کی تینوں اقسام (مرفوع، موقوف اور مقطوع) کی تعریف کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ج) حدیث متفق علیہ کی تعریف کریں، متفق علیہ احادیث کی تعداد لکھیں نیز باقی احادیث کے مقابلہ میں اس کا مقام تحریر کریں؟ ۵+۵+۵=۱۵

☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

حصہ اوّل......حدیث

سوال نمبر 1: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده و ولده والناس اجمعين

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بتائیں کہ خط کشیدہ صیغہ کون سا ہے؟

(ب) حدیث شریف میں اصل ایمان کی نفی ہے یا کمال ایمان کی؟ اپنا مؤقف دلائل کے ساتھ بیان کریں؟

(ج) محبت سے مراد طبعی ہے یا محبت اختیاری؟ تفصیل کے ساتھ جواب تحریر کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر عبارت پر اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا، جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ، اس کی اولاد بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

خط کشیدہ صیغہ:

اکون صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد اجوف یائی از باب نصر ینصر منصوب بسبب ان مقدرہ انا ضمیر در آن مستتر۔

(ب) حدیث میں ایمان کی نفی سے مراد:

اس حدیث میں کمال ایمان کی نفی مراد ہے، اصل ایمان کی نفی ہرگز مراد نہیں ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے جواب میں فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان رکھو۔''

(ج) محبت رسول، ایمان کی اساس اور بنیاد ہے اور اس کے بغیر انسان مسلمان مومن نہیں ہوسکتا۔ محبت کی دو اقسام ہیں: محبت طبعی: یہ وہ محبت ہے، جو ہر انسان کے دل میں ہوسکتی ہے (۲) محبت اختیاری: وہ محبت ہے، جو عاشق کے دل میں محبوب کی محبت ہوتی ہے۔ یہاں محبت سے طبعی محبت مراد نہیں ہے، ورنہ کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر نہ اترتے، بلکہ اختیاری محبت مراد ہے، جو اعتقادی محبت کہلاتی ہے، جس عاشق کے دل میں محبت ترقی کرتی ہے اور وہ درجہ کمال و معراج حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح محب کا دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن بن جاتا ہے اور اس کے اعضاء اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حرکت کرتے ہیں۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے سے راضی ہوگیا۔

سوال نمبر 2: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحسد الا فی اثنین رجل اٰتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ملکتہ فی الحق ورجل اٰتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کا مفہوم قلمبند کریں؟

(ب) حسد کی تعریف کر کے بتائیں کہ مذکورہ دو چیزوں میں حسد کی اجازت کیوں دی گئی؟ حالانکہ حسد تو مذموم ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشک صرف دو آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے، ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا ہو، وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہو اور ایک وہ آدمی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت سے نوازا ہو، وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔

خط کشیدہ کا مفہوم:

الحق: اس کا مطلب یہ ہے کہ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا ہو، وہ شب وروز اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسے خرچ کرنے سے مصروف رہتا ہو۔ لفظ "الحق" وسیع ترین مفہوم پر مشتمل ہے یعنی وہ جہاد کے لیے، غرباء، مساکین، یتیموں پر اور مسافروں پر اپنی دولت خرچ کرتا ہے، تو ایسا آدمی قابل رشک اور قابل تقلید ہے۔

(ب) حسد کی تعریف اور اس کی اجازت کی وجہ:

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ لفظ "حسد" قابل مذمت اور مذموم ہے۔ اس لفظ کے دو مطلب ہیں: (۱) کسی کے پاس کوئی پرکشش اور قیمتی چیز ملاحظہ کی، دل میں یہ خیال کرنا کہ یہ چیز اس کے پاس نہ رہے بلکہ میرے پاس آ جائے، تو یہ معنیٰ قابل مذمت ومذموم ہے۔

(۲) وہ یہ خیال کرے کہ وہ چیز اس کے پاس رہے، اس کی مثل اللہ تعالیٰ مجھے چیز عطا کر دے، تو یہ مفہوم "غبطہ" اور "رشک" کہلاتا ہے، جو جائز اور قابل تقلید ہے۔ اس حدیث میں یہی مفہوم مراد ہے۔

سوال نمبر 3: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و واضع العلم عند غیر اھلہ کمقلد الخنازیر الجوھر واللؤلؤ والذھب

(الف) حدیث شریف کا ترجمہ کریں، نیز بتائیں کہ حدیث میں مذکور علم سے مراد کون سا علم ہے؟ تفصیلاً بیان کریں؟

(ب) مذکورہ علم حاصل کرنا صرف مرد پر فرض ہے یا عورت پر بھی فرض ہے؟ اپنا مؤقف تفصیل کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ حدیث:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہل کو علم سکھانا، خنزیر کے گلے میں موتیوں اور سونے کا ہار ڈالنے کے برابر ہے۔

حدیث میں علم سے مراد:

دنیا میں بے شمار علوم وفنون ہیں، مگر اس حدیث میں جس علم کو ہر مسلمان خواہ مرد ہو، یا عورت ہو، فرض قرار دیا گیا ہے، وہ علم دین ہے۔ جس کے حصول کی دوسری حدیث میں یوں تاکید فرمائی گئی ہے: اطلبوا العلم ولو بالصین یعنی تم علم حاصل کرو، خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

انسان زندگی کے جس شعبہ میں کام کر رہا ہو، اس حوالے سے تمام اسلامی احکام کا جاننا فرض عین ہے۔ نیز حسب ضرورت علم دین کا سیکھنا فرض عین ہے۔ تمام علوم اسلامیہ کا حصول فرض کفایہ ہے، یعنی محلّہ سے یا گاؤں سے ایک آدمی بھی ان کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، تو سب بری الذمہ ہوں گے ورنہ سب گناہگار ہوں گے۔ دینی علوم کو فوقیت دیتے ہوئے، بالطبع دوسرے علوم کا حصول بھی جائز و مستحسن ہے۔ اگر صرف دنیاوی علوم حاصل کر لیے جبکہ علوم اسلامیہ کو نظر انداز کر دیا، تو یہ جائز نہیں ہے۔ لہٰذا علوم اسلامیہ کو اوّلیت دینا، اور دنیاوی علوم کو ثانوی حیثیت دینا ضروری ہے۔

(ب) مذکورہ علم کا حصول مرد وعورت پر فرض ہونا:

علم دین کا حصول، جس طرح مرد پر ضروری ہے، اسی طرح عورت پر بھی ضروری ہے۔ اس حدیث میں خواہ لفظ "مسلم" مذکر صیغہ استعمال کیا گیا ہے، مگر اس سے مراد مرد وعورت دونوں ہیں۔ ایک روایت میں "مسلمة" کا صیغہ بھی استعمال ہوا ہے۔ چونکہ مرد کو عورت پر فوقیت حاصل ہے، اس لیے مذکر کے صیغہ پر اکتفاء کیا گیا ہے، مگر فرضیت کے حکم میں خواتین وحضرات سب داخل وشامل ہیں۔ مردوں کی طرح خواتین کے لیے بھی حسب ضرورت علم دین کا حصول فرض عین ہے اور تمام علوم اسلامیہ کا حصول فرض کفایہ ہے۔

حصہ دوم...... اصول حدیث

سوال نمبر 4: درج ذیل اجزاء کا جواب دیں؟

اعلم ان الحديث فى اصطلاح جمهور المحدثين يطلق على قول النبى صلى الله عليه وسلم وفعله وتقرره ومعنى التقرير انه فعل احد او قال شيئا فى حضرته صلى الله عليه وسلم ولم ينكره ولم ينهه عن ذلك بل سكت وقرر وكذلك يطلق على قول الصحابى وفعله وتقريره وعلى قول التابعى وفعله وتقريره

(الف) مذکورہ عبارت کا سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(ب) مذکورہ عبارت میں بیان کردہ حدیث کی تینوں اقسام (مرفوع، موقوف اور مقطوع) کی تعریف کریں؟

(ج) حدیث متفق علیہ کی تعریف کریں، متفق علیہ احادیث کی تعداد لکھیں نیز باقی احادیث کے مقابلہ میں اس کا مقام تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ:

تو جان لے کہ جمہور محدثین کے نزدیک اصطلاح حدیث کا اطلاق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور یا تقریر پر کیا جاتا ہے، تقریر کا مطلب یہ ہے کہ کسی صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کوئی کام کیا ہو، یا کوئی بات کہی ہو، مگر آپ نے اسے روکا ہو اور نہ منع کیا ہو، بلکہ آپ نے خاموشی اختیار کی ہو، اسے پختہ کر دیا ہو۔ اسی طرح صحابی اور تابعی کے قول، فعل اور یا تقریر پر بھی اس (یعنی حدیث) کا اطلاق ہوتا ہے۔

(ب) اصطلاحات ثلاثہ کی تعریفات:

۱۔ مرفوع: وہ حدیث جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

۲۔ موقوف: وہ حدیث جس میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔

۳۔ مقطوع: وہ حدیث جس میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

(ج) حدیث متفق علیہ کی تعریف:

وہ حدیث ہے، جسے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیحین میں ایک ہی صحابی سے نقل کی ہو۔

متفق علیہ احادیث کی تعداد:

متفق علیہ احادیث کی مجموعی تعداد دو ہزار تین سو چھبیس (2326) ہے۔

باقی روایات کے مقابلہ میں اس کا مقام ومرتبہ:

علماءِ فن حدیث نے قوت وصحت کا معیار قائم کرنے کے لیے مندرجہ ذیل ضابطہ بیان کیا ہے:

(۱) سب سے اعلیٰ درجہ کی وہ احادیث ہیں، جو بخاری ومسلم دونوں کی متفق علیہ ہوں۔

(۲) پھر وہ احادیث ہیں، جو صرف صحیح بخاری میں ہیں۔

(۳) پھر وہ احادیث ہیں، جو صرف صحیح مسلم میں ہیں۔

(۴) پھر وہ احادیث ہیں، جو صحیحین کی شرائط کے مطابق ہوں۔

(۵) پھر وہ احادیث ہیں، جو بخاری کی شرائط کے مطابق ہوں۔

(۶) پھر وہ احادیث ہیں، جو مسلم کی شرائط کے مطابق ہوں۔

(۷) پھر وہ احادیث ہیں، جو بخاری و مسلم کے علاوہ محدثین اور آئمہ احادیث سے روایت کی ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولٰى" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۱ھ/2020ء

تیسرا پرچہ: عقائد

الوقت المحدد: ثلث ساعات　　　　مجموع الدرجات: ۱۰۰

نوٹ: صرف چار سوالات کے جوابات درکار ہیں۔

سوال نمبر 1: (الف) بہارِ شریعت کی روشنی میں باری تعالیٰ سے متعلق دس عقائد ذکر کریں؟ ۲۰

(ب) اللہ تعالیٰ کا "کلام" آواز سے پاک ہونے کی وضاحت کریں؟ ۵

سوال نمبر 2: (الف) معجزہ، اِرہاص اور معونت میں فرق تحریر کریں؟ ۱۲

(ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب اور حاضر وناظر ہونے پر قرآن یا حدیث سے دو، دو دلائل ذکر کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 3: (الف) فرشتے کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ ۱۲

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم جزوِ ایمان اور رُکن ایمان ہے، بلکہ ہر فرض سے مقدم ہے، مدلل بحث کریں؟ ۱۳

سوال نمبر 4: (الف) "برزخ" سے کیا مراد ہے؟ اس میں روحیں کہاں ہوتی ہیں؟ عجب الذنب کیا چیز ہے؟ ۱۳

(ب) بہارِ شریعت کی روشنی میں ذکر کریں کہ قبر میں دفن کیے جانے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ ۱۲

سوال نمبر 5: (الف) کسی ایک موضوع پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟ ۱۵

۱- جنت انعام الٰہی ۲- دوزخ قہر الٰہی

(ب) جنات کس چیز سے پیدا ہوئے؟ اور اِن کا مذہب کیا ہے؟ ۱۰

☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

تیسرا پرچہ: عقائد

سوال نمبر 1: (الف) بہارِ شریعت کی روشنی میں باری تعالیٰ سے متعلق دس عقائد ذکر کریں؟

(ب) اللہ تعالیٰ کا "کلام" آواز سے پاک ہونے کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) بہارِ شریعت کی روشنی میں باری تعالیٰ کے حوالے سے دس عقائد:

بہارِ شریعت کی روشنی میں باری تعالیٰ کے حوالے سے دس عقائد حسب ذیل ہیں:

۱- اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ احکام میں، وہ وحدہ لاشریک ہے۔

۲- ہر مقدور کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ موجود ہو، البتہ ممکن ہونا ضروری ہے، اگرچہ موجود نہ ہو۔

۳- وہ حی ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے، جسے جب چاہے زندہ کرے اور جب چاہے موت دے۔

۴- اس کی صفات نہ مخلوق ہے اور نہ زیر قدرت داخل۔

۵- صفات الٰہی کو جو مخلوق کہے، یا حادث کہے، وہ گمراہ بددین ہے۔

۶- جس طرح اس کی ذات قدیم ازلی ابدی ہے، صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہیں۔

۷- وہ غیب اور شہادت سب کو جانتا ہے، علم ذاتی اس کا خاصہ ہے، جو شخص علم ذاتی، غیب علی الشہادت کا غیر خدا کے لیے ثابت کرے، وہ کافر ہے۔

۸- وہی ہر شئی کا خالق و مالک ہے، خواہ افعال ہوں، سب اس کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔

۹- حقیقتاً روزی پہنچانے والا اللہ تعالیٰ ہے، ملائکہ وغیرہ وسائل و وسائط ہیں۔

۱۰- وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں ہے، تمام جہان اس کے محتاج ہیں۔

(ب) کلام باری تعالیٰ کا آواز سے پاک ہونے کی وضاحت:

بے شک اللہ تعالیٰ آواز سے پاک ہے اور بے شک وہ منہ، زبان، کان، جسم کے ہر حصے سے پاک ہے، وہ اپنے بندوں سے کلام اپنے فرشتوں کے ذریعے کرتا ہے اور وہ آگے وحی الٰہی کے طور پر ان نیک بندوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور بے شک اس کے آگے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

سوال نمبر 2: (الف) معجزہ، اِرہاص اور معونت میں فرق تحریر کریں؟
(ب) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب اور حاضر و ناظر ہونے پر قرآن یا حدیث سے دو، دو دلائل ذکر کریں؟

جواب: (الف) معجزہ، اِرہاص اور معونت میں فرق:

معجزہ: جو بات نبی سے اعلان نبوت کے بعد خلاف عادت یعنی عقل میں نہ آنے والی ظاہر ہو، اسے معجزہ کہا جاتا ہے۔

اِرہاص: نبی سے جو بات خلاف عادت قبل از اعلان نبوت ظاہر ہوا سے اِرہاص کہا جاتا ہے۔

معونت: اور جو اللہ کے بندوں سے عام مؤمنین سے خلاف عادت ظاہر ہو، اس کو معونت کہتے ہیں۔

نوٹ: ان تینوں امور کی تعریفات سے ہی فرق عیاں ہوگیا، لہٰذا تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

(ب) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب اور حاضر و ناظر ہونے پر دلائل:

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو علوم غیبیہ کی اطلاع دی، زمین و آسمان کا ہر ذرہ نبی کے پیش نظر ہے، لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور جو لوگ اس کی نفی کرتے ہیں، وہ گمراہ اور بے دین ہے۔

علم غیب پر دلائل آیات قرآنی سے:

۱- ارشاد ربانی ہے: اللہ تعالیٰ کی شان نہیں ہے کہ تمہیں علم غیب پر مطلع کرے، ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

۲- اے نبی محترم! یہ غیب کی خبریں ہیں، جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔

حاضر و ناظر ہونے پر دو آیات قرآنی:

۱- اے نبی مکرم! ہم نے آپ کو مشاہدہ کرنے والا، خوشخبری اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔

۲- بے شک ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا تم پر گواہ۔

سوال نمبر 3: (الف) فرشتے کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟
(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم جزوِ ایمان اور رُکن ایمان ہے، بلکہ ہر فرض سے مقدم ہے، مدلل بحث کریں؟

جواب: (الف) فرشتوں کی پیدائش اور ان کا کام:

فرشتے اجسام نوری ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔ وہ وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم الٰہی ہوتا ہے، خلاف

حکم کچھ نہیں کرتے، نہ قصداً اور نہ خطاءً، وہ اللہ تعالیٰ کے معصوم بندے ہیں، ہر قسم کے صغائر اور کبائر سے پاک ہیں۔ ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں، بعض کے ذمہ بارش برسانا ہے، بعض کے ذمہ انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمتیں کرنا ہے، کسی کے اندر بدن انسان کے تصرف کرنا ہے، انسان کے نامہ اعمال لکھنا، بہت زیادہ کا دربار رسالت میں حاضر ہونا، بعض کے ذمہ سرکار کی خدمت میں مسلمانوں کا صلوٰۃ وسلام پہنچانا، بعض کے متعلق مُردوں سے سوال کرنا، کسی کے ذمہ روح قبض کرنا، بعضوں کے ذمہ عذاب دینا اور اس کے علاوہ اور بھی کام ہیں، جو ملائکہ انجام دیتے ہیں۔

(ب) تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جزء ایمان ہونا:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقاد عظمت جزو ایمان ہے اور رکن ایمان بھی ہے اور تعظیم فرض عین ہے۔ اس حوالے سے کثیر آیات واحادیث ہیں۔ ایک روایت میں منقول ہے: غزوہ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زانو مبارک پر سر رکھ کر محو استراحت ہو گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نماز عصر ادا نہیں کی تھی، وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ وقت عصر ختم ہو رہا ہے، مگر یہ خیال تھا کہ زانو مبارک کو حرکت دینے سے آپ کے آرام میں خلل آئے گا، لہٰذا زانو کو حرکت نہ دی، آفتاب غروب ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم مبارک کھلی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کا حال عرض کیا، آپ نے حکم دیا تو غروب شدہ سورج عصر کے وقت پر واپس آ گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی، پھر حسب معمول آفتاب غروب ہو گیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ افضل العبادات نماز، وہ بھی صلوٰۃ وسطیٰ یعنی نماز عصر، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند پر قربان کر دی، یہ عبادات بھی ہمیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق اور وسیلہ سے ملی ہیں، کیونکہ

ے ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل اصول بندگی اس تاجور کی ہے

سوال نمبر 4: (الف) "برزخ" سے کیا مراد ہے؟ اس میں روحیں کہاں ہوتی ہیں؟ عجب الذنب کیا چیز ہے؟

(ب) بہارِ شریعت کی روشنی میں ذکر کریں کہ قبر میں دفن کیے جانے کے بعد کیا ہوتا ہے؟

جواب: (الف) برزخ سے مراد، روحوں کا مسکن اور عجب الذنب کا مطلب:

دنیا اور آخرت کے درمیان ایک عالم کو برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کا معنیٰ "پردہ" کے ہیں، گویا یہ جہاں بھی دنیا اور آخرت کے مابین پردہ ہے۔

مرنے کے بعد مسلمانوں کی روحیں حسب مرتبہ مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ بعض لوگوں کی قبر میں، بعض کی چاہ زمزم میں، بعض کی آسمانوں سے بلند، بعض کی عرش کی قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں۔ روحیں کہیں بھی رہیں، مگر جسم کے ساتھ ان کا تعلق بدستور باقی رہتا ہے۔ جو لوگ زیارت قبر کے لیے آتے ہیں، مردے انہیں دیکھتے اور پہچانتے ہیں، ان کی بات کو سنتے ہیں۔

عجب الذنب سے مراد کچھ ایسے باریک اجزاء ہیں، جو ریڑھ کی ہڈی میں موجود ہوتے ہیں، انہیں خوردبین سے بھی نہیں دیکھا جاسکتا اور یہ گل سڑ کر ختم بھی نہیں ہوتے۔

(ب) میت کی تدفین کے بعد کیا ہوتا ہے:

جب لوگ مردے کی تدفین کے بعد گھر واپس روانہ ہو جاتے ہیں، وہ ان کے قدموں کی آواز سنتا ہے، اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اپنے دانتوں سے زمین کو چیرتے ہوئے آتے ہیں، ان کی شکلیں ہیبت ناک ہوتی ہیں، ان کے جسم سیاہ، آنکھیں سیاہ اور نیلی ہوتی ہیں اور دیگ کے برابر شعلہ زن ہوتی ہیں۔

ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے، وہ مردے کو جھنجھوڑتے ہوئے اور جھڑک کر اٹھاتے ہیں اور نہایت سختی کے ساتھ سوال کرتے ہیں: (۱) من ربك؟ (۲) ما دینك؟ (۳) ما کنت تقول فی هذا الرجل؟ مردہ اگر مسلمان، پابند شریعت، نیک اور صالح ہوتا ہے، تو آسانی سے بغیر کسی گھبراہٹ جوابات دیتا ہے۔ وہ پہلے سوال کے جواب میں کہتا ہے: ربی اللہ، دوسرے سوال کے جواب میں کہتا ہے: دینی الاسلام اور تیسرے سوال کے جواب میں کہتا ہے: هذا محمد رسول اللہ۔ پھر فرشتے اس کے لیے آسانی کا سامان پیدا کر دیتے ہیں جنت کی طرف اس کی قبر سے کھڑکی کھول دیتے ہیں اور فرشتے اسے دلہن کی طرح سو جانے کا حکم دیتے ہیں۔

اگر مردہ کافر ہو، تو وہ فرشتوں کو دیکھ کر گھبراتا ہے، ان کے سوالات کے جوابات بھی نہیں دے سکتا، فرشتے اسے گرزوں سے سزا دیتے ہیں، وہ چیختا چلاتا ہے، اس کی آواز انسان و جنات کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے، اسے عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کی طرف اس کے لیے کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور تا قیامت وہ اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔

سوال نمبر 5: (الف) کسی ایک موضوع پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

۱- جنت انعام الٰہی، ۲- دوزخ قہر الٰہی

(ب) جنات کس چیز سے پیدا ہوئے؟ اور ان کا مذہب کیا ہے؟

جواب: (الف) (ا) جنت انعام الٰہی:

انسان زندگی بھر ملے جلے کام کرتا ہے، وہ اچھے اعمال بھی کرتا ہے اور برے بھی، اچھے اعمال مثلاً نماز،

روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان کا اجر اسے عطا کرے گا اور آخرت میں اسی اجر کے نتیجہ میں جنت میں داخل کرے گا، جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے، اس میں کوئی کافر داخل نہیں ہو سکے گا، یہ مقام صرف مسلمانوں کے لیے بنایا گیا ہے، اس میں ہر قسم کی اشیاءِ خوردنی موجود ہوں گی، جو اہل جنت کے لیے موجود ہوں گی، وہاں کی نعمتوں کو شمار نہیں کیا جا سکتا، وہ نعمتیں ختم نہیں ہوں گی، جنت میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی، جنت میں حوروں کے علاوہ خدمت کے لیے غلمان بھی ملیں گے، جنت کی نعمتوں کا ذائقہ دنیوی نعمتوں سے مختلف ہوگا، جنت میں گندگی اور غلاظت وغیرہ کے نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی، جنت کی سب سے بڑی نعمت دیدارِ الٰہی ہوگا، جو اہل جنت اس سے ہر روز لطف اندوز ہوں گے۔ جو مسلمان جنت میں داخل ہو گا، اسے نکالا نہیں جائے گا، حسب مرتبہ ومقام جنت میں محلات ہوں گے، جن میں اہل جنت رونق پذیر ہوں گے، جنت تیار ہو چکی ہے، اس وقت موجود ہے، جو سات آسمانوں کے اوپر ہے اور یہ ہمیشہ رہے گی۔ جنت کی خوبصورتی، اس کی وسعت وطوالت بیان سے باہر ہے۔

۲- دوزخ قہرِ الٰہی:

جنت کے مقابلہ میں دوزخ بنائی گئی ہے، یہ بھی تیار ہے اور موجود ہے، دوزخ سات زمینوں کے نیچے ہے، یہ کفار اور مشرکین کی عقوبت گاہ ہے، اس میں داخل ہونے والے لوگ سزا کے حقدار ہوں گے، قرآن کریم میں اس کی سزا سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے، احادیث مبارکہ میں بھی بالتفصیل اس کی سزا اور عذاب کا تذکرہ موجود ہے، اس کی سزا سے اللہ تعالیٰ سے پناہ حاصل کرنے کی تلقین کی گئی ہے، سب سے ہلکا عذاب اسے قرار دیا جائے گا کہ اسے آگ سے تیار شدہ جوتے پہنائے جائیں گے، جہنم کو ہزار برس تک دھونکا گیا، تو وہ سرخ ہوگئی، پھر ہزار برس دھونکنے سے وہ سفید ہوگئی اور پھر ہزار سال اسے دھونکا گیا، تو وہ سیاہ ہوگئی، تو اب وہ مکمل طور پر سیاہ ہے۔ اس میں روشنی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ حدیث کے مطابق اگر پتھر کی چٹان کو جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکا جائے، تو ستر سال میں بھی وہ اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گی۔

حضرت جبریل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے قسم کھا کر عرض کیا: اگر جہنم کو سوئی کے ناکے کے برابر بھی کھول دیا جائے، تو زمین کے رہنے والے لوگ اس کی گرمی کی وجہ سے مر جائیں، نیز اگر جہنم کا داروغہ اہل دنیا پر ظاہر ہو جائے تو تمام اہل زمین اس کی ہیبت کی وجہ سے مر جائیں۔ جہنم کفار کا ٹھکانہ ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور انہیں نکالا نہیں جائے گا۔

(ب) جنات کی تخلیق اور ان کا مذہب:

جنات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں، بڑی طاقت کے مالک ہوتے ہیں، یہ مختلف شکلوں میں تبدیل ہو

جاتے ہیں، ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں، ان میں توالد وتناسل کا سلسلہ جاری ہے اور وہ کھاتے پیتے بھی ہیں۔

جنات میں خواتین وحضرات ہیں، انسانوں کی طرح ان میں کافر ومشرکین ہیں اور مسلمان بھی، نیک بھی ہیں بد بھی، فرمانبردار ہیں، بدکردار بھی، ان میں اولیاء وصالحین ہیں، زناکار اور شرابی بھی۔ ان میں انسانوں کی نسبت نافرمان اور فاسقوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ان میں عاشق رسول اور منافق قسم کے ملے جلے لوگ ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۱ھ/2020ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الدرجات: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اوّل......فقہ

سوال نمبر 1: البيع ينعقد بالايجاب والقبول اذا كان بلفظ الماضى واذا اوجب احد المتعاقدين البيع فالاخر بالخيار ان شاء قبل فى المجلس وان شاء رده فايهما قام من المجلس قبل القبول بطل الايجاب

(الف) عبارت کا ترجمہ اور تشریح کریں اور خط کشیدہ سے ایجاب کے باطل ہونے کی وجہ قلمبند کریں؟ ۸+۸+۴=۲۰

(ب) بیع کا لغوی واصطلاحی معنیٰ تحریر کریں نیز بتائیں کہ بیع کب لازم ہوجاتی ہے؟ ۳+۳+۴=۱۰

سوال نمبر 2: ويجوز بيع الطعام والحبوب كلها مكايلة ومجازفة وباناء بعينه لا يعرف مقداره او بوزن حجر بعينه لا يعرف مقداره ومن باع صبرة طعام كل قفيز بدرهم جاز البيع فى قفيز واحد عند ابى حنيفة و بطل فى الباقى

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کے جائز ہونے کی کوئی صورت ہو تو وہ سپردِ قلم کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) مذکورہ عبارت میں بیع کی جتنی صورتیں بیان ہوئی ہیں ان میں سے ہر صورت کی علیحدہ علیحدہ وضاحت کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3: خيار الشرط جائز فى البيع للبائع والمشترى ولهما الخيار ثلثة ايام فما دونها ولا يجوز اكثر من ذلك عند ابى حنيفة وقال ابو يوسف و محمد يجوز اذا سمى

مدة معلومة

(الف) ترجمہ کریں، نیز مشتری کو جب خیار حاصل ہو تو وہ مبیع کا مالک ہو جائیگا یا نہیں؟ امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا مذہب لکھیں۔ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) بیع سلم اور بیع صرف کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟ ۲×۵=۱۰

☆☆☆☆☆☆☆☆

حصہ دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4: واما العام الذی خص عنه البعض فحكمه انه يجب العمل به فی الباقی مع الاحتمال فاذا قام الدليل علی تخصيص الباقی يجوز تخصيصه بخبر الواحد والقياس الی ان يبقی الثلث وبعد ذلك لا يجوز تخصيصه

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور مثال دے کر اس کی تشریح وتوضیح قلمبند کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) مطلق اور مقید کی تعریف سپرد قلم کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 5: فصل فی المشترك والمؤول المشترك ما وضع لمعنيين مختلفين او لمعان مختلفة الحقائق

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور مشترک ومؤول میں سے ہر ایک کی مثال دے کر وضاحت کریں؟ ۴+۶=۱۰

(ب) مشترک کا حکم بیان کریں اور عموم مشترک کے جواز وعدم جواز میں احناف وشوافع کا مؤقف تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 6: درج ذیل میں سے چار اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟ ۴×۵=۲۰

۱-متشابہ، ۲-اشارۃ النص، ۳-عام، ۴-حقیقت متعذرہ، ۵-نہی، ۶-حدیث متواتر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

چوتھا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل......فقہ

سوال نمبر 1: البيع ينعقد بالايجاب والقبول اذا كان بلفظ الماضي واذا اوجب احد المتعاقدين البيع فالاخر بالخيار ان شاء قبل في المجلس وان شاء رده فايهما قام من المجلس قبل القبول بطل الايجاب

(الف) عبارت کا ترجمہ اور تشریح کریں اور خط کشیدہ سے ایجاب کے باطل ہونے کی وجہ قلمبند کریں؟

(ب) بیع کا لغوی واصطلاحی معنیٰ تحریر کریں نیز بتائیں کہ بیع کب لازم ہوجاتی ہے؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

ایجاب وقبول سے بیع منعقد ہوجاتی ہے، بشرطیکہ دونوں ماضی کے فعل ماضی کے صیغے ہوں۔ جب فریقین میں سے ایک نے ایجاب کیا، تو دوسرے کو اختیار حاصل ہوگا، چاہے تو وہ اسی مجلس میں قبول کرلے اور اگر چاہے تو اسے مسترد کردے۔ پھر ان میں سے کوئی بھی قبول کرنے سے پہلے مجلس سے اٹھ گیا، تو ایجاب باطل قرار پائے گا۔

خط کشیدہ سے ایجاب کے باطل ہونے کی وجہ:

اگر بیچنے والے نے کہا: میں نے تجھے یہ چیز اتنی قیمت میں فروخت کی، تو مشتری (خریدار) نے کہا: اِشْتَرَیْتُ (میں نے یہ چیز خریدلی) تو مجلس کے برخاست ہونے تک بائع اور مشتری کو بیع توڑنے کا اختیار ہوگا، اس اختیار کو فقہاء کرام قبول کرتے ہیں، کیونکہ اختیار نہ دینے کی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ بیع دوسرے کی رضامندی کے بغیر منعقد ہوئی ہے جبکہ بیع کی شرعی تعریف میں یہی قید تھی کہ وہ آپس میں تبادلہ مال باہمی رضامندی سے ہوا ہو۔ لہٰذا یہ رضامندی ضروری ہوئی۔ اگر باہمی تبادلہ پایا گیا، مگر رضامندی کے بغیر ہو، تو وہ شرعی بیع نہ ہوگی۔ اس طرح اگر کھڑا نہ ہوا، مگر اسی مجلس میں بیع کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول ہوگیا، تب بھی ایجاب باطل قرار پائے گا۔

(ب) بیع کا لغوی واصطلاحی معنیٰ:

لفظ "بیع" کا لغوی معنیٰ ہے: "بیع وشراء" (یعنی خرید وفروخت) بیع کا اصطلاحی معنیٰ ہے: ایک مال کو

دوسرے مال سے بدل لینا، یہ تبادلہ باہمی رضامندی کے سبب ہوا ہو یعنی ایجاب وقبول کا ربط مراد ہے۔
ایک مجلس میں دو آدمیوں کے ایجاب وقبول سے بیع منعقد ہو جاتی ہے، دونوں نے فعل ماضی کے صیغے استعمال کیے ہوں اور مجلس کے برخاست ہونے سے پہلے اسے باطل نہ کیا ہو۔

سوال نمبر 2: ويجوز بيع الطعام والحبوب كلها مكايلة ومجازفة وباناء بعينه لا يعرف مقداره او بوزن حجر بعينه لا يعرف مقداره ومن باع صبرة طعام كل قفيز بدرهم جاز البيع فى قفيز واحد عند ابى حنيفة و بطل فى الباقى

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کے جائز ہونے کی کوئی صورت ہو تو وہ سپرد قلم کریں؟
(ب) مذکورہ عبارت میں بیع کی جتنی صورتیں بیان ہوئی ہیں ان میں سے ہر صورت کی علیحدہ علیحدہ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

غلہ اور تمام اناج کو ماپ کر، اندازے سے اور معین برتن کے ساتھ، جس کی مقدار معلوم نہ ہو، یا معین پتھر کے وزن کے ساتھ، جس کی مقدار معلوم نہ ہو بیع جائز ہے۔ جس نے غلے کے ڈھیر کی بیع اس طرح کی کہ ہر بوری ایک درہم کے بدلے میں ہوگی، تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فقط ایک بوری میں بیع جائز ہوگی اور باقیوں میں باطل ہوگی۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

مذکورہ بالا صورت میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بوری بیع جائز ہوگی اور باقی بوریوں کی بیع باطل ہوگی، اس لیے کہ ایک بوری اقل ہے، اس میں ضرر بھی نہیں ہے اور متکلم کے کلام کو لغو بھی قرار نہ دیا جائے۔ کل بوریوں میں بیع اس لیے باطل ہے کہ کل کی طرف پھیرنا محال ہے۔

(ب) عبارت میں بیع کی صورتیں:

مندرجہ بالا عبارت میں بیع کی متعدد صورتیں بنتی ہیں، جو درج ذیل ہیں:
(الف) طعام سے مراد گندم اور اس کا آٹا ہے، کیونکہ عرف میں ان پر اطلاق ہوتا ہے اور دانوں سے مراد مسور اور تل جیسی اشیاء مراد ہیں۔ "مکایلة" باب مفاعلہ کا مصدر ہے، جب آدمی ایک دوسرے کو کوئی چیز ماپ دے اور "مجازفة" کا مطلب ہے محض گمان، اندازہ اور تجربہ کی بناء پر کسی چیز کو بغیر وزن کے دے دینا۔
(ب) ایک پتھر یا برتن کی طرف اشارہ کر کے کسی نے سودا کیا مگر پتھر یا برتن کے اندر چار، یا دس سیر کی مقدار آتا ہو، اس کو علم نہیں تاہم پتھر یا وزن یا اشارہ کی وجہ سے معین ہے، جس کی وجہ سے ایسی جہالت ہو،

جو جھگڑے کا باعث بنے گی۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فقط ایک بوری میں بیع درست ہو گی، اس لیے ایک بوری اقل ہے، اس میں کوئی ضرر نہیں ہے۔ کل میں اس لیے باطل ہے کہ بیع بھی نامعلوم اور ثمن بھی نامعلوم ہے، کیونکہ تمام بوریاں نامعلوم ہیں، لہٰذا ان کے مقابلہ میں نامعلوم ثمن ہے، ہاں اگر تمام بوریاں ذکر کی گئی ہوں، تو اب بیع کیل کے اعتبار سے درست ہو جائے گی، کیونکہ اب جہالت ختم ہو گئی ہے، اب جھگڑا نہیں ہوگا۔ کوئی شخص کہے کہ فلاں کا مجھ پر درہم لازم ہے، تو اب بالا جماع ایک ہی درہم لازم ہوگا۔ لہٰذا ایک بوری میں بیع جائز ہوگی۔

سوال نمبر3: خیار الشرط جائز فی البیع للبائع والمشتری ولهما الخیار ثلثة ایام فما دونها ولا یجوز اکثر من ذلك عند ابی حنیفة وقال ابو یوسف و محمد یجوز اذا سمی مدة معلومة

(الف) ترجمہ کریں، نیز مشتری کو جب خیار حاصل ہو تو وہ مبیع کا مالک ہو جائیگا یا نہیں؟ امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا مذہب لکھیں؟

(ب) بیع سلم اور بیع صرف کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

بیع میں خیار بائع اور مشتری دونوں کے لیے جائز ہے، دونوں کو تین دن یا اس سے کم دنوں تک خیار حاصل ہوگا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ دنوں کا خیار جائز نہیں ہوگا اور صاحبین نے کہا: تین دن سے زائد بھی جائز ہے بشرطیکہ مدت معین ہو۔

خیار کی صورت میں مشتری بیع کا مالک ہوگا یا نہیں؟ کی وضاحت:

خیار شرط سے سودا طے کر لیا گیا تو سوال یہ ہے کہ مبیع بائع کی ملک سے نکل کر مشتری کی ملکیت میں داخل ہو جائے گی یا نہیں؟ اس مسئلہ میں اختلاف ہے، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے کہ مشتری مبیع کا مالک نہیں ہوگا، اس لیے مشتری کو مالک مانا جائے تو چونکہ اب تک ثمن مشتری کی ملک سے نہیں نکلا ہے، تو مشتری کی ملک میں اجتماع بدلین یعنی مبیع وثمن لازم آتا ہے، جس کا شرع میں کوئی اصل و جواز نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کا مؤقف یہ ہے کہ مشتری مبیع کا مالک بن جائے گا، مبیع بائع کی ملکیت سے نکل جائے گی، اس لیے کہ مبیع مشتری کی ملک میں نہ آئے تو یہ دوسرے کی ملک میں آنے کے بغیر ملک زائل ہوئی، جس کی شریعت میں کوئی نظیر موجود نہیں ہے۔

(ب) بیع سلم:

بیع سلم لغت میں عبارت ہے اس بیع سے جس میں ثمن معجّل ہو۔ اصطلاح میں عبارت ہے: اخذ عاجل

بآجل یعنی جس میں ثمن نقد اور مبیع ادھار ہو۔ یہ بیع صرف مکیلی، وزنی اور ان عددی اشیاء میں جائز ہے جن میں تفاوت نہیں ہوتا مثلاً اخروٹ اور انڈے کی بیع۔

بیع صرف:

اس کا لغوی معنیٰ ہے: پھیرنا اور منتقل کرنا، چونکہ عقد میں ثمن اور مبیع کا پھیرنا اور تبادلہ ہوتا ہے، اس لیے اسے بیع صرف کہا جاتا ہے۔ اس کی اصطلاح یوں ہے: بیع صرف وہ ہے جس کے دونوں عوضوں میں سے ہر ایک ثمن کی جنس سے ہو مثلاً سونے کی بیع چاندی کے عوض کرنا۔

حصہ دوم...... اصول فقہ

سوال نمبر 4: واما العام الذی خص عنه البعض فحکمه انه یجب العمل به فی الباقی مع الاحتمال فاذا قام الدلیل علی تخصیص الباقی یجوز تخصیصه بخبر الواحد والقیاس الی ان یبقی الثلث وبعد ذلك لا یجوز تخصیصه

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور مثال دے کر اس کی تشریح وتوضیح قلمبند کریں؟

(ب) مطلق اور مقید کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اور جو عام مخصوص البعض ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے، احتمال کو باقی رکھتے ہوئے کہ اگر دیگر امور میں دلیل قائم ہو جائے، تو جائز ہے۔ تو اس میں خبر واحد اور قیاس سے تخصیص کرنا بھی جائز ہوگی حتیٰ کہ تین افراد باقی رہ جائیں اور اس کے بعد تخصیص جائز نہیں ہوگی۔

تشریح وتوضیح:

اس عبارت میں "عام" کی تعریف، اس کا حکم اور اس میں تخصیص کا طریقہ کار بیان کیا جارہا ہے۔ تخصیص کے بعد عام پر عمل کرنا واجب ہے، کیوں کہ اس سے قطعی ثبوت حاصل ہوتا ہے۔ عام سے پہلی بار تخصیص نص قطعی سے کی جائے گی، بعد میں خبر واحد اور قیاس سے بھی تخصیص کرنا جائز ہوگا۔ اگر تین افراد باقی رہ جائیں، تو ان میں تخصیص درست نہیں ہوگی۔ اس کی مثال یہ ارشاد ربانی ہے: اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا تَقْتُلُوْا اَهْلَ الذِّمَّةِ، (تم مشرکین کو قتل کرو، مگر تم ذمیوں کو قتل نہ کرو) یہاں اہل ذمہ کو مشرکین سے خاص کرلیا گیا ہے، یعنی ذمیوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

(ب) تعریفات واصطلاحات:

۱۔ مطلق: وہ اسم جنس یا صفت ہے، جس میں محض ذات کا اعتبار ہو، کسی زائد کی قید ملحوظ نہ ہو مثلاً

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ (تم اپنے چہروں کو دھوؤ) یہاں ترتیب وغیرہ کی قید ملحوظ نہیں ہے، محض دھونے کا حکم ہے، لہٰذا وضو میں ترتیب وغیرہ امور فرض نہیں ہے۔

۲- مقید: اسم جنس یا صفت میں جب کسی زائد وصف کی قید ملحوظ ہو، تو اسے مقید کہا جاتا ہے مثلاً کسی مومن کو غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں بطور کفارہ مومن غلام آزاد کرنے کا حکم ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ یعنی جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر بیٹھے، تو وہ ایک مومن غلام آزاد کرے۔ یہاں "رقبہ" کے ساتھ "مومنہ" کی قید موجود ہے۔

سوال نمبر 5: **فصل فى المشترك والمؤول المشترك ما وضع لمعنيين مختلفين او لمعان مختلفة الحقائق**

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور مشترک ومؤول میں سے ہر ایک کی مثال دے کر وضاحت کریں؟

(ب) مشترک کا حکم بیان کریں اور عموم مشترک کے جواز وعدم جواز میں احناف وشوافع کا مؤقف تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

یہ فصل مشترک اور مؤول کے بیان میں ہے: مشترک وہ (لفظ) ہے جو مختلف معانی کے لیے وضع کیا گیا ہو، یا مختلف حقائق بیان کرنے کے لیے۔

۱- مشترک: وہ لفظ یہ ہے، جو ایسے دو، یا دو سے زیادہ معنوں کے لیے وضع کیا گیا، جن کی حقیقتیں مختلف ہوں مثلاً "جارية" اس کا معنیٰ لونڈی بھی ہے اور کشتی بھی جبکہ دونوں کی حقیقتیں مختلف ہیں۔

۲- مؤول: وہ لفظ جب غالب رائے سے مشترک کے کسی ایک معنیٰ کو ترجیح حاصل ہو جائے، تو اسے مؤول کہا جاتا ہے مثلاً لفظ "قروء" کا معنیٰ "حیض" ہے اور "طہر" بھی، جب احناف نے غالب رائے کے ساتھ اس سے حیض مراد لے لیا، تو یہ مؤول ہو گیا۔

(ب) مشترک اور اس کا حکم:

وہ لفظ جو دو یا زیادہ معانی کے لیے وضع کیا گیا ہو اور ان کی حقیقتیں مختلف ہوں، اسے مشترک کہا جاتا ہے۔

مشترک کے حکم کے حوالے سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف یہ ہے کہ مشترک کے مختلف معانی میں سے کسی ایک معنیٰ کو دلیل کے ساتھ متعین کر لیا جائے، تو باقی معانی کا اعتبار ساقط ہو جاتا ہے مثلاً لفظ "قروء" یہ طہر اور حیض دونوں میں مشترک ہے، احناف کے نزدیک اس سے حیض مراد ہے اور شوافع کے نزدیک "طہر" ہے۔ بیک وقت دونوں معانی مراد لینا درست نہیں ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لفظ مشترک کے معانی اگر ایک دوسرے کی ضد نہ ہوں تو ایک لفظ سے ایک ہی وقت میں کئی معانی مراد ہو سکتے ہیں، جسے عموم مشترک کہا جاتا ہے جیسے ارشاد ربانی ہے: اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ الخ...... اس آیت میں لفظ "یَسْجُدُ" دو معانی کیلیے استعمال ہوا ہے۔ ذوی العقول کے لیے اصطلاحی سجدہ اور غیر ذوی العقول کے لیے تذلل وخشوع کے لیے استعمال ہوا ہے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟

۱-متشابہ، ۲-اشارۃ النص، ۳-عام، ۴-حقیقت متعذرہ، ۵-نہی، ۶-حدیث متواتر

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

۱-متشابہ: وہ لفظ ہے جس کا معنیٰ از خود ظاہر نہ ہو۔ اگر ظاہر ہو تو اس کی حقیقت کا صحیح پتہ نہیں چلتا، کیونکہ قرآن وسنت میں اس کی وضاحت نہیں ہوتی۔ اس لیے اس پر ایمان لانے کے بعد اس کی حقیقت کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا ضروری ہے جیسے حروف مقطعات۔

۲-اشارۃ النص: نص کے الفاظ میں کوئی ایسا اشارہ پایا جائے جو اس کے معنیٰ پر دلالت کرے جیسے: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ (آل عمران:۱۵۹) (اور معاملہ میں آپ ان سے مشاورت کیجئے) اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ امت میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو امت کی نمائندگی کرے اور اس معاملہ میں مشورہ کیا جائے۔

۳-عام: وہ لفظ ہے جو تمام افراد کو بغیر قید کے شامل ہو جیسے ارشاد ربانی ہے: اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ٥ بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔

۴-حقیقت متعذرہ: وہ لفظ جس کی حقیقت پر عمل کرنا ممکن نہ ہو، مگر یہ کہ انتہاء درجہ کا تکلف کیا جائے۔

۵-نہی: اس کا لغوی معنیٰ روکنا ہے، فقہاء کی اصطلاح میں بلند مرتبے والے کا کم مرتبے والے کو کسی کام سے روک دینا۔

۶-حدیث متواتر: وہ حدیث ہے، جسے ایک جماعت سے دوسری جماعت نقل کرے اور وہ جماعت اتنی بڑی ہو کہ ان کا کسی جھوٹ پر متفق ہونا متصور نہ ہو اور یہ سلسلہ ہم تک اسی طرح چلا آتا ہو اس کی مثال قرآن کریم کا منتقل ہونا، رکعات نماز کی تعداد اور زکوٰۃ کی مقدار ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولىٰ" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۱ھ/2020ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

الوقت المحدد: ثلث ساعات مجموع الدرجات: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں میں سے دو، دو سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل...... قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1: درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ کی صرفی وضاحت کریں؟
۱۰+۱۰+۵=۲۵

۱- لا طیب یعدل تربًا ضم اعظمه طوبیٰ لمنتشق منه و ملتثم

۲- ابان مولده عن طیب عنصره یا طیب مبتدء منه ومختتم

سوال نمبر 2: ذیل میں دیے گئے اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ کی صرفی تحقیق کریں۔
۱۰+۱۰+۵=۲۵

۱- لا تعجبن لحسود راح ینکرها تجاهلا وهو عین الحاذق الفهم

۲- قد تنکر العین ضوء الشمس من رمد وینکر الفم طعم الماء من سقم

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

۱- بشریٰ لنا معشر الاسلام ان لنا من العنایة رکنا غیر منهدم

۲- لما دعی الله داعینا لطاعته باکرم الرسل کنا اکرم الامم

(ب) قصیدہ بردہ شریف کی روشنی میں کوئی ایک معجزۂ نبویہ اختصار کے ساتھ تحریر کریں؟ ۵

حصہ دوم......مقامات حریری

سوال نمبر 4: درج ذیل عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟ ۱۵+۱۰=۲۵

فطفقت اجوب طرقاتها مثل الهائم ۔ واجول فی حوماتها جولان الحائم ۔ وارود فی مسارح لمحاتی ومسایح غداوتی وروحاتی کریما اخلق له دیباجتی وابوح الیه بحاجتی ۔

سوال نمبر 5: درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ کی صرفی وضاحت کریں؟ ۲۰+۵=۲۵

۱-یفتر عن لؤلؤ رطب وعن برد　　وعن اقاح وعن طلع وعن حبب

۲-فامطرت لؤلؤا من نرجس وسقت　　وردا وعضت علی العناب بالبرد

سوال نمبر 6: (الف) درج ذیل میں سے پانچ کلمات کے معانی لکھیں؟ ۲×۵=۱۰

عرضت، یفرط، فاستجادہ، حدث، لقیت، لبثنا ۔

(ب) مقامہ اُولیٰ کا خلاصہ لکھیں؟ ۱۵

☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب

حصہ اوّل......قصیدہ بردہ شریف

سوال نمبر 1: درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ کی صرفی وضاحت کریں؟

۱-لا طیب یعدل تربا ضم اعظمه　　طوبیٰ لمنتشق منه و ملتثم

۲-ابان مولده عن طیب عنصره　　یا طیب مبتدء منه ومختتم

جواب: ترجمہ اشعار:

۱-کوئی خوشبو اس مٹی کے برابر نہیں ہو سکتی، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو مس کر رہی ہے۔ خوش رہے وہ شخص جو اس خاک کو سونگھے اور بوسہ دے۔

۲-آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت نے آپ کے جسم پاک کے عنصر کی پاکی کو ظاہر کر دیا' اللہ! اللہ! کیا پاکیزہ اوّل بھی ہے اور آخر بھی۔

خط کشیدہ صیغہ کی صرفی تحقیق:

یَعْدِلُ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ۔ برابر ہونا۔

سوال نمبر 2: ذیل میں دیے گئے اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ کی صرفی تحقیق کریں؟

۱-لا تعجبن لحسود راح ینکرها ... تجاهلا وهو عين الحاذق الفهم

۲-قد تنكر العين ضوء الشمس من رمد ... وينكر الفم طعم الماء من سقم

جواب: ترجمہ اشعار:

۱-تو تعجب نہ کر حسد کرنے والے پر، جو ماہر و باشعور ہونے کے باوجود دانستہ طور پر جاہل بن کر آیات مبارکہ کا انکار کرتا ہے۔

۲-کبھی آنکھ آشوب زدہ ہونے کے باعث آفتاب کی روشنی ناگوار جانتی ہے، اور کبھی منہ بیماری کی وجہ سے پانی خوش ذائقہ ہونے کا انکار کردیتا ہے۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

حسود: صیغہ مبالغہ برائے واحد مذکر ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ، اس کی جمع حُسُدٌ آتی ہے۔

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں؟

۱-بشرى لنا معشر الاسلام ان لنا ... من العناية ركنا غير منهدم

۲-لما دعى الله داعينا لطاعته ... باكرم الرسل كنا اكرم الامم

(ب) قصیدہ بردہ شریف کی روشنی میں کوئی ایک معجزۂ نبویہ اختصار کے ساتھ تحریر کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ اشعار:

۱-اے مسلمانوں کے گروہ! ہمارے لیے بڑی خوشخبری ہے کہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا ایسا ستون ہے، جو کبھی گرنے والا نہیں ہے۔

۲-جب اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کی طرف ہمیں بلانے والے محبوب کو اکرم الرسل کہہ کر پکارا، تو ہم بھی سب امتوں سے اشرف ہوگئے۔

(ب) قصیدہ بردہ شریف کی روشنی میں ایک معجزہ نبوی:

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء و مرسلین کو ایک سو چار کتب وصحائف عنایت فرمائے، مگر وہ سب کی سب تحریف کا شکار ہوگئیں اور ان کی شریعتیں بھی کالعدم ہوگئیں مگر قرآن کریم تحریف سے پاک ہے اور خاتم

الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تا قیامت باقی رہے گی۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے یہ سب سے بڑا معجزہ ہے اور آپ کی عظمت وشان کا مظہر بھی ہے۔

حصہ دوم......مقامات حریری

سوال نمبر 4: درج ذیل عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں؟

فطفقت اجوب طرقاتها مثل الهائم ۔ واجول في حوماتها جولان الحائم ۔ وارود في مسارح لمحاتي ومسايح غداوتي وروحاتي كريما اخلق له ديباجتي وابوح اليه بحاجتي ۔

جواب: ترجمہ عبارت:

پس میں نے اس کے راستوں کو قطع کرنا قطع (طے) کرنا شروع کر دیا، پیاسے کے گھومنے کی مثل، میں اسے اپنی آنکھوں کی چراگاہ میں تلاش کرتا تھا اور چلنے پھرنے ایسے کریم کو صبح وشام کے وقت میں۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

طفقت: صیغہ واحد متکلم ثلاثی مجرد صحیح از باب سَمِعَ یَسْمَعُ یعنی شروع کرنا۔

کریماً: صیغہ واحد مذکر اسم مبالغہ یا اسم فاعل ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعُلَ یَفْعُلُ مہربان ہونا، نرم مزاج ہونا۔

سوال نمبر 5: درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغہ کی صرفی وضاحت کریں؟

۱- يفتر عن لؤلؤ رطب وعن برد   وعن اقاح وعن طلع وعن حبب

۲- فامطرت لؤلؤا من نرجس وسقت   وردا وعضت على العناب بالبرد

جواب: ترجمہ اشعار:

۱- وہ آبدار موتیوں سے، اولے سے، گل بابونہ سے، کلی سے اور حباب سے مسکراتا ہے۔

۲- پس وہ بارش برساتی ہے موتیوں کی نرگس سے، اس نے سیراب کیا گلاب کو اور کاٹا عناب (انگلی کے پورے) کو اولوں کے دانتوں کے ساتھ۔

خط کشیدہ کی صرفی تحقیق:

یَفْتَرُ: فعل صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب مسکرانا۔

سوال نمبر 6: (الف) درج ذیل کلمات کے معانی لکھیں؟

عَرَضْتُ، يَفْرُطُ، فَاسْتَعَادَهُ، حَدَّثَ، لَقِيتُ، لَبِثْنَا ۔

(ب) مقامہ اولیٰ کا خلاصہ لکھیں؟

جواب: (الف) الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عَرَضْنَا	ہم نے پیش کیا	یُفْرِطُ	وہ زیادہ ہوتا ہے
فاستجاده	اس نے اسے پسند کیا	حَدَّثَ	اس نے بیان کیا
لَقِیْتُ	میں نے ملاقات کی	لَبِثْنَا	ہم ٹھہرے

(ب) مقامۂ اولیٰ کا خلاصہ:

بیان کیا جاتا ہے کہ جب حارث بن حمام بیٹھ گیا سفر کی کوہاں پر، دور کر دیا مجھے افلاس نے ہم عمروں سے، تو پھینک دیا مجھے حوادث زمانہ نے صنعاء یمن کی طرف، داخل ہوا میں اس میں خالی توشہ دان سے، ظاہر ہونے والا تھا جھاڑنا، نہیں مالک تھا ایک لقمہ کا بھی اور تھیلے میں کوئی چبانے کے لائق کوئی چیز نہ تھی، پس شروع ہوا میں راستے کو کاٹتے ہوئے، حیران ہو کر اور چکر لگاتا تھا، مثل گھومنے پیاسے کی، تلاش کرتا تھا میں، ایسے مہربان کو جس سے میں اپنے دل کا حال بیان کروں اور وہ میری غمخواری کرے ایسے ادیب کو جو میری پیاس بجھا دے، راہنمائی کی میری اللہ تعالیٰ نے اور پہنچا میں وسیع مجلس میں کہ وہاں لوگ زار و قطار رو رہے تھے، میں داخل ہوا اس مجلس میں تا کہ معلوم کروں میں رونے کا سبب، پس دیکھا میں نے ایک ضعیف آدمی جو اپنے مقفّی کلام سے، جو ہروں، کانوں کی کھڑکیاں کھٹکھٹا رہا تھا، میں بیٹھ گیا، اس کے اندر تا کہ میں بھی کچھ انمول موتی حاصل کر سکوں، وہ اپنی جولان گاہ میں اور جوش میں تھی، اس کی سسکیاں، بے باک کب تک تو حد سے بڑھتا رہے گا، تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکاتا رہے گا اور کب تک گمراہی سے باز نہیں آئے گا اور تو اپنی ان بیماریوں سے نجات دلانے کے لیے کیوں جلدی نہیں کرتا، تجھے اپنی موت سے ڈر نہیں لگتا اور جب تو قبر میں سوئے گا، تو کیا ہے جواب تجھے عرصہ سے زمانہ تجھے کھینچ رہا ہے، تمہارے سامنے یہ نشان عبرت ہے، پس پسند کرتا ہے تو بلند مقام بدلے نیکی کے، تو ہدایت طلب نہیں کرتا، مختلف قسم کے پیالے زیادہ پسند کرتا ہے، دین کے صحیفوں نے اور دوستوں سے خوش طبعی تجھے زیادہ محبوب ہے، تجھے تلاوت قرآن سے تو نیکی کا حکم دیتا ہے، اس کی چراگاہ کو پامال کرتا ہے، روکتا ہے برائیوں سے خود رکتا نہیں، ڈرتے ہو لوگوں سے کہ اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے، جب دیکھا آثار مجلس چھوڑنے کے، تو داخل کیا ہر ایک نے اپنا ہاتھ جیب میں ضرورت کے مطابق، پس قبول کیا اس نے شرماتے ہوئے، شروع کیا اس نے سفر پوشیدہ تا کہ آنے والے

کو معلوم نہ ہو سکے، میں اس کے پیچھے گیا پوشیدگی میں، وہ گیا ایک غار میں، وہاں اس کا شاگرد تھا، جب اس نے اتارا لباس اور بیٹھ گیا کھانے کے لیے، تو میں گیا، وہ آگ بگولہ ہوا تو میں نے کہا: یہ ہے تمہارا باطن، تو اس نے کہا: میں نے اپنے وعظ کو روزی کا جال بنایا شکار کرتا ہوں اس کے ساتھ ہر نر و مادہ کا شیر کچھار میں، میں اس کے شکار سے نہیں ڈرتا، یہ ابو یزید سروجی ہے، جو چراغ ہے غریبوں کا اور تاج ہے ادیبوں کا اور واپس لوٹا جہاں سے آیا تھا، پورا تعجب کیا جو کچھ میں نے دیکھا۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

الشهادة العالية "السنة الأولى" للطالبات الموافق

سنة ۱۴۴۱ھ/2020ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

الوقت المحدد: ثلث ساعات

مجموع الدرجات: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) غرابت اور تنافر کلام کی تعریف کریں اور مثال دے کر وضاحت کریں؟

۲۰=۱۰+۱۰

(ب) بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھ کر بلاغت فی الکلام کی تعریف مع مثال لکھ کر وضاحت کریں؟

۲۰=۱۴+۶

سوال نمبر 2: (الف) استفہام کے لیے کون کون سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں، کسی دو کی مثال دے کر وضاحت کریں؟ ۱۵=۱۰+۵

(ب) مسند الیہ کو ذکر کرنے کے کوئی تین اسباب بیان کریں اور ان کی مثال دیں؟ ۱۵=۳×۵

سوال نمبر 3: (الف) مسند الیہ کو مقدم کرنے کے کوئی تین اسباب بیان کر کے ان کی مثال دیں؟

۱۵=۳×۵

(ب) جو کلمات شرط کے معانی ادا کرتے ہیں وہ کون کون سے ہیں؟ نیز اِنْ اور اِذَا میں فرق بیان کریں؟ ۱۵=۱۰+۵

سوال نمبر 4: (الف) قصر کی تعریف کر کے اس کی اقسام بیان کریں اور ہر قسم کو مثال سے واضح کریں؟

۱۵=۱۰+۵

(ب) مقاماتِ فصل میں سے کوئی تین قلمبند کر کے ان کی مثال دیں؟ ۱۵

سوال نمبر 5: درج ذیل اصطلاحات میں سے کوئی سی پانچ اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

۳۰=۶×۵

(الف) تعقید (ب) مجاز مرسل (ج) وصل (د) فصاحت (ھ) سجع (و) ادماج

درجہ عالیہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

چھٹا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1: (الف) غرابت اور تنافر کلام کی تعریف کریں اور مثال دے کر وضاحت کریں؟
(ب) بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھ کر بلاغت فی الکلام کی تعریف مع مثال لکھ کر وضاحت کریں؟

جواب: (الف) غرابت اور تنافر کلام کی تعریف اور مثالیں:

غرابت: کلمہ کی غرابت یہ ہے کہ اس کا معنیٰ ظاہر نہ ہو جیسے تَكَأْكَأَ یہ اِجْتَمَعَ اور افْرَنْقَعَ کا معنی اِنْصَرَفَ اور اِطْلَخَمَّ کا معنیٰ اِشْتَدَّ ہے۔ اس لیے ایسے الفاظ عرب میں رائج نہیں ہیں، اس لیے ان کا معنیٰ ظاہر نہ ہوا۔

تنافر: کلام میں تنافر ایک ایسا وصف ہے، جس سے زبان پر کلام بھاری ہو جاتا ہے اور بولنا دشوار ہو جاتا ہے۔

مثال: اس کی مثال اس طرح ہے:

فی رفع عرش الشرع مثلك يشرع
وليس قرب قبر حرب قبر

شریعت کے تخت کو بلند کرنے میں تیری طرح کا بلند کرتا ہے اور حرب کی قبر کے قریب کوئی قبر نہیں ہے۔

یہاں قرب اور قبر اپنی جگہ فصیح ہیں، مگر ان کے جمع ہونے کی وجہ سے ثقل کی صورت پیدا ہو گئی ہے، تو یہ کلام تنافر ہے۔

(ب) بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ اور مثال:

بلاغت کے معنیٰ لغت ''پہنچنے'' اور ''رک جانے'' کے ہیں، کہا جاتا ہے: بَلَغَ فُلَانٌ مُرَادَهُ (یعنی فلاں آدمی اپنی مراد کو پہنچ گیا) اس وقت بولتے ہیں جب وہ مقصد تک پہنچ جائے۔ اور بَلَغَ الرَّكْبُ الْمَدِيْنَةَ (قافلہ شہر تک پہنچ گیا) اس وقت بولتے ہیں جب قافلہ شہر تک پہنچ جائے۔ اصطلاح میں بلاغت کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) استفہام کے لیے کون کون سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں کسی دو کی مثال دے کر وضاحت کریں؟

(ب) مسندالیہ کوذکر کرنے کے کوئی تین اسباب بیان کریں اوران کی مثال دیں؟

جواب: (الف) استفہام کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ:

استفہام کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کی تعداد گیارہ ہے، جو درج ذیل ہیں:

(۱) ھمزہ (أ) (۲) ھَلْ (۳) مَا (۴) مِنْ (۵) مَتٰی (۶) اَیَّانَ (۷) کَیْفَ (۸) اَیْنَ (۹) اَنّٰی (۱۰) کَمْ (۱۱) اَیّ

دو کی مثالیں:

(۱) کَیْفَ اَنْتَ (۲) اَیْنَ تَسْکُنُ؟

(ب) مسندالیہ کوذکر کرنے کے تین اسباب:

۱- تقریر اور وضاحت کی زیادتی مقصود ہو جیسے اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں) دوسرے اولئك ضمیر بھی آسکتی تھی لیکن زیادہ وضاحت کے لیے دوبارہ ذکر کیا گیا۔

۲- سامع کے معنیٰ (کندذہن) ہونے کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو جیسے پوچھا جائے: مَا ذَا قَالَ عُمَرُ؟ (عمر نے کیا کہا؟) تو جواب میں کہا جائے گا: عُمَرُ قَالَ کَذَا، حالانکہ هُوَ قَالَ کَذَا بھی کہا جا سکتا تھا۔

۳- تعظیم یا توہین کے لیے مثلاً سوال کیا جائے: قائد واپس آیا؟ تو جواب میں قائد کی بجائے بطور تعظیم نام نہ لیا جائے اور کہا جائے: رَجَعَ الْمَنْصُوْرُ (مدد یافتہ لوٹا) یا رَجَعَ الْمَهْزُوْمُ (شکست خوردہ لوٹا) پہلی مثال تعظیم کی اور دوسری توہین کی ہے۔

سوال نمبر 3: (الف) مسندالیہ کو مقدم کرنے کے کوئی تین اسباب بیان کر کے ان کی مثال دیں؟

(ب) جو کلمات شرط کے معانی ادا کرتے ہیں وہ کون کون سے ہیں؟ نیز اِنْ اور اِذَا میں فرق بیان کریں؟

جواب: (الف) مسندالیہ کو مقدم کرنے کے تین اسباب:

۱- خوشی یا رنج کی جلدی: خوشی یا رنج کی جلدی کے وقت مسندالیہ کو مقدم کیا جاتا ہے جیسے اَلْعَفْوُ عَنْكَ (معافی تیری طرف سے ہے)

۲- ترتیب وجودی کی رعایت کرتے ہوئے: مسندالیہ کو ترتیب وجود کی رعایت کرتے ہوئے مقدم کیا جاتا ہے جیسے ارشاد ربانی ہے: لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط (یعنی اللہ تعالیٰ کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند)

۳- ترقی کے راستہ پر چلنا: ترقی کے راستہ پر چلتے ہوئے مسندالیہ کو مقدم کیا جاتا ہے جیسے هٰذَا الْکَلَامُ

صَحِيْحٌ فَصِيْحٌ بَلِيْغٌ.
اگر فصیح بلیغ کہتے تو صحیح کہنے کی ضرورت باقی نہ رہتی۔

(ب) شرط کے معانی دینے والے کلمات:

شرط کے معانی دینے والے چھ کلمات ہیں:
(۱) مَتٰی (۲) اَیَّانَ (۳) اَیْنَ (۴) اَنّٰی (۵) حَیْثُمَا (۶) کَیْفَمَا

اِنْ اور اِذَا میں فرق:

اِنْ زمانہ مستقبل میں شرط کے لیے آتا ہے خواہ یہ فعل ماضی پر بھی داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اور اکثر طور پر یہ فعل مضارع پر آتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ۔ اِذَا کا استعمال خواہ شرط کے لیے ہوتا ہے مگر اکثر فعل ماضی پر آتا ہے اور اس کا معنیٰ مستقبل کا ہوتا ہے جیسے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

سوال نمبر 4: (الف) قصر کی تعریف کر کے اس کی اقسام بیان کریں اور ہر قسم کو مثال سے واضح کریں؟
(ب) مقاماتِ فصل میں سے کوئی تین قلمبند کر کے ان کی مثال دیں؟

جواب: (الف) قصر کی تعریف، اس کی اقسام اور مثالیں:

کسی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مخصوص طریقہ سے خاص کرنا، قصر کہلاتا ہے۔
قصر کی دو اقسام ہیں:
۱- قصر حقیقی: وہ قصر ہے، جس میں واقع کے اعتبار سے اور حقیقتاً قصر ہو، کسی دوسرے کی اضافت کی وجہ سے نہ ہو جیسے لَا کَاتِبَ فِی الْمَدِیْنَةِ اِلَّا عَلِیٌّ یعنی شہر میں علی کے سوا کوئی کاتب نہیں ہے، یہ تب ہوگا جب حقیقت میں کوئی بھی کاتب شہر میں نہ ہو۔
۲- قصر اضافی: جب کسی معین شئی کی نسبت سے اختصاص ہو، تو اسے قصر اضافی کہتے ہیں مثلاً مَا عَلِیٌّ اِلَّا قَائِمٌ (صرف علی کھڑا ہے) یعنی اس کے لیے کھڑا ہونے کی صفت ہے، بیٹھنے کی صفت نہیں ہے۔

(ب) مقامات فصل میں سے تین اور ان کی مثالیں:

۱- جب دونوں جملوں کے مابین اتحاد ہو یعنی دوسرا جملہ پہلے جملہ سے بدل ہو جیسے: اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنٍ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری ایسی چیزوں کے ساتھ مدد کی جنہیں تم جانتے ہو، اس نے جانوروں اور بیٹوں کے ذریعے تمہاری مدد کی۔
۲- دونوں جملے بالکل ایک دوسرے کی ضد ہوں مثلاً ایک جملہ خبریہ اور دوسرا انشائیہ ہو۔ جیسے

وقال رائدهم ارسوا نزاولها
فحتف كل امرء يجر بمقدار

یعنی ان کے سربراہ نے کہا: ٹھہر جاؤ، ہم جنگ کا مقابلہ کریں گے، پس ہر شخص کی موت مقرر وقت پر آتی ہے۔ یہ مجزوم نہیں بلکہ مرفوع ہے۔

۳۔ کسی رکاوٹ کی وجہ سے دو جملوں کو کسی ایک حکم میں شریک کرنے کا قصد نہ کیا جائے۔

ارشاد ربانی ہے: وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ○ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

اور جب وہ اپنے شیطانوں کے ساتھ علیحدگی میں ہوتے ہیں، تو کہتے ہیں: بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو محض مذاق کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو ان کے مذاق کا بدلہ دیتا ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(الف) تعقید (ب) مجاز مرسل (ج) وصل (د) فصاحت (ھ) سجع (و) ادماج

جواب: اصطلاحات بلاغت کی تعریفات:

(الف) تعقید: معنی مرادی پر کلام کی دلالت خفی ہو اور یہ خفا لفظی اعتبار سے ہوگی جیسے تقدیم یا تاخیر یا فصل کے سبب سے، تو اسے تعقید کا لفظی کہتے ہیں جیسے متنبی کا شعر ہے:

جفخت وهم لا يجفخون بهابهم   مشيم على الحسب الاغر دلائل

ترجمہ: ممدوح کے اخلاق نے فخر کیا حالانکہ وہ خود اپنے اخلاق پر فخر نہیں کرتا تو یہ اعلیٰ حسب و نسب پر دلیل ہے۔

اس عبارت کی تقدیر یوں ہے: جفخت بهم شيم دلائل على الحسب الاغر وهم يجفخون بها۔

یعنی بھم کو مؤخر کیا گیا اور ھم کو مقدم کیا گیا، اسی طرح وهم لا يجفخون بها کو مقدم کیا اور شیم اور دلائل کے درمیان على الحسب الاغر کے ذریعے فاصلہ کیا گیا، تو یہ تعقید لفظی ہے۔

یا مجاز اور کنایہ کے استعمال سے معنی میں پوشیدگی ہو اور مراد سمجھ نہ آئے تو یہ تعقید معنوی ہے۔ جیسے نشر اَلْمَلِكُ السنة فِي الْمَدِيْنَةِ (بادشاہ نے شہر میں اپنی زبانیں پھیلا دیں) تو زبانوں سے اس کے جاسوس مراد ہیں۔ حالانکہ واضح عبارت یہ ہے: نَشَرَ عُيُوْنَهُ اس نے اپنے مددگار پھیلا دیے۔

(ب) مجاز مرسل: وہ مجاز ہے جس میں علاقہ غیر تشبیہ ہو جیسے تیرے قول میں "فلاں کے ہاتھ بڑے ہو گئے"، یعنی اس کے انعام واکرام زیادہ ہو گئے، جن کا سبب ہاتھ ہیں۔

(ج) وصل: ایک جملے کا دوسرے جملہ پر عطف ہونا، وصل کہلاتا ہے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو۔

(د) فصاحت: فصاحت کا لغوی معنیٰ ظہور و بیان ہے اور فصاحت کلمہ کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: اَفْصَحَ الصَّبِیُّ فِیْ مَنْطِقِه

(ھ) سجع: نثر کے آخر میں دو فاصلوں کے درمیان توافق کو سجع کہتے ہیں۔

(و) ادماج: لغوی معنی لپیٹنا، اصطلاحاً ایسا کلام جس کو کسی معنیٰ کے لیے چلایا گیا ہو، مگر دوسرے معنیٰ کو شامل ہو جیسے

اقلب فیہ اجفانی کأنی

اعدبھا علی الدھر الذنوبا

☆☆☆☆

شرح ابوداؤد شریف

تصنیف

امام ابوداؤد سلیمان ابن اشعث سجستانی

ترجمہ وتخریج

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

اداماللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شارح

علامہ محمد لیاقت علی رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

مکمل 8 جلدیں

شبیر برادرز

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

Email: shabbirbrother786@gmail.com